عمران سیریز

غدار جولیا

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے نام مقام کردار واقعات
سب فرضی ہیں کسی قسم کی مطابقت
محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے مصنف
پبلشرز پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— ۱۲/ روپے

چند باتیں

محترم قارئین!

نیا ناول ہے "غدار جولیا" آپ کے ہاتھوں میں ہے جولیا اور غداری بظاہر دو متضاد الفاظ ہیں۔ — لیکن اس دنیا میں جب ہر چیز ممکن خیال کی جاتی ہے تو جولیا غداری کیوں نہیں کر سکتی ——— چنانچہ جولیا نے بھی غداری کی اور اس کی غداری نے عمران۔ ایکسٹو۔ ٹائیگر اور صفدر سمیت سب کو اس بری طرح بوکھلا دیا کہ وہ بے بسی سے ہاتھ ملتے رہ گئے اور جولیا پاکیشیا کو اس کی تاریخ کا سب سے بڑا نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوگئی۔

عمران کو جب جولیا کی غداری کا یقین آیا تو اس وقت چڑیاں کھیت چگ چکی تھیں ——— جولیا اپنے غدارانہ منصوبے میں کامیاب ہو چکی تھی ——— اور عمران کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً چلو بھر پانی میں ڈوب مرے۔

مگر عمران کم از کم اپنی زندگی میں تو شکست تسلیم کرنے کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا ——— اور پھر عمران جولیا کے خلاف ایکشن میں آگیا ——— اور نتیجے میں ایسی خوفناک اور جان لیوا کشمکش کا آغاز ہوا کہ عمران کو حقیقتاً" دانتوں پسینہ آگیا۔

جولیا کی غداری کا انجام کیا ہوا ـــــــ ؟ اور جولیا نے آخر غداری کیوں کی ـــــ ؟ کیا وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی ـــــ ؟
ان سب سوالوں کے جواب تو آپ کو کتاب پڑھنے کے بعد ہی ملیں گے ـــ البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ انتہائی منفرد انداز میں لکھی گئی یہ کہانی آپ کو یقیناً پسند آئے گی۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

جہاز کے رکتے ہی اس کے دروازے کھلے اور جولیا سیٹ سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ہینڈ بیگ اس کے ہاتھ میں تھا۔ دروازے کے ساتھ لگی ہوئی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی اس نے زور سے ہوا کو سونگھا اور اس کا دل انجانی سی مسرت سے بھر گیا
وہ ایک طویل عرصے کے بعد اپنے وطن واپس آئی تھی۔ سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت جنیوا سے ایک سو میل دور اس کا آبائی گھر تھا۔ جب سے وہ پاکیشیا آئی اور سیکرٹ سروس میں شامل ہوئی تھی اس کے بعد وہ واپس اپنے گھر نہ آئی تھی اس گھر میں جہاں اس کے عزیز رشتہ دار رہتے تھے۔
جولیا کے اپنے والدین تو اس کے بچپن میں ہی ایک حادثے میں ختم ہو گئے تھے اور جولیا اکیلی رہ گئی تھی۔ کیونکہ وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔ اسے اس کے چچا نے پالا تھا اور اس نے وہیں تعلیم پائی تھی۔ تعلیم پانے کے بعد وہ دنیا کی سیاحت کے لئے نکلی اور اس کے بعد وہ جب پاکیشیا پہنچی تو یہ علاقہ اسے

اتنا پسند آیا کہ اس نے یہاں کافی عرصہ کے لئے رہائش رکھ لی۔ اور ایک اتفاق کی بنا پر سیکرٹ سروس سے وابستہ ہو گئی

سیکرٹ سروس سے وابستگی کے بعد اس نے اپنے چچا کو اطلاع بھجوا دی کہ وہ اب مستقل پاکیشیا کی شہری ہو گئی ہے

تعلیم کے دوران ہی اس کے ایک عزیز سے اس کے چچا نے نامزدگی کر دی تھی اور جولیا بھی اسے پسند کرتی تھی۔ لیکن پاکیشیا میں آ کر وہ یہاں کے ماحول میں ایسی سیٹ ہوئی کہ سب کچھ بھول گئی۔

لیکن چند روز پہلے جب سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کیس نہ تھا تو ایک روز فارغ بیٹھے بیٹھے اچانک اس کے دل میں اپنے وطن واپس جا کر کچھ دن گزارنے کی خواہش پیدا ہوئی اور اس نے اسی شوق میں ایکسٹو کو فون کر دیا

اور اس وقت وہ حیران رہ گئی جب ایکسٹو نے بغیر کسی لیت و لعل کے اسے چند دن کی بجائے ایک ماہ کی چھٹی دے دی اور ساتھ ہی جنیوا کے سرکاری بنک میں اس کے نام ایک خطیر رقم جمع کرا کر اس کا کوڈ بھی اسے بتا دیا تاکہ جولیا کو کسی قسم کی تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ویزے وغیرہ کا تمام بندوبست بھی ایکسٹو نے خود کیا اور اسے تو صرف وقت اور تاریخ بتا دی گئی جب اس نے جنیوا کے لئے پرواز کرنی تھی۔ اور جولیا کا دل ایکسٹو کی عظمت کے سامنے ایک بار پھر جھک گیا کہ وہ کس طرح اپنے ممبروں کا خیال رکھتا ہے۔

ایئرپورٹ پر عمران سمیت پوری سیکرٹ سروس اسے سی آف کرنے آئی تھی ——— اور اب جبکہ وہ ایک طویل سفر طے کرنے کے بعد اپنے وطن کی سرزمین پر قدم رکھنے والی تھی، اس کے ذہن پر عمران اور سیکرٹ سروس کے ارکان

...ی فلم سی گھوم رہی تھی۔ وہ سب اسے بری طرح یاد آ رہے تھے۔

وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتر کر زمین پر پہنچی اور پھر ٹرانزٹ بس میں بیٹھ کر ایئرپورٹ کی جدید ترین عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

بس میں اس کے اپنے ہم وطن لوگ موجود تھے۔ وہ سب ہنس رہے تھے باتیں کر رہے تھے۔ لیکن جولیا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اجنبی افراد میں بیٹھی ہوئی ہے گو اس نے یہاں آتے وقت یہاں کا مخصوص پہناوا سکرٹ پہن رکھا تھا لیکن پاکیشیا میں مسلسل شلوار قمیض پہنتے پہنتے اب وہ اپنے لباس کے بارے میں بھی عجیب سی الجھن محسوس کر رہی تھی۔

اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اتنے سارے افراد کے سامنے عریاں بیٹھی ہوئی ہو۔ لیکن وہ چونکہ یہاں تماشا نہ بننا چاہتی تھی اس لئے مجبوراً یہی لباس پہنے ہوئے تھی۔

ایئرپورٹ پر کسٹم اور امیگریشن کاؤنٹرز سے جلد ہی فارغ ہو گئی اور پھر بیگ اٹھائے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر آ گئی۔

وہ یوں حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے وہ پہلی بار یہاں آئی ہو۔ حالانکہ سب کچھ اس کا جانا پہچانا سا تھا۔

"مس ——— آپ تنہا ہیں" ——— اچانک ایک نوجوان نے قریب آ کر بڑے دلکش سے انداز میں کہا۔

"جولیانا ———" جولیا نے مسکراتے ہوئے اپنا نام بتایا۔

"رابرٹ ——— میں بھی آپ کے ساتھ ہی فلائیٹ پر آیا ہوں اور شاید آپ کی طرح ہی تنہا ہوں" نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا

"اوہ ——— تو آپ پہلے ہی بتا دیتے۔ کم از کم کمپنی تو ہو جاتی۔"

جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب آپ نے کہاں جانا ہے ——— ہو سکتا ہے کہ آپ کی خوبصورت کمپنی اب بھی میسر آجائے"

رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

اس کے ذہن سے پاکیشیا کی یادیں کھسکتی چلی جا رہی تھیں اور وہ ذہنی طور پر یہاں کے ماحول میں ایڈجسٹ ہوتی چلی جا رہی تھی۔

"میں نے پام بیچ جانا ہے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پام بیچ —— ارے، آپ وہاں رہتی ہیں ——— مگر میں نے تو آپ کو وہاں نہیں دیکھا۔ میں بھی تو وہیں رہتا ہوں" ——— رابرٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم پام بیچ رہتے ہو —— اچھا —— میں تو پیدا ہی پام بیچ میں ہوئی تھی" —— جولیا نے اور زیادہ خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ——— حیرت ہے —— میں تو پام بیچ کو حسن کے لحاظ سے بنجر سمجھتا رہا۔ لیکن اگر پام بیچ آپ جیسے حسن کو پیدا کر سکتا ہے تو پھر تو وہ قابل ستائش علاقہ ہے —— مجھے غلط فہمی تھی" رابرٹ نے آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے کہا۔

اس کا بات کرنے کا انداز ایسا تھا کہ جولیا ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"شکریہ —— بہرحال اگر تم پام بیچ جا رہے ہو تو پھر چلیں ورنہ یہیں کھڑے کھڑے بوڑھے ہو جائیں گے" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— واقعی۔ بڑھاپے سے تو مجھے بڑا ڈر لگتا ہے"

رابرٹ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ جولیا کو بازو سے پکڑے

پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اور تھوڑی دیر بعد جولیا ایک خوبصورت اور جدید انداز کی کھلی چھت کی کار میں بیٹھی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ رابرٹ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

"آپ نے بتایا نہیں کہ آپ پام بیچ کے کس پھول میں اب تک چھپی رہی ہیں" رابرٹ نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— ایسی کوئی بات نہیں رابرٹ ——— میں آج سے دس سال قبل یہاں سے چلی گئی تھی۔ اور آجکل میں پاکیشیا کی شہری ہوں۔ دس سال بعد چھٹیاں گزارنے واپس وطن آئی ہوں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— اچھا اچھا ——— تو پام بیچ کا خوبصورت پھول پاکیشیا جیسے پس ماندہ اور غیر ترقی یافتہ جنگل میں کھلا ہوا ہے ——— یہ تو پام بیچ کی بڑی بدقسمتی ہے مس جولیا" رابرٹ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"پاکیشیا پس ماندہ اور غیر ترقی یافتہ ضرور ہے مسٹر رابرٹ ——— لیکن وہاں کے لوگ بے حد محبت کرنے والے، مخلص اور بے لوث ہیں" جولیا نے جواب دیا۔

"ہوں گے —— آپ کہتی ہیں تو ضرور ہوں گے لیکن اگر دل کی نظروں سے دیکھا جائے تو پام بیچ بھی محبت کرنے والوں سے خالی نہیں ہے"

رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا ہنس پڑی۔ وہ رابرٹ کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔ لیکن ظاہر ہے وہ یہاں چھٹیاں گزارنے آئی تھی، محبت کرنے نہیں۔ اس لئے خاموش رہی۔

"پام بیچ میں آپ کی فیملی تو اب بھی رہتی ہو گی" رابرٹ نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— میرے چچا وہاں رہتے ہیں کرنل جان" جولیا نے جواب دیا۔

اور دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھلی۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنا چہرہ ونڈ سکرین سے بچایا کیونکہ رابرٹ نے پوری قوت سے بریک لگا دیے تھے۔

"کیا کر رہے ہو" ——— جولیا نے غصیلے انداز میں کہا۔

"تم کرنل جان کی بھتیجی ہو ——— تم ——— یعنی میں کیا سن رہا ہوں" رابرٹ کی آنکھیں انتہائی حد تک پھیلی ہوئی تھیں۔

"ارے تو کیا کرنل جان کی بھتیجی ہونا جرم ہے" جولیا نے جھنجلائے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"جرم ——— ارے یہ اتنا بڑا جرم ہے کہ اس کی سزا عمر قید بھی ہو سکتی ہے" رابرٹ نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیوں --- کیا مطلب" اب حیران ہونے کی باری جولیا کی تھی۔

"تم نے کرنل کو اپنی آمد کی اطلاع دی تھی" رابرٹ نے پوچھا۔

"نہیں ——— میں اچانک جا کر انہیں حیران کر دینا چاہتی تھی مگر ہوا کیا ہے" ——— جولیا نے کہا

"اوہ ——— تو اسی لئے ——— بس جولیانا میں کرنل جان کا سالا ہوں اور کرنل جان کے گھر میں ہی رہتا ہوں ——— اب سمجھیں" رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی کار کو دوبارہ آگے بڑھا دیا۔

"کیا مطلب ——— تم انکل جان کے سالے ہو ——— مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے آنٹی کا تو کوئی بھائی نہ تھا۔" جولیا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— واقعی تمہیں تو علم نہیں ہو گا ——— تمہاری وہ آنٹی

جنے تم چھوڑ کر گئی تھیں وہ ایک حادثے میں فوت ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد نل جان نے گزشتہ سال میری بہن سے شادی کی تھی۔" رابرٹ نے بتایا۔

"ارے ——— آنٹی ہلاک ہو گئیں ——— اوہ ——— ویری سیڈ" جولیا نے اداس لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— سنا ہے بڑا دردناک حادثہ تھا ——— ان کی کار کو آگ لگ گئی تھی۔ بہرحال یہ دو سال پہلے کی بات ہے۔ کرنل ان کی موت کے بعد بڑے اداس رہنے لگے تھے کیونکہ کرنل کی کوئی اولاد نہ تھی اور وہ اکیلے رہتے تھے۔ ہم بہن بھائی جنیوا میں رہتے تھے۔ وہاں ایک تقریب میں کرنل اور میری بہن کی ملاقات ہو گئی۔ میری بہن بھی بیوہ تھی اور کرنل کی طرح اداس رہتی تھی۔ وہ میری بڑی بہن ہے اور بس دونوں کی اداسی ختم ہو گئی۔ اور پھر دونوں نے شادی کر لی۔ اور ہم یہاں پہنچ آ گئے مگر کرنل نے آج تک تمہارا تذکرہ کبھی نہیں کیا" رابرٹ نے پوری کہانی سنا ڈالی۔

"کیا ذکر کرتے ——— دس سال کا عرصہ تھوڑا تو نہیں ہوتا۔ مگر تم کیا کرتے ہو۔ ——— کیا پڑھ رہے ہو" جولیا نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ارے میرا طالبعلمی کا دور تو مدت ہوئی گزر چکا ہے ——— میں ڈیفنس آفس میں ایک چھوٹا موٹا سا آفیسر ہوں ——— آج ایک سرکاری دورے پر لانگ فیلڈ گیا تھا۔ اس لئے کار پارکنگ میں چھوڑ گیا تھا" رابرٹ نے جواب دیا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

وہ اب باہر پھیلے ہوئے مناظر کو دیکھ رہی تھی۔ وہ مناظر جن کی یاد کبھی کبھی اسے رات کی تنہائی میں اکثر ستاتی تھی۔ انہی مناظر میں رہ کر اس نے زندگی کا ایک طویل عرصہ گزارا تھا۔

"اب مجھے حقیقت میں تم سے مل کر خوشی ہو رہی ہے ——— میں کرنل سے کہوں گا کہ آپ کی گمشدہ بھتیجی کو بڑی مشکل سے تلاش کر کے لایا ہوں۔ اور انعام کا حقدار ہوں"۔ رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا انعام مانگو گے" ——— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کرنل بڑے دریا دل ہیں۔ انہوں نے پرانے وقتوں کے بادشاہوں کی طرح کہنا ہے۔ مانگو کیا مانگتے ہو ——— اور پتہ ہے میں کیا مانگوں گا"۔ رابرٹ نے آنکھیں نچاتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا پتہ" ——— جولیا نے مشرقی لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے جواب دیا۔

اب وہ اتنی بچی بھی نہ تھی کہ رابرٹ کی بات نہ سمجھ سکتی۔

"میں ان سے ان کی بھتیجی مانگ لوں گا" ——— رابرٹ نے کہا اور جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"مسٹر رابرٹ ——— مانگنے سے تو خیرات بھی نہیں ملا کرتی"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"ارے ——— بادشاہ چاہیں تو فقیروں کو خزانے بخش دیں۔ یہ تو بادشاہوں کا ظرف ہے ناں"۔ رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس نے مین روڈ سے پام بیچ کی طرف جانے والی سڑک پر کار موڑ دی۔

"خزانوں پر تو سانپ پہرہ دیا کرتے ہیں"۔ جولیا کو بھی اب اس قسم کی بے باک گفتگو سے لطف آ رہا تھا۔ یہاں کی معاشرت کو وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ یہاں ایسی باتیں معیوب نہیں سمجھی جاتیں۔ اس لئے رابرٹ نے پہلی ہی ملاقات میں ایسی باتیں شروع کر دیں جو تنویر دس سال میں بھی نہیں کر سکا تھا۔ وہ وہاں

کی معاشرت تھی۔

"سانپ ——— ارے واقعی یہ تو میں بھول ہی گیا تھا بہرحال جب رابرٹ کوئی فیصلہ کرلے تو پھر سانپ اس کی راہ نہیں روک سکتے"۔ رابرٹ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور جولیا مسکرا کر خاموش ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد کار پام بیچ کے شہر میں داخل ہوئی اور مختلف سڑکوں سے گھومتی ہوئی ایک پرانی مگر خوبصورت سی عمارت کے پھاٹک میں داخل ہو گئی۔

جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا بچپن لوٹ آیا ہو۔ گھر ابھی تک ویسا ہی تھا جیسا وہ چھوڑ کر گئی تھی۔ اور پھر کار رکتے ہی وہ اچھل کر نیچے اتری اور بچوں کی طرح دوڑتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔

"ارے۔ ارے ——— کیوں میرا چالان مرواتی ہو ——— میں تمہیں خود پیش کروں گا"۔ رابرٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"مگر جولیا کہاں سنتی تھی۔ وہ دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی اور پھر لائبریری میں اسے اپنا چچا کرنل جان بیٹھا ہوا نظر آ گیا۔

"انکل ——— انکل ——— جولیا دروازے سے چیخی۔

اور کرنل جان کے منہ سے سگار نیچے گر گیا۔ وہ یوں جولیا کو حیرت سے دیکھ رہا تھا جیسے کوئی انہونی چیز اس کے سامنے آ گئی ہو۔ اور دوسرے لمحے وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"جولیانا ——— کیا تم واقعی جولیانا ہو"۔ اور جولیا اسی لمحے کرنل کے سینے سے جا لگی۔

"انکل ۔۔۔ میں تمہاری جولیانا ہوں ۔۔۔ تمہاری جولیانا"

جولیانا نے بے اختیار کرنل کے فراخ سینے سے چہرہ رگڑتے ہوئے کہا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے باپ کے سینے سے لگی کھڑی ہو۔

"اوہ ۔۔۔ جولیانا شکر ہے زندگی میں تمہیں دوبارہ دیکھ تو لیا تم تو بالکل ہی بھول گئی تھیں اپنے انکل کو" کرنل جان نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بے اختیار جولیا کے بال چوم رہا تھا۔

"ارے کرنل ۔۔۔ اسے میں تلاش کر کے لایا ہوں"

اچانک رابرٹ کی آواز سنائی دی۔ اور جولیا ایک جھٹکے سے علیحدہ ہو گئی۔

"تم تلاش کر کے لائے ہو ۔۔۔ پھر تو تم انعام کے حق دار ہو"

کرنل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جان ۔۔۔ کون آیا ہے" دوسرے کمرے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ارے دیکھو تو سہی روزی کون آیا ہے ۔۔۔ میری بھتیجی جولیانا دس سال بعد آئی ہے" کرنل جان نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا

اور چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر لیکن اچھی صحت کی مالک عورت کمرے میں داخل ہوئی۔

"یہ تمہاری نئی بھتیجی ہیں روزی ۔۔۔ اور یہ ان کے چھوٹے بھائی ہیں" رابرٹ اور کرنل جان نے رابرٹ اور روزی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ پہلے ہی تفصیل سے تعارف کرا چکا ہے انکل۔ آنٹی تو بہت

خوبصورت ہیں۔ مبارک ہو" جولیا نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"شکریہ منی ۔۔۔ تم بھی کم خوبصورت نہیں" روزی نے اپنی تعریف سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل ۔۔۔ وہ میرا انعام" رابرٹ جواب تک خاموش کھڑا تھا بالآخر بول پڑا۔

"جاؤ ۔۔۔ لے جاؤ میری بندوق ۔۔۔ تم نے اور کون سا انعام مانگنا ہے۔ مجھے معلوم ہے" کرنل نے کہا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا شکریہ" ۔۔۔ رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا

اور پھر وہ انہیں چھوڑ کر تیزی سے ایک اور کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ کمرہ لائبریری سے کافی فاصلے پر تھا۔ یہ رابرٹ کا اپنا کمرہ تھا۔ اس نے کمرے کے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کیا۔ اور خود ایک الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ الماری کھول کر اس نے اس کے نچلے خانے کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ٹرانسسٹر ریڈیو نکالا اور پھر اس کی پشت کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اس کی مشینری کے اندر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو مخصوص انداز میں تین بار دبایا تو ریڈیو میں سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز نکلنے لگی

رابرٹ نے ریڈیو میز پر رکھا اور خود اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا

موسیقی آہستہ آہستہ مدھم پڑتی گئی۔ اور پھر ایک کرخت سی آواز ابھری

"یس ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ ایم فائیو ۔۔۔ اوور" ۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"ایم ون سپیکنگ ۔۔۔ چیف باس سے بات کراؤ۔ ایک اہم

اطلاع ملی ہے ۔۔۔ اوور۔ رابرٹ نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔ ویٹ فار ون منٹ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور رابرٹ خاموش ہو گیا۔

یس کرنل ریڈ سپیکنگ ۔۔۔۔۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ چیف باس کی آواز تھی۔

"کرنل ۔۔۔۔ میں ایم ون رابرٹ بول رہا ہوں جناب۔ آپ نے میرے سیکشن کو فائل نمبر بی الیون بھیجی تھی۔ اس سلسلہ میں ایک اہم اطلاع ہے اوور"۔ رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ کیا اطلاع ہے ۔۔۔۔ تفصیل سے بتاؤ ۔۔۔۔ اوور"۔

دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"باس اس فائل میں پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کی ایک اہم رکن کے بارے میں اطلاعات موجود ہیں جو دراصل سوئٹزرلینڈ کی رہنے والی ہے اور پاکیشیا سے اس کا تعلق ہے ۔ اس کا پرانا فوٹو بھی فائل میں موجود ہے ۔۔۔ اوور"۔

رابرٹ نے کہا۔

"ہاں ۔ تو کیا ہوا اسے ۔۔۔۔ وہ انتہائی اہم ایجنٹ ہے۔ ہمیں تو بس اتفاق سے اس کے متعلق اطلاعات مل گئی تھیں ۔۔۔ اوور" ۔۔

چیف نے جواب دیا۔

"اس کا نام جولیانا فنرواٹر ہے سر ۔۔۔۔ اور اس وقت وہ میرے گھر میں موجود ہے ۔ وہ میرے بہنوئی کرنل جان کی سگی بھتیجی ہے ۔ اوور"۔

رابرٹ نے جواب دیا۔

کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔۔ کیا جولیا تمہارے گھر میں موجود ہے۔

"کیا وہ کسی خاص مشن پر تو یہاں نہیں آئی ۔۔۔۔ اوور"۔ چیف باس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب ۔۔۔۔ وہ صرف چھٹیاں گزارنے یہاں آئی ہے۔ اتفاق سے ایئرپورٹ پر اس سے ملاقات ہو گئی تو میں نے فائل میں لگے فوٹو کی وجہ سے اسے پہچان لیا۔ آپ کو میری اس صلاحیت کا علم ہے جناب کہ میں ایک بار جو چہرہ دیکھ لوں وہ کبھی نہیں بھولتا۔ چنانچہ میں نے اسے پہچان لیا۔ مگر میں بہت حیران ہوا کہ وہ یہاں کیسے پہنچ گئی ۔ بہرحال میں نے خود آگے بڑھ کر اس سے بات کی تو پتہ چلا کہ وہ میرے بہنوئی کی سگی بھتیجی ہے اور پاکیشیا سے یہاں چھٹیاں گزارنے آئی ہے ۔۔۔۔ اوور"۔

رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ یہ تو بہت اہم اطلاع ہے ۔۔۔۔ تم ایسا کرو کہ جولیا کو شک ہوئے بغیر اسے ٹٹولو کہ کیا وہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہمارا مشن بہت آسانی سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ ہم اسے اپنے مشن کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

"ٹھیک ہے جناب ۔۔۔۔ میں اسے چیک کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ میرے بیان میں کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ بہرحال پھر بھی چیکنگ ضروری ہے اوور"۔۔۔۔ رابرٹ نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ایک بات کا خیال رکھنا ۔ وہ انتہائی منجھی ہوئی سیکرٹ ایجنٹ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے مشکوک ہو جائے ۔ اسے کسی قیمت پر شک نہیں پڑنا چاہیے اوور"۔ کرنل ریڈ نے کہا۔

آپ بے فکر رہیں جناب ۔۔۔۔ رابرٹ بھی ایم ون ہے

اس نے بھی کبھی گولیاں نہیں کھیلیں ۔ اوور ۔"

رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ جیسے ہی کوئی پیش رفت ہو، مجھے ضرور اطلاع دینا۔"

کرنل ریڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ——— اوور۔"

رابرٹ نے جواب دیا اور کرنل ریڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ———

رابرٹ نے بٹن آف کر کے ریڈیو واپس الماری میں رکھا اور پھر کمرے سے نکل کر لائبریری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں سے قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھیں ———

جولیا کو آئے دو روز گزر گئے تھے ۔ اور جولیا بے حد خوش تھی۔ انکل جان نے پورے پام بیچ کی دعوت کر ڈالی تھی ۔ اور انہیں بڑے فخریہ انداز میں جولیا کا تعارف کرایا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ جولیا کو اب ہر طرف سے دعوتیں مل رہی تھیں۔ ان دعوتوں میں اسے سب سے زیادہ سوال پاکیشیا کے متعلق دینے پڑتے تھے۔ اس نے سب کو یہی بتایا تھا کہ وہ پاکیشیا کی وزارت تعلیم میں ایک اعلیٰ عہدے پر کام کر رہی ہے اور انتہائی خوش و خرم ہے ۔

رابرٹ تو جولیا کا پوری طرح گرویدہ ہو چکا تھا۔ وہ دفتر سے واپسی پر ہر وقت جولیا سے چپکا رہتا تھا۔ اور اس کی دلچسپ اور خوبصورت باتوں سے جولیا کا پوری دل بہلتا رہتا تھا ۔ آج بھی وہ دونوں پام بیچ سے سو کلو میٹر دور ایک جھیل کی سیر کرنے کے لئے آئے تھے ۔ یہ ایک مصنوعی جھیل تھی ۔ اس لئے جولیا اسے دیکھنا چاہتی تھی۔

"جولیا ——— ایک بات کہوں ——— ناراض تو نہیں ہو جاؤ گی"۔

رابرٹ نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر ناراضگی والی بات ہوئی تو ضرور ہو جاؤں گی۔ اور یہ بات تم ذرا دھیان سے سن لو کہ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ میں تم سے شادی وغیرہ کرنے کے بارے میں سوچوں تو پلیز یہ بات نہ کرنا۔ میں یہاں صرف چھٹیاں گزارنے آئی ہوں اور بس"۔

جولیا نے سوچا کہ اسے بھی صاف بات کر دینی چاہیئے۔

"ارے شادی ——— اوہ ——— ایسی کوئی بات نہیں جولیا۔ میری شادی تو لائلک فیلڈ کی ایک لڑکی سے طے ہے ——— میں دراصل ایک اور بات کرنا چاہتا تھا۔ اپنے اور تمہارے اصل وطن سوئٹزرلینڈ کے بارے میں" رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— ویری سوری رابرٹ ——— میں نے تمہیں غلط سمجھا اصل میں دس سال سے پاکیشیا میں رہنے کی وجہ سے مجھ پر مشرقیت غالب آگئی ہے"۔

جولیا نے حقیقتاً ندامت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی شدید ندامت ہو رہی تھی کہ اس نے رابرٹ کو غلط سمجھا۔

"اوہ ——— ایسی کوئی بات نہیں۔ تم یہ بتاؤ جولیا کہ تمہارے دل میں وطن کے متعلق کیا جذبات ہیں"۔ رابرٹ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو ——— صاف صاف بات کرو۔ یہ میرا وطن ہے میں یہاں پیدا ہوئی ہوں۔ اس کے چپے چپے سے مجھے پیار ہے"۔

جولیا نے جواب دیا۔

"دراصل بات یہ ہے کہ سوئٹزرلینڈ آجکل ایک عجیب سی الجھن میں پھنسا

ہوا ہے۔ ایسی الجھن جس کا کوئی حل سمجھ نہیں آرہا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں محکمہ ڈیفنس سے متعلق ہوں"۔ رابرٹ نے کہا۔

"ہاں ——— تم نے بتایا تھا مگر اب مجھے خیال آرہا ہے کہ سوئٹزرلینڈ کے پاس تو فوج ہی نہیں ہے، پھر ڈیفنس کا محکمہ کیسا ہے"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے صحیح سنا ہے ——— مگر میں بھی صحیح کہہ رہا ہوں۔ دراصل ڈیفنس ایک کوڈ نام ہے۔ میرا تعلق یہاں کی سیکرٹ سروس سے ہے۔ یہ سیکرٹ سروس اس لئے بنائی گئی ہے کہ غیر ملکی ایجنٹ اپنے مخصوص مفادات میں یہاں کوئی غلط حرکت نہ کر سکیں"۔

رابرٹ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے ——— تو تم سیکرٹ ایجنٹ ہو ——— بہت خوب۔ میں نے ناولوں میں سیکرٹ ایجنٹوں کی بڑی کہانیاں پڑھی ہیں۔ مجھے کسی سیکرٹ ایجنٹ سے ملنے کا بڑا شوق تھا"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے چھوڑو ان کہانیوں کو وہ تو صرف کہانیاں ہی ہوتی ہیں۔ بہرحال میں یہ بات کر رہا تھا کہ جس ملک میں تم رہ رہی ہو یعنی پاکیشیا۔ اس کے متعلق ایک اہم مشن درپیش آگیا ہے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"یعنی پاکیشیا کے خلاف مشن" ——— جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

اس کی حیرت بجا تھی کیونکہ وہ خود سیکرٹ ایجنٹ تھی۔ اور یہ اس کے لئے بہت بڑا انکشاف تھا۔

"یہ مشن پاکیشیا کے خلاف نہیں ہے۔ پاکیشیا ہمارا دوست ملک ہے۔ ہم

اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔" رابرٹ نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اچھا۔۔۔ مگر مشن کیا ہے۔ پاکیشیا سے تمہیں کیا چاہیے۔" جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں تمہیں پس منظر بتاتا ہوں تاکہ تم مشن کو سمجھ سکو۔۔۔ دراصل ایکریمیا چاہتا ہے کہ ہم غیر جانبداری چھوڑ کر ایکریمیا کے بلاک میں شامل ہو جائیں مگر ہم چونکہ صدیوں سے غیر جانبدار چلے آ رہے ہیں۔ اور اب پوری دنیا ہمیں غیر جانبدار تسلیم کرتی ہے۔ اس لئے ہم یہ اصول توڑنا نہیں چاہتے۔" رابرٹ نے کہا۔

"توڑنا بھی نہیں چاہیے۔۔۔ مگر ایکریمیا ایسا کیوں چاہتا ہے۔" جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کچھ جغرافیائی حدود کی وجہ سے وہ سوئٹزرلینڈ میں اپنے مخصوص فوجی اڈے قائم کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ سوئٹزرلینڈ میں اڈے قائم ہونے سے وہ روسیاہ اور اس کے پورے بلاک کو آسانی سے کور کر سکتا ہے۔" رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ اب میں سمجھی۔۔۔ مگر وہ ان اڈوں پر کیا رکھنا چاہتا ہے ایٹم بم۔" جولیا نے پوچھا۔

"ارے جولیا۔۔۔ ایٹم بم تو بہت پرانی بات ہو گئی ہے۔ اب تو دنیا بہت آگے جا چکی ہے۔" رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر پاکیشیا اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہے۔۔۔ میں یہ بات نہیں سمجھی۔" جولیا نے کہا۔

"پاکیشیا چاہے تو ہمارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔" رابرٹ نے کہا۔

"مگر میں اس سلسلے میں کیا کر سکتی ہوں۔ نہ میرا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق ہے نہ حکومت سے۔" جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ یہ بات نہیں۔۔۔ قصہ اور ہے۔۔۔ ایکریمیا نے اپنے جدید ترین طیارے سیکشن تھرٹی کی خفیہ ورکشاپ بنانے کا کام جبراً ہمارے سپرد کر دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں عارضی طور پر یہاں ایک سکسٹین تھرٹی طیارہ پہنچا دیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ روسیاہ والوں کو بھی اس بات کا علم ہو چکا ہے۔ انہوں نے ہم پر دباؤ ڈالا تو ہماری سیکرٹ سروس کے چیف نے پچھلے دنوں روسیاہ کا خفیہ دورہ کیا اور انہیں بتایا کہ یہ سکسٹین طیارہ ایکریمیا کا نہیں ہے۔ یہ طیارہ پاکیشیا کی ملکیت ہے۔ ایکریمیا نے جو سکسٹین طیارے پاکیشیا کو دیئے تھے۔ ان میں سے ایک راستے میں خراب ہو گیا۔ چنانچہ اسے یہاں اتارا گیا اور ایکریمیا اس کی چیکنگ کر رہا ہے۔ جب یہ ٹھیک ہو جائے گا تو پاکیشیا چلا جائے گا۔" رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ مگر یہ بہانہ بنانے اور پاکیشیا کا نام لینے کی کیا ضرورت تھی۔" جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ سکسٹین تھرٹی طیارے ایکریمیا کے پاس ہیں یا اس نے پہلی بار چار طیارے پاکیشیا کو دیئے ہیں۔ اب صورت حال یہ تھی کہ اگر ہم پاکیشیا کا نام نہ لیتے تو روسیاہ مطمئن نہ ہوتا۔ اور پھر سوئٹزرلینڈ، ایکریمیا اور روسیاہ دونوں کے دباؤ میں آ جاتا۔۔۔ اس طرح روسیاہ والے قدرے مطمئن ہو گئے لیکن انہوں نے ایک اور مسئلہ کھڑا کر دیا۔ کہ اگر واقعی یہ طیارہ پاکیشیا کا

ہے تو ظاہر ہے اس میں جدید ترین چار جنگ ٹیکنالوجی نہیں ہوگی کیونکہ ایکریمیا نے جو طیارے پاکیشیا کو دیئے ہیں ان میں یہ جدید ترین ٹیکنالوجی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ ان کا مطالبہ ہے کہ ان کے انجینئر کو خفیہ طور پر اس طیارے کو چیک کرایا جائے ——— اس کی مشینری کی فلم انہیں مہیا کی جائے جو کہ ظاہر ہے ہمیں تسلیم کرنا پڑا۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ طیارہ تو ایکریمیا کا ہے۔ اگر ہم نے اس کا معائنہ روسیاہی انجینئر کو کرایا تو وہ فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ ایکریمین طیارہ ہے اور پھر سوئٹزرلینڈ پھنس جائے گا۔ ادھر ایکریمیا والے بھی یہ گوارہ نہیں کر سکتے کہ ان کی جدید ترین ٹیکنالوجی روسیاہ میں جائے۔ چنانچہ ایک مستقل رسہ کشی شروع ہو جائے گی۔

اس بنا پر ہم چاہتے ہیں کہ اپنے دوست ملک پاکیشیا کو فائدہ پہنچائیں۔ ہم یہ جدید ترین ٹیکنالوجی کا طیارہ خفیہ طور پر پاکیشیا پہنچا دیں اور ان کا ایک طیارہ یہاں لے آئیں۔ اور پھر روسیاہی انجینئر سے اس کا معائنہ کروا کر اسے تباہ کر دیں اور ایکریمیا کو یہی تاثر دیا جائے کہ یہ طیارہ روسیاہی ایجنٹوں نے تباہ کر دیا ہے۔ اس طرح ایکریمیا خود بخود یہاں اڈے بنانے کے ارادے سے باز آ جائے گا" رابرٹ نے جواب دیا۔

"اچھی تجویز ہے لیکن اس سلسلے میں میرا کیا رول ہو سکتا ہے مجھے تو یہ بتاؤ" جولیا نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جولیانا ——— تم دس سال سے پاکیشیا میں رہ رہی ہو۔ یقیناً تم وہاں کے اعلیٰ حکام کو اچھی طرح جانتی ہو گی۔ ہمارے لئے مسئلہ صرف پاکیشیا کی سیکرٹ سروس بنی ہوئی ہے۔ ہم حکومتی سطح پر اس طیارے کا تبادلہ نہیں

سکتے۔ کیونکہ اس طرح روسیاہ والے بھی چونک پڑیں گے اور ساتھ ہی ایکریمیا والے بھی کبھی اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کی اتنی اہم ترین ٹیکنالوجی کسی غیر ملک کے قبضے میں جائے۔ اس لئے ہمیں سارا مشن خفیہ طور پر انجام دینا ہے۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق ہمارے پاس ایسی رپورٹیں ہیں کہ ہم اس مشن کو شروع کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو کوئی نہیں جانتا اور وہ ایک لمحے میں بڑے بڑے جاسوسوں اور بین الاقوامی مجرموں کی گردنیں ناپ لیتا ہے۔ اور آج تک کوئی بھی اس ملک سے اپنے مشن میں کامیاب واپس نہیں لوٹا۔"

رابرٹ نے جولیا کی آنکھوں میں بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے تمہاری بات درست ہو۔ مجھے تو معلوم نہیں کیونکہ میں تو محکمہ تعلیم سے وابستہ ہوں۔"

جولیا نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن دل ہی دل میں اپنی سیکرٹ سروس اور ایکسٹو کی تعریف سن کر اس کا دل شدت سے بلیوں اچھل رہا تھا۔

رابرٹ جولیا کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ جولیا کے چہرے کے سپاٹ پن کی وجہ سے قدرے مایوس سا ہو گیا۔

"اچھا ——— ٹھیک ہے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بہرحال کام تو کرنا ہی ہے۔" رابرٹ نے مایوس سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

"مایوس ہونے کی ضرورت نہیں رابرٹ۔ تمہارا مشن پاکیشیا کے فائدے میں ہے نقصان میں نہیں۔ میں ایک ایسے آدمی کو جانتی ہوں جو کبھی کبھار

سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اگر کہو تو میں اس سے بات کر دیکھوں۔" جولیا نے کہا۔

اور رابرٹ کی آنکھوں میں چمک سی ابھری اسے اپنا خیال درست معلوم ہونے لگا۔

"نہیں جولیا — یہ انتہائی اہم ترین اور ٹاپ سیکرٹ مشن ہے ہم اس سلسلے میں کسی غیر متعلق آدمی سے کوئی بات نہیں کر سکتے۔ اور میں نے بھی تمہیں اپنا سمجھ کر یہ راز تمہیں بتا دیا ہے۔ پلیز اب میری زندگی اور مستقبل تمہارے ہاتھ میں ہے۔" رابرٹ نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ — رابرٹ تم قطعاً بے فکر رہو۔ تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ بہرحال اگر تم نہیں چاہتے تو میں اس سے بات بھی نہیں کروں گی۔" جولیا نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ — مگر وہ ہے کون — کیا کوئی پرائیویٹ جاسوس ہے" رابرٹ نے اطمینان کا مصنوعی سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں — پاکیشیا میں پرائیویٹ ٹاپ جاسوس کوئی چیز نہیں ہوتی۔ وہاں کوئی کسی کے پرائیویٹ معاملات کی تحقیق نہیں کرتا۔ اور نہ کسی کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ سب ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہیں۔ یہ لعنت تو یہاں کے ترقی یافتہ ملکوں میں ہے کہ بیوی کا جاسوس شوہر کے پیچھے لگا ہوا ہے اور شوہر کا جاسوس بیوی کی نگرانی کر رہا ہوتا ہے۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ — مگر پھر وہ ہے کون — کیا اس کا تعلق ملٹری سیکرٹ سروس سے ہے" رابرٹ نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"نہیں — وہ ایک احمق سا نوجوان ہے — بظاہر احمق لیکن درحقیقت انتہائی عقلمند اور ذہین۔ پاکیشیا کی انٹیلیجنس کے ڈائریکٹر جنرل کا لڑکا ہے۔ بس وہ کبھی کبھی کسی کام میں سیکرٹ سروس کی مدد کر دیا کرتا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔" جولیا نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں اس کے متعلق کیسے معلوم ہوا؟" رابرٹ نے پوچھا۔

"اس نے ایک دفعہ خود بتایا تھا۔" جولیا نے کنی کتراتے ہوئے مبہم سا جواب دیا۔

"سوری جولیا — ایسے غیر متعلق آدمی سے ہم کوئی بات نہیں کر سکتے۔ اس طرح معاملہ بگڑ بھی سکتا ہے۔" رابرٹ نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے — ٹھیک ہے جیسے تم چاہو — بہرحال میری دعائیں تمہارے ساتھ رہیں گی۔"

جولیا نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا۔ اور پھر رابرٹ اور جولیا دونوں اٹھ کر مصنوعی جھیل کی سیر کرنے میں مصروف ہو گئے۔

جولیا اس بات چیت کے بعد کافی سے زیادہ سنجیدہ ہو گئی۔ اور رابرٹ کی باتوں پر صرف ہوں ہاں کرتی رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے کسی گہری سوچ میں غرق ہو اور رابرٹ اس کی حالت سمجھ رہا تھا۔

اسے معلوم تھا کہ جولیا کا اشارہ عمران کی طرف تھا۔ علی عمران کے متعلق بھی اس کے محکمے کے پاس تفصیلات موجود تھیں اور رابرٹ کو اب یہ خدشہ لاحق تھا کہ اب جولیا ہر قیمت پر اسے فون کرے گی۔ اور وہ نہ چاہتا تھا کہ کسی کو اس قسم کے مشن کی ہوا تک لگے۔ حالانکہ جو کچھ رابرٹ نے بتایا تھا وہ ان کا

مشن بھی نہ تھا۔ یہ ساری کہانی تو صرف جولیا کو اس لئے سنائی گئی تھی تاکہ اس کے تاثرات سے یہ معلوم کیا جا سکے کہ وہ وہی جولیا ہے جس کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔

لیکن اس کے باوجود وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی بھی قسم کی بھنک کسی بھی انداز کے مشن کی نہ پڑے۔ جب جولیا نے عمران کا حوالہ دیا تھا تو اسی وقت رابرٹ کو یقین ہو گیا تھا کہ اس کا خیال درست ہے۔ یہ وہی جولیا ہے کیونکہ غیر متعلق آدمی نہ ہی علی عمران کی اصل حیثیت کو جان سکتا ہے اور نہ ہی بعد ازاں وہ اس قدر گہری سوچ میں پڑ سکتا ہے۔ ایسا صرف وہی کر سکتا ہے جو معاملے کے ساتھ براہ راست متعلق ہو۔

لیکن اب رابرٹ سوچ رہا تھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے وہ اپنے باس کو اس چیپٹر کی اطلاع کر دے۔ تاکہ اس کے حکم کے مطابق معاملات کو آگے بڑھایا جا سکے۔

کرنل ریڈ اپنے دفتر میں بیٹھا ایک ضخیم سی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ کہ میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

کرنل ریڈ نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

اس فون کا تعلق براہ راست ایکریمیا کی سیکرٹ سروس سی آئی اے کے چیف آفس سے تھا۔ سوئٹزرلینڈ ویسے تو غیر جانبدار تھا لیکن در پردہ اس کے ایکریمیا سے گہرے تعلقات تھے۔ اور دونوں حکومتیں ہر معاملے میں ایک دوسرے کی مدد کرتی رہتی تھیں۔ بلکہ بعض حالات میں تو وہ ایکریمیا کے حلیف اور طفیلی ملک جیسا کردار بھی ادا کر دیتا تھا۔

"یس ——— کرنل ریڈ آف سوئس ڈیفنس سپیکنگ" کرنل ریڈ نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"ڈی ون فرام دس اینڈ ——— مشن پی ایون کا کیا ہوا۔ کیا اس پر کام

شروع ہو گیا ہے۔" دوسری طرف سے ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔

"ابھی باقاعدہ تو کام شروع نہیں کیا گیا کیونکہ ابھی تو ہم پاکیشیا کے متعلق ضروری معلومات اکٹھی کر رہے ہیں۔ ہماری سروس نے اس سے پہلے چونکہ پاکیشیا میں کوئی مشن سرانجام نہیں دیا۔ اس لئے ہم محتاط ہیں۔" کرنل ریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا

"تمام ضروری معلومات تو سی آئی اے نے تمہیں پہنچا دی تھیں کرنل ریڈ۔ پھر اس کے بعد دیر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمارے لئے یہ مشن بے حد اہم ہے۔ اگر ہمیں یہ خطرہ نہ ہوتا کہ روسیاہی ایجنٹ سی آئی اے کے وہاں حرکت میں آتے ہی چونک پڑیں گے۔ تو ہم تمہاری سروس کو کبھی تکلیف میں نہ ڈالتے۔" ڈی ون نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں ڈی ون کہ آپ کی مجبوری کیا ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنی سروس کو وہاں بھیج کر ناکامی کا لفظ نہیں سننا چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ مشن بہرحالت میں کامیاب رہے۔ ——— اس لئے اگر کچھ دیر ہو رہی ہے تو آپ کو یہ دیر برداشت کرنی پڑے گی۔" کرنل ریڈ نے قدرے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ظاہر ہے وہ صرف دوستانہ ملکی تعلقات کی وجہ سے یہ مشن سرانجام دے رہا تھا ورنہ اس کا اس مشن سے براہ راست کوئی تعلق نہ تھا۔

"ٹھیک ہے ——— تمہاری یہ احتیاط اچھی ہے۔ سیکرٹ سروس کے چیف کو اسی طرح محتاط ہونا چاہئیے۔ لیکن زیادہ دیر ہونے کی صورت میں بہت زیادہ نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ روسیاہی یا کافرستانی ایجنٹوں کو اصل مشن کی ہوا لگ جائے۔ اور پھر وہ اسے حاصل کرنے کے لئے

ان تک اڑا دیں گے۔" ڈی ون نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے ——— میں سمجھتا ہوں۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ مجھے ایک اطلاع ملی ہے۔ میں نے مزید چیکنگ کے لئے کہا ہے۔ اگر وہ اطلاع درست ہے تو پھر ہم بڑی آسانی سے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔" کرنل ریڈ نے کہا۔

"اوہ ——— کیا اطلاع ہے ——— مجھے بھی بتاؤ۔ ہو سکتا ہے میں اس سلسلے میں کوئی مدد کر سکوں۔" ڈی ون نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میرے ایک ایجنٹ نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایجنٹ اہم رکن مس جولیانا فٹز واٹر جس کا تعلق ہمارے ملک سوئٹزرلینڈ سے ہے چھٹیاں گزارنے سوئٹزرلینڈ آئی ہے۔ اور اتفاق سے وہ ہمارے ایجنٹ کے بہنوئی کی سگی بھتیجی ہے اور اسی کے گھر میں رہ رہی ہے۔ ہماری فائل چونکہ اس کے متعلق اطلاعات اور اس کا ایک پرانا فوٹو بھی تھا۔ اس لئے وہ ایجنٹ اسے پہچان گیا۔ میں نے اسے مزید تسلی کے لئے کہا ہے۔ اگر واقعی وہی ایجنٹ ہوئی تو اس کے ذریعے مشن کامیاب کرایا جا سکے۔" کرنل ریڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"اوہ ——— ٹھیک ہے ——— مجھے یاد ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ایک سوئس لڑکی بھی کام کرتی ہے۔ میں اس اطلاع پر حیران بھی ہوا تھا۔ لیکن میں نے زیادہ توجہ نہیں ——— اگر وہ واقعی وہی ایجنٹ ہے تو یہ مشن انتہائی آسانی سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ اور سنو۔ اس کے بعد آپ میں کوئی دوسری لڑکی بھیجنے کا منصوبہ خطرناک ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے احمق نہیں ہیں۔ تم ایسا کرو کہ اس ایجنٹ کو بے ہوش کر کے

میرے پاس روانہ کر دو۔ میں جدید ترین مشینری کے ذریعے اس کی برین واشنگ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن کو کنٹرولڈ کردوں گا۔ اس طرح وہ وہی کچھ کرے گی جو کچھ ہم اسے کہیں گے ۔ ۔۔ اور ہو گی بھی اصلی۔"

ڈی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ـــــــ اگر ایسا ہو جائے تو پھر تو ہر کام یقینی ہو جائے گا"

کرنل ریڈ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا منصوبہ بناؤ کہ اپنا ایک ایجنٹ اس کے ساتھ روانہ کر دو جو موقع محل اور حالات کے مطابق کنٹرول کرے گا۔ اور مشن کامیاب کرے گا۔ میں اس لڑکی کے ذہن کو اس ایجنٹ کے احکامات کے تابع کر دوں گا۔"

ڈی ون نے کہا۔

"ہاں ـــــــ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ تو ٹھیک ہے میں اس کے ساتھ اپنے ایجنٹ ایم۔ ایم ون کو ہی روانہ کر دیتا ہوں۔ وہ منجھا ہوا اور انتہائی ذہین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور وہ چونکہ جولیا کے چچا کا سالا بھی ہے۔ اس طرح وہ اس کے ساتھ وہاں آسانی سے مل بھی سکتا ہے۔ اور اس پر کوئی شک بھی نہیں کر سکتا" کرنل ریڈ نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــــ پھر تم فوراً اس ایجنٹ لڑکی کو بے ہوش کرا دو۔ میں اپنا مخصوص طیارہ بھیج دیتا ہوں۔ تم اس لڑکی اور اپنے ایجنٹ کو اس طیارے کے ذریعے میرے پاس بھیج دو ـــــــ میں سب ٹھیک کر لوں گا۔"

ڈی ون نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

میں چاہتا ہوں کہ سب کارروائی میرے سامنے ہو تاکہ کسی بھی سٹیج پر کسی الجھن کو فوری طور پر حل کیا جا سکے" کرنل ریڈ نے کہا۔

"تو تم بھی ساتھ آجانا۔ اس میں کیا حرج ہے" ڈی ون نے جواب دیا

"اوکے ـــــــ میں ابھی ایم ایم ون سے بات کرتا ہوں تاکہ اس لڑکی کو بے ہوش کیا جا سکے۔ اس کے بعد میں آپ کو فون کروں گا۔"

کرنل ریڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے ـــــــ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا" ڈی ون نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور کرنل ریڈ نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ اچانک ساتھ رکھے ہوئے عام ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل ریڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــــ کرنل ریڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس ـــــــ ایم ایم ون بات کرنا چاہتا ہے" پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــــ جلدی ملاؤ" ـــــــ کرنل ریڈ نے کہا۔

اور دوسرے لمحے ہلکی سی کلک کی آواز رسیور سے ابھری اور کرنل ریڈ سمجھ گیا کہ سلسلہ ایم ایم ون سے مل گیا ہے۔

"یس ـــــــ کرنل ریڈ سپیکنگ" ـــــــ کرنل ریڈ نے کلک کی آواز سنتے ہی کہا۔

"باس ـــــــ میں ایم ایم ون رابرٹ بول رہا ہوں جناب۔ میں اور جولیا اس وقت مصنوعی جھیل کی سیر کرتے پھر رہے ہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے جناب وہ واقعی سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ میں نے اسے مشن کے بارے میں ایک جھوٹی سچی کہانی سنائی تھی۔ اور بتایا تھا کہ ہمارا مشن پاکیشیا کے حق میں ہے لیکن ہم حکومتی سطح پر انجام نہیں دے سکتے۔ اس پر اس نے

پاکیشیا کے مشہور آدمی علی عمران کا اشارہ دیا۔ جس سے میں سمجھ گیا کہ وہ واقعی زخمی ہو گیا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اس سلسلہ کو آگے بڑھا دو یا پھر واپس جاتے ہیں علی عمران سے بات کرنے کی کوشش کرتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ علی عمران سے اس نے بات کر دی تو پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً چوکنی ہو جائے گی اس لئے وہ ڈاؤن ہو گئی ہے تو میں نے موقع دیکھ کر آپ کو کال کی ہے۔

رابرٹ کی تیز تیز آواز سنائی دی۔

"اوہ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اسے کسی طرح بیہوش کر دو اور مجھے اطلاع دو میں ایمبولینس بھجوا کر تم دونوں کو یہاں ہیڈ کوارٹر منگوا لوں گا۔ اس کے بعد کا پروگرام میں نے چاک آؤٹ کر دیا ہے بلکہ میں تمہیں ابھی کال کرنے والا تھا"

کرنل ریڈ نے جواب دیا

"او کے سر۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ ختم ہو گیا۔

رابرٹ کو شاید بہت جلدی تھی۔ اس لئے اس نے مختصر سی بات کی تھی۔

کرنل ریڈ نے سلسلہ ختم ہوتے ہی رسیور رکھا اور انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔

"یس سر۔۔۔ دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر کے انچارج کی آواز گونجی

"میری۔۔۔ ہیڈ کوارٹر کی مخصوص ایمبولینس تیار رکھو۔ اسے مصنوعی جھیل پر بھیجنا ہے۔ جہاں سے ایم ایم ون اور ایک لڑکی کو اس میں ڈال کر ہیڈ کوارٹر لانا ہے۔" کرنل ریڈ نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ کیا ایمبولینس ضروری ہے۔ دوسری گاڑی نہ بھجوا دوں۔"

... نے دوبارہ لہجے میں پوچھا

"نہیں۔۔۔ وہ لڑکی بے ہوش ہو گی اور میں نہیں چاہتا کہ کسی ... پڑے۔ اس لئے ایمبولینس بھیجنا"

کرنل ریڈ نے سخت لہجے میں کہا

"بہتر جناب۔۔۔ وہ تیار ہو گی۔ آپ کی طرف سے اطلاع ملتے ہی روانہ کر دیا جائے گا۔"

انچارج نے جواب دیا۔

اور کرنل ریڈ نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اب اسے رابرٹ کی کال کا انتظار تھا

میٹنگ ہال میں اس وقت ایک بڑی سی میز کے گرد چھ کرسیاں پڑی ہوئی تھیں جن میں سے دو کرسیاں خالی تھیں۔ باقی کرسیوں پر افراد موجود تھے۔

یہ پریذیڈنٹ ہاؤس کا مخصوص میٹنگ ہال تھا۔ جس میں ہونے والی گفتگو کو خفیہ رکھنے کے لئے انتہائی جدید ترین سائنسی آلات نصب کئے گئے تھے۔ یہ مخصوص میٹنگ صدر مملکت کے حکم پر بلائی گئی تھی۔ میٹنگ ہال کے باہر صدر مملکت کا محافظ دستہ بڑے چوکنے انداز میں پہرہ دے رہا تھا۔

کرسیوں پر اس وقت پاکیشیا کا ایئر مارشل نعیم آصف، ڈیفنس چیف سیکرٹری سرفراز خان، سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان اور ڈیفنس سیکرٹ لیبارٹری کا انچارج داور موجود تھے

جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو اور خود صدر مملکت کا انتظار تھا۔ باقی دو خالی کرسیاں انہی کے لئے موجود تھیں۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایکسٹو منہ پر نقاب ڈالے بڑے باوقار انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے سب افراد احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ ویسے بھی انہیں اٹھنا تھا کیونکہ قانوناً ایکسٹو کا عہدہ ایسا تھا کہ پروٹوکول کے مطابق جب وہ کسی جگہ پہنچے تو وہاں موجود ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ خود صدر مملکت ہی کیوں نہ ہو۔ اس کی تعظیم کے لئے اٹھنا ضروری تھا۔

لیکن میٹنگ میں موجود ہر شخص کے دل میں ایکس ٹو کے لئے اتنا احترام تھا کہ اگر قانوناً بھی ان کے لئے اٹھنا لازمی نہ ہوتا تب بھی وہ ضرور اس کے احترام میں اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور سر سلطان کو ہمیشہ ایسے موقعوں پر اپنے آپ پر فخر سا محسوس ہونے لگتا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ایکسٹو دراصل کون ہے۔ اور یہ شرف پورے ملک میں سرکاری ملازمین میں صرف انہیں ہی حاصل تھا کہ وہ ایکسٹو کی اصل شخصیت جانتے تھے۔ ورنہ صدر مملکت تک کو علم نہ تھا کہ ایکسٹو دراصل کون ہے۔

"تشریف رکھیے" ——— ایکسٹو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

اور باقی سب افراد خاموشی سے دوبارہ اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف کا دروازہ کھلا اور صدر مملکت مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد ایک بار پھر صدر مملکت کی تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ مگر ایکسٹو ویسے ہی بیٹھا رہا۔ اس نے سر کے اشارے سے صدر مملکت کو تعظیم دی۔ صدر مملکت نے ان سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے

ان کے کرسی پر بیٹھتے ہی سیٹنگ ہال کے دونوں دروازوں پر لگے دو سرخ بلب جل اٹھے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ہال کا حفاظتی سسٹم آن کر دیا گیا ہے اور اب یہاں ہونے والی گفتگو کو کسی بھی طرح باہر نہیں سنا جا سکتا اور نہ ٹیپ کیا جا سکتا ہے۔

"آپ حضرات کو یہاں اکٹھے ہونے کی تکلیف دینے کا ایک خاص مقصد ہے۔ ایک اہم واقعہ پیش آیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس سے متعلق اچھی طرح سوچ بچار کر کے ایک ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ جس کے بعد کوئی مشکل پیش نہ آسکے۔"

صدر مملکت نے دروازے پر سرخ بلب جلتے ہی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— ایئر مارشل راشد نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ جبکہ باقی افراد خاموش رہے۔

"سر سلطان ——— آپ ذرا تفصیل سے بتائیے کہ کیا مسئلہ درپیش ہے" صدر مملکت نے ساتھ بیٹھے ہوئے سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا اور سر سلطان اٹھ کھڑے ہوئے۔

"معزز حضرات ——— مسئلہ بے حد گمبھیر ہے۔ آپ کو علم ہے کہ ہم نے ایکریمیا سے ابھی حال ہی میں چار جدید ترین جنگی طیارے ایف الیون خریدے ہیں۔ ان طیاروں کی خرید کی وجہ سے ہمارا ہمسایہ ملک کافرستان بہت چراغ پا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ کافرستان روسیاہ کے ساتھ مل کر اپنے ملک میں جدید ترین جنگی اسلحے کے ڈھیر لگا رہا ہے۔ اس لئے اپنی حفاظت

کی بنا پر ہمارے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ ہم ایسے ہتھیار حاصل کریں جن کی بنا پر کافرستان کے ساتھ ہمارا جنگی توازن برقرار رہے۔ اس سلسلے میں دوسرے اسلحے کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کے ساتھ مخصوص اور جدید ترین جنگی طیارے ایف الیون کی خرید کی بات چیت بھی ہوئی۔

پہلے پہل تو ایکریمیا ہمیں ایف الیون طیارے دینے پر کسی طور بھی رضامند نہیں تھا۔ کیونکہ ایف الیون طیارے انتہائی جدید ترین ٹیکنالوجی کے حامل ہیں۔ لیکن جب ہمارے دوست ملک حجاز نے ایکریمیا پر دباؤ ڈالا اور اسے تیل بند کرنے کی دھمکی دی تو مجبوراً ایکریمیا نے اس سودے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ کیونکہ ان طیاروں کی پاکیشیا میں منظوری سے حجاز کا اپنا دفاع بھی آسانی سے ہو سکتا تھا۔

اس لئے حجاز چاہتا تھا کہ کسی طرح یہ جدید ترین طیارے پاکیشیائی فضائی بیڑے میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ حجاز کی مدد سے ہم نے نقد قیمت دے کر یہ چار طیارے ایکریمیا سے خریدنے کا معاہدہ کر لیا۔

جب طیارے تیار ہو گئے اور ان کی ہمیں ڈیلیوری کا وقت آیا۔ تو ہم نے اپنے سائنسدانوں کے ذریعے ان کی چیکنگ کرائی تو اس بات کا انکشاف ہوا کہ ان میں جدید ترین ٹیکنالوجی ——— نصب ہی نہیں کیا گیا۔ اس ٹیکنالوجی کے بغیر ان طیاروں کی کارکردگی آدھی رہ جاتی ہے۔ اس لئے ہم نے ایکریمیا پر دباؤ ڈالا کہ وہ اس ٹیکنالوجی سمیت ہمیں طیارے دے۔

مگر ایکریمیا اس بات پر اڑ گیا کہ وہ یہ ٹیکنالوجی کسی قیمت پر ہمیں نہ دے گا۔ اس کا خاص بہانہ یہ تھا کہ اس طرح ٹیکنالوجی روسیاہ کے ہتھے

پڑھ سکتی ہے۔ بہرحال بے حد اصرار کے باوجود یہ ٹیکنالوجی ہمیں نہ دی گئی اور مجبوراً ہمیں اس ٹیکنالوجی کے بغیر ہی طیارے لینے پڑے۔ گو اس ٹیکنالوجی کے بغیر بھی یہ طیارے اس قدر طاقتور ہیں کہ کافرستان کی فوجی قوت ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن چار جنگ ٹیکنالوجی کی بات ہی اور تھی

اس ٹیکنالوجی کے بعد تو روسیاہ جیسی سپر پاور بھی ہمارے ملک کے خلاف اقدامات کرنے کا سوچ بھی نہ سکتی تھی۔ لیکن مجبوری تھی ہم ایکریمیا کو مجبور نہ کر سکتے تھے۔ لیکن آج سے چند ماہ قبل ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے ہمیں چونکا دیا۔

ہمارا ایک سائنسدان رفاقت علی ایکریمیا کی ڈیفنس لیبارٹری میں ایک اعلیٰ عہدے پر تعینات تھا۔ وہ چونکہ بیس پچیس سال سے وہیں کام کر رہا تھا اور اس نے ایکریمیا ہی کی شہریت حاصل کر رکھی تھی اس لیے ایکریمیا کو اس پر اعتماد تھا۔ مگر رفاقت علی کے دل میں اپنے وطن پاکیشیا کی محبت کا جذبہ پوری طرح زندہ تھا۔

ایک بار اتفاق سے اسے چار جنگ ٹیکنالوجی کا مخصوص اور خفیہ ترین فارمولے کی ایک کاپی دستیاب ہو گئی۔ اس نے فوری طور پر اس کاپی کو پاکیشیا منتقل کر دیا۔ یہ کام انتہائی خفیہ پیمانے پر ہوا۔ اور ایکریمیا کو اس کا شک تک نہ گزرا کہ ان کی جدید ترین ٹیکنالوجی پاکیشیا منتقل ہو چکی ہے

اس فارمولے کو ڈاکٹر داور کی لیبارٹری میں بھجوا دیا گیا اور ڈاکٹر داور نے اس ٹیکنالوجی پر مزید ریسرچ ورک شروع کر دیا تاکہ اس ٹیکنالوجی کو تیار کر کے ان طیاروں میں نصب کیا جا سکے۔ لیکن اس کے لئے ایسے سامان کی ضرورت تھی جو عام حالات میں نہ ہی منگوایا جا سکتا تھا اور نہ یہاں

تیار کیا جا سکتا تھا۔

اس مسئلے پر بھی بہرحال قابو پا لیا گیا۔ اور کسی نہ کسی انداز میں یہ سامان منگوا لیا گیا۔ یہ سامان بے حد کم مقدار میں ملا جس سے صرف اس ٹیکنالوجی پر مشتمل صرف ایک آلہ تیار کیا جا سکا۔

اب سے تقریباً پندرہ روز قبل یہ آلہ تیار ہو گیا۔ اور پھر ایک ایف سیون میں اسے نصب کر کے اس کا تجربہ بھی کر لیا گیا۔ وہ بالکل درست ہے۔ ہم اب اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح اور آلات منگوا کر باقی طیاروں میں بھی نصب کر دیا جائے لیکن اچانک ایک ہفتہ قبل ہمیں اطلاع ملی کہ ایکریمیا کو اس ٹیکنالوجی کی پاکیشیا میں منتقلی کی خبر ہو گئی ہے۔ سائنسدان رفاقت علی نے نشے کی حالت میں کسی پرائیویٹ محفل میں اس بارے میں اشارہ کر دیا جس پر سی آئی اے حرکت میں آ گئی۔ اور رفاقت علی کو گرفتار کر لیا گیا۔ جدید ترین چیکنگ مشینوں سے ان سے معلومات حاصل کی گئیں۔ اس طرح ساری بات کھل کر سامنے آ گئی۔ اور رفاقت علی کو اس جرم میں ہلاک کر دیا گیا۔

اس کے بعد سی آئی اے نے مزید تحقیقات کیں اور جن ذرائع سے ہم نے وہ سامان حاصل کیا تھا ان ذرائع کا پتہ چلا لیا گیا اور متعلقہ افراد کو گولی مار دی گئی۔ مزید برآں انہیں اس بات کی حتمی اطلاع مل چکی ہے کہ ہم نے اس ٹیکنالوجی پر مشتمل آلہ ایک طیارے میں نصب کر دیا ہے۔ چنانچہ اب یہ اطلاعات ملی ہیں کہ سی آئی اے اس طیارے کو تباہ کرنے اور اس ٹیکنالوجی سے واقف ہر سائنسدان اور ڈیفنس لیبارٹری کو ہلاک کرنے اور تباہ کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے چونکہ یہ اطلاعات انتہائی اہم اور فوری نوعیت کی ہیں۔ اگر ہماری

ڈیفنس لیبارٹری تباہ کردی گئی۔ چیدہ چیدہ سائنسدان ہلاک کر دیے گئے۔ ایف الیون طیارے سے یا ایک طیارہ تباہ کر دیا گیا تو پاکیشیا کو خوفناک اور تباہ کن نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اس بنا پر یہ خصوصی میٹنگ طلب کی گئی ہے تاکہ اس متوقع خطرے سے بچنے کے لئے کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے جس سے پاکیشیا کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ختم ہو جائے" سر سلطان نے پوری تفصیل سے تمام واقعہ بیان کیا اور پھر کرسی پر بیٹھ گئے۔

"آپ حضرات نے اس اہم مسئلے کی تفصیل بھی سن لی اور اس کی اہمیت کا بھی آپ کو احساس ہو گیا ہوگا۔ آپ کے ذہنوں میں اس سلسلے میں کوئی تجاویز ہوں تو براہ کرم کھل کر بات کیجئے" صدر مملکت نے سنجیدہ لہجے میں سب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب ——— کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ایف الیون طیاروں کو تباہی سے بچانے کے لئے وہ آلہ اتار کر فی الحال کسی ایسی جگہ چھپا دیں جہاں سے وہ ٹریس نہ کیا جا سکے۔ اور بوقت ضرورت اسے دوبارہ نصب کر دیا جائے۔ اس طرح کم از کم یہ قیمتی ترین طیارے تو سی آئی اے کے ٹارگٹ سے ہٹ جائیں گے" ائیر مارشل نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسا ناممکن ہے۔ یہ ٹیکنالوجی اتنی پیچیدہ ہے کہ طیارے میں آلے نصب کرنے میں کم از کم ایک ہفتہ چاہیے۔ ظاہر ہے بوقت ضرورت فوری طور پر اسے نصب نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر اسے اتار دیا جائے تو پھر اس کی تیاری کا کوئی فائدہ بھی نہ ہوگا"

ڈاکٹر داور نے فوری جواب دیتے ہوئے کہا

"ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہم ٹیکنالوجی کے ساتھ طیارے کو عارضی طور پر کسی خفیہ جگہ پر رکھیں باقی طیاروں سے علیحدہ تاکہ اگر تباہ بھی ہو تو یہ ایک طیارہ تباہ ہو۔ اس کے دھوکے میں باقی تین بھی ساتھ تباہ نہ ہوں"

ڈیفنس چیف سیکرٹری سرفراز خان نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح تو ہم خود اس طیارے کو ان کا ٹارگٹ بنا دیں گے" ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

"مسٹر ایکسٹو ——— آپ خاموش ہیں" صدر مملکت نے ایکسٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب تک جو گفتگو ہوئی ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں موجود ہر شخص کے ذہن میں یہ بات تو مسلمہ ہے کہ سی آئی اے اس طیارے یا سارے طیاروں کو لازماً تباہ کر دے گی۔ اس لئے ایک طیارے کو تباہ کرنے کی بات کی جا رہی ہے۔ یہ طیارے لیبارٹری اور سائنسدان ہمارے ملک کا قیمتی سرمایہ ہیں اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس سرمائے کی اس طرح حفاظت کریں کہ کسی طرح بھی اسے نقصان نہ پہنچ سکے۔ اس کے لئے میرے سیکشن کی خدمات حاضر ہیں" ایکسٹو نے جواب دیا۔

"مگر مسٹر ایکسٹو ——— سوال یہ ہے کہ ہم کب تک اس کی حفاظت کریں گے۔ آپ کا پورا محکمہ اگر لامحدود عرصے کے لئے اسی کام میں مصروف رہا تو پھر دوسرے اہم کاموں کا حرج ہوگا۔ اب سی آئی اے اس سلسلے میں کب کارروائی کرتا ہے۔ کیا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں فی الحال تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ آپ نے اس بات پر غور کیا"

صدر مملکت نے جواب دیا۔

جناب صدر ——— جہاں تک لیبارٹری اور سائنسدانوں کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں تو آپ بے فکر رہیں۔ اس ٹیکنالوجی کو کسی بھی ایک سائنسدان نے پوری طرح مکمل نہیں کیا۔ وہ صرف ان کے چند حصوں کے بارے میں جانتے ہیں اور یہ بات سی آئی اے بھی جانتی ہے کیونکہ ایکریمیا میں بھی ایسا ہونا ناممکن ہے۔ یہ تو اتفاق تھا کہ سائنسدان رفاقت علی کو ٹیکنالوجی کی مکمل کاپی دستیاب ہو گئی تھی۔ ورنہ ایسا ہونا ناممکن تھا۔ اور ڈیفنس لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات میں نے اس حد تک کر رکھے ہیں کہ آپ کو علم ہوگا کہ پہلے بھی ایکریمیا، روسیاہی اور کافرستانی ایجنٹ سر ٹکرا ٹکرا کر ناکام ہو چکے ہیں۔ اور اب بھی وہ کسی طور لیبارٹری میں داخل ہو کر اسے تباہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے آپ لیبارٹری کی طرف سے تو قطعاً بے فکر ہو جائیں۔ سائنسدانوں کی طرف سے بھی۔ آپ صرف اس طیارے کے بارے میں سوچیں جس میں وہ ٹیکنالوجی نصب ہے۔"
ڈاکٹر داور نے بڑے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"مگر وہ ٹیکنالوجی کا مکمل فارمولا تو ظاہر ہے لیبارٹری میں موجود ہوگا" ڈیفنس چیف سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں ——— اس کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ اسے میں جناب ایکسٹو کے حوالے کر دیتا ہوں۔ وہ اسے اپنی ذاتی حفاظت میں رکھیں۔ ہمارے اہم ترین فارمولے پہلے ہی ان کی ذاتی حفاظت میں ہیں۔ اور جب تک سامان کی دستیابی کا مسئلہ حل نہ ہو یہ فارمولا ویسے بھی ہمارے لئے بیکار ہے۔ اس لئے اس مسئلے کو اس طرح حل کیا جا سکتا ہے"
ڈاکٹر داور نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— مجھے ڈاکٹر داور کی اعلیٰ صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے۔ فارمولا مسٹر ایکسٹو کے حوالے کر دیا جائے۔ اس طرح ہم لیبارٹری سائنسدانوں اور فارمولے کی حد تک تو بے فکر ہو جائیں گے۔ اب مسئلہ رہ گیا طیاروں کی حفاظت کا۔ اس کے لئے کیا تجاویز ہیں۔"
صدر مملکت نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"جناب ——— اس وقت یہ طیارے کہاں موجود ہیں"۔ ڈاکٹر داور نے پوچھا۔

"سرکنڈا ایئر بیس کے خفیہ ہینگروں میں ——— اور ہم انہیں وہاں سے ہٹا بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ یہی ہینگر ایسے ہیں جہاں یہ حفاظت سے رہ سکتے ہیں۔ اور دوسری بات یہ کہ جنگی نقطہ نظر اور حکمت عملی کی بنا پر ان کی یہاں موجودگی ضروری ہے۔" ایئر مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہو سکتا ہے کہ میرے آدمی ان خفیہ ہینگروں کی حفاظت کا تفصیل سے جائزہ لیں۔ اور پھر انہیں مزید بہتر بنانے کے لئے جو ضروری اقدامات ہم مناسب سمجھیں وہ کئے جائیں۔ اس کے علاوہ میرا ایک آدمی چیف سیکورٹی افسر کے روپ میں مستقل وہیں رہے گا۔ تاکہ کسی بھی اطلاع کی صورت میں ہم فوری طور پر مسلح ہو کر حرکت میں آجائیں اور سی آئی اے کے ایجنٹوں کا بروقت خاتمہ کیا جا سکے۔"
ایکسٹو نے جواب دیا۔

"تو کیا آپ کا ایک آدمی لامحدود مدت کے لئے وہاں تعینات رہ سکتا ہے۔" صدر مملکت نے کہا۔

"لامحدود عرصے کی بات نہیں۔ ہم کچھ عرصے کے لئے وہاں کام کریں

سکے گے۔ اس دوران ہم وہاں ایسے آدمی منتخب کریں گے جن کی شہرت ہمارے نزدیک ایسی بے داغ ہو اور وہ کسی بھی انداز میں کسی بھی لالچ یا دباؤ میں نہ آ سکیں اور نہ کسی بھی طور خریدے جا سکیں۔ جب ایسے آدمی ٹریس ہو جائیں گے تو پھر انہیں ضروری تربیت دے کر وہاں چھوڑ دیا جائے گا اس طرح مسئلہ لامحدود مدت تک حل کیا جا سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ سی آئی اے کے ایجنٹ کھل کر سامنے نہیں آ سکتے کیونکہ روسیاہی ایجنٹ بھی ہر جگہ موجود ہیں۔ سی آئی اے کسی طور پر بھی یہ نہ چاہے گی کہ روسیاہی ایجنٹوں کو اس ٹیکنالوجی کی پاکیشیا میں موجودگی کا علم ہو۔ کیونکہ اس طرح انہیں یہ خطرہ پیدا ہو جائے گا کہ روسیاہی ایجنٹ ان سے پہلے نہ اس ٹیکنالوجی کو لے اڑیں۔ اس لئے وہ اگر کارروائی کریں گے تو انتہائی خفیہ انتہائی خفیہ کارروائی ہیں اور غیر ضروری طور پر محتاط ہونے کی بنا پر لازماً ایسی غلطیاں ہو جائیں گی کہ ہمیں ان کی اطلاع مل جائے گی اور ہم آسانی سے ان کا سدباب کر سکیں گے۔" ایکسٹو نے بحث کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا تجزیہ بالکل درست ہے مسٹر ایکسٹو ——— واقعی وہ لوگ کھل کر کارروائی نہیں کر سکتے اور سیاسی طور پر بھی ان طیاروں کو تباہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس طرح پوری دنیا میں یہ بات موضوع بحث بن جائے گی اور روسیاہ والے اپنے طور پر تحقیقات کریں گے کہ ایکریمیا نے خود اپنے ہی دیئے ہوئے طیارے یا طیارہ کو کیوں تباہ کیا ہے۔ چنانچہ یہی صورت رہ جاتی ہے کہ وہ اس ٹیکنالوجی کے تحت طیارے میں نصب آلے کو اتار کر واپس لے جائیں یا صرف اسے ہی تباہ کر دیں اور فارمولے کی واپسی کے لئے کام کریں۔" صدر مملکت نے کہا۔

"اس صورت میں ہماری حکومت ایسا انتظام کر سکتی ہے کہ سیاسی طور پر ایکریمیا کو یہ یقین دلا دیا جائے کہ ایسی کوئی ٹیکنالوجی نہ ہی پاکیشیا پہنچی ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی پیش رفت ہو سکی ہے۔" ایکسٹو نے کہا۔

"مگر کیسے ——— جب انہیں اطلاعات مل چکی ہیں کہ سامان بھی پاکیشیا پہنچ چکا ہے اور فارمولا بھی ——— اور جہاں تک معلومات کا تعلق ہے۔ انہیں اس بات کی بھی اطلاع مل چکی ہے کہ ایک طیارے میں یہ ٹیکنالوجی نصب بھی کی جا چکی ہے۔ تو پھر انہیں کیسے یقین دلایا جا سکے۔" صدر مملکت نے جرح کرتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر ——— وقتی طور پر یہ ٹیکنالوجی طیارے سے ہٹا کر اسے کسی محفوظ مقام پر چھپایا جا سکتا ہے اور پھر ایکریمیا کے ماہرین سے ان طیاروں کا معائنہ کرایا جا سکتا ہے۔ اس طرح وہ ٹیکنالوجی کی تیاری کی حد تک مطمئن ہو سکتے ہیں۔ باقی سامان اور فارمولے کے متعلق ایسے انتظامات کئے جا سکتے ہیں کہ کسی سائنسدان کے فرار کا ڈرامہ رچایا جائے جو سامان تباہ کر کے فارمولا لے کر غائب ہو گیا ہے۔" ایکسٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— اب ایسا ناممکن ہے۔ اس ٹیکنالوجی کے طیارے میں نصب ہونے کے بعد اگر اسے اتار بھی دیا جائے تو اس کے نصب ہونے کے نشانات غائب نہیں کئے جا سکتے۔ صاف معلوم ہو جائے گا کہ اس طیارے میں ٹیکنالوجی نصب تھی جسے اتار لیا گیا ہے۔ البتہ سامان کی تباہی اور فارمولے کے اغوا کا ڈرامہ رچایا جا سکتا ہے۔"
ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے، آپ یہ ڈرامہ رچا کر سیاسی طور پر انہیں یقین دلا دیں کہ ہم نے ٹیکنالوجی تیار نہیں کی۔ جہاں تک طیاروں کی حفاظت کا تعلق ہے، ان کی حفاظت کا ذمہ ہم لیتے ہیں۔"

ایکسٹو نے جواب دیا۔

"مگر اس ڈرامے کے بعد ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا سرکاری طور پر دباؤ ڈالے کہ اس کے ماہرین سے طیاروں کا معائنہ کرایا جائے تاکہ انہیں یقین ہو کہ ٹیکنالوجی طیارے میں نصب نہیں کی گئی۔"

ڈیفنس چیف سیکرٹری سرفراز خاں نے کہا۔

"ہاں ـــــ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ایک طیارے کی تباہی کا ڈرامہ بھی رچا دیں ـــــ بعد ازاں اس طیارے کو علیحدہ چھپا دیا جائے جس میں ٹیکنالوجی نصب ہو۔ اس کے بعد اگر معائنہ بھی ہو گا تو باقی تین طیاروں کا ہی ہو گا۔ جو اس ٹیکنالوجی سے خالی ہیں"۔

ڈاکٹر داور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ اگر ایسا کیا گیا تو پھر وہ تباہ شدہ طیارے کے ملبے کے معائنے کا مطالبہ کریں گے جو ظاہر ہے ہم پیش نہیں کر سکیں گے"۔

سرفراز خاں نے غور کرتے ہوئے کہا۔

"واقعی ـــــ میرا اس طرف تو خیال ہی نہ گیا تھا"۔ ڈاکٹر داور نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر رہنے دیجئے ـــــ ہم خود ہی سب کی حفاظت کریں گے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم اسے نبھائیں گے"۔

ایکسٹو نے کہا۔

"مسٹر ایکسٹو ـــــ ایک تجویز میرے ذہن میں آئی ہے۔ اگر ایسا ممکن ہو جائے تو پھر مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وہ یہ کہ ہمارے ایجنٹ ایکریمیا سے ایک اور ایف الیون طیارہ اغوا کر لیں اور پھر اسے پاکیشیا میں تباہ کر دیا جائے۔ اور ظاہر یہ کیا جائے کہ ہمارا طیارہ تباہ ہوا ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے"۔ صدر مملکت نے کہا۔

"نہیں جناب ـــــ میرے خیال میں یہ درست نہ رہے گا۔ ایکریمیا سے اول تو طیارہ اغوا کرنا ہی ناممکن ہے کیونکہ ان کی زبردست حفاظت کی جاتی ہے۔ روسیاہ بھی باوجود وسائل کے آج تک ایسی جرأت نہیں کر سکا۔ دوسری بات یہ کہ اگر طیارہ اغوا بھی کر لیا جائے تو اس کا اتنا لمبا فاصلہ طے کر کے یہاں تک پہنچنا ہی ناممکن ہے۔ خلا میں موجود ایکریمیا کے راڈار خلائی اسٹیشن اسے فوری چیک کر لیں گے۔ اور اسے راستے میں ہی اتار لیا جائے گا یا تباہ کر دیا جائے گا۔ اس طرح ہمارا مشن بھی مکمل نہ ہو گا۔ اور ہمارے سفارتی تعلقات بھی ایکریمیا سے کشیدہ ہو جائیں گے جس سے ہمارے ملک کو شدید ترین نقصان بھی پہنچ سکتا ہے"۔

سر سلطان نے پہلی بار بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا چونکہ ان کا تعلق وزارت خارجہ سے تھا اس لئے وہ اس پہلو پر زیادہ فکر مند تھے۔

"آپ کی بات درست ہے ـــــ میرا آئیڈیا ہی بنیادی طور پر غلط تھا"۔ صدر مملکت نے بڑی فراخدلی سے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"آپ اس معاملے میں بے فکر رہیں مسئلہ میرے سامنے آگیا ہے اب یہ میری ذمہ داری ہے، میرا محکمہ قائم ہی اسی لئے کیا گیا ہے۔"

ایکسٹو نے پُراعتماد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے مسٹر ایکسٹو ——— مجھے آپ کی بات پر مکمل اعتماد ہے میں ابھی آرڈرز کر دوں گا کہ آپ ان طیاروں کی حفاظت کے لیے جو بھی اقدامات کرنا چاہیں کھلے طور پر کر سکتے ہیں۔" صدر مملکت نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

" مسٹر ایکسٹو ——— میں بطور ایئر مارشل آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم سب آپ سے ہر ممکن تعاون کریں گے " ایئر مارشل راشد نے پُرخلوص لہجے میں یقین دلاتے ہوئے کہا۔

" شکریہ ——— مجھے اپنے ملک کے ہر آدمی سے یہی امید رہی ہے " ایکسٹو نے جواب دیا۔

اس کے بعد صدر مملکت نے میٹنگ برخاست کر دی اور پھر صدر مملکت اور ایکسٹو اکٹھے ہی اپنے اپنے دروازوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد باقی عمران بھی تیسرے دروازے سے باہر چلے گئے۔ سر سلطان کے چہرے پر البتہ شکوک کے جال پھیلے ہوئے تھے وہ قطعی طور پر مطمئن نہیں تھے۔ اس لئے وہ یہی سوچ رہے تھے کہ واپس کوٹھی جا کر وہ عمران سے اس موضوع پر تفصیلی بات چیت کر سکیں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ایکسٹو کے روپ میں بلیک زیرو کی بجائے خود عمران نے میٹنگ میں شرکت کی تھی۔

جب سے رابرٹ نے طیارے کے مشن کی بات کی تھی جولیا کے [...]ا پنکھے سے لگ گئے تھے۔ اسے اب یہ خوبصورت مناظر بھی اچھے نہ [...] رہے تھے۔ وہ چاہتی تھی کہ جلد از جلد عمران سے بات کرے تاکہ اس سلسلے میں کوئی فوری اقدام کیا جا سکے۔

[...]سے معلوم تھا کہ براہ راست ایکسٹو سے بات کرنا فضول ثابت ہوگا کیونکہ ایکسٹو جب تک اپنے ذرائع سے کوئی اطلاع حاصل نہ کرے وہ حرکت میں نہیں آتا۔

اور پھر غیر ملک سے ایکسٹو کے مخصوص نمبر پر فون کرنے سے بھی وہ ذہنی [...]ور پر کتراتی تھی۔ لیکن رابرٹ اسے بڑی دلچسپی سے ایک ایک منظر کی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ مگر جولیا لمحہ بہ لمحہ غیر حاضر ہوتی جا رہی تھی۔

" اب واپس نہ چلیں رابرٹ ——— بہت ہو چکی سیر ——— میں تو تھک گئی ہوں " آخر جولیا نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی سے ——— ارے جولیا ایسے مناظر تمہیں پاکیشیا میں نظر
نہیں آئیں گے۔ انہیں جی بھر کر دیکھ لو" رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا
"تم نے پاکیشیا دیکھا نہیں رابرٹ ——— ورنہ پاکیشیا میں اتنا حسن
موجود ہے کہ تمہارا سوئٹزرلینڈ اس کے سامنے جنگل نظر آتا ہے"
جولیا نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ——— یہ کیا کہہ رہی ہو ——— سوئٹزرلینڈ کو تو دنیا کی
جنت کہا جاتا ہے" رابرٹ نے حیران ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ بس پروپیگنڈے کی بات ہے۔ پاکیشیا ابھی پس ماندہ ملک ہے وہاں
ابھی جدید ترین سہولیات نہیں ہیں اور نہ ہی لوگ اس کے حسن سے متعارف
ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ پاکیشیا میں ایسے علاقے وافر تعداد میں موجود
ہیں کہ ان کے سامنے سوئٹزرلینڈ کا حسن ماند پڑ جاتا ہے"
جولیا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— ہو گا ——— جب تم دعوت دو گی تو میں پاکیشیا بھی
دیکھ لوں گا۔ فی الحال تو یہاں کی سیر کرو"
رابرٹ نے بحث کرتے ہوئے کہا اور جولیا چونکہ اس وقت مہمان
تھی اس لئے اس نے مزید ضد کرنی مناسب نہ سمجھی۔

وہ ایک کیفے میں پہنچے تو جولیا رابرٹ کو کہہ کر ٹوائلٹ کی طرف بڑھتی
چلی گئی۔ وہ شاید تنہائی میں اس مشن کے بارے میں فیصلہ کرنا چاہتی
تھی۔

اس کے ٹوائلٹ میں جاتے ہی رابرٹ نے کاؤنٹر پہ پڑا ہوا فون
اپنی طرف کھسکایا اور تیزی سے کرنل ریڈ کے نمبر ڈائل کرنے لگا جب

ان کا کرنل ریڈ سے رابطہ قائم ہو گیا تو اس نے صورت حال کی وضاحت
کی جس پر کرنل ریڈ نے اسے بیہوش کر کے لے آنے کا حکم دیا۔ اور
رابرٹ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

جولیا ابھی تک ٹوائلٹ میں تھی اس لئے رابرٹ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا
کاؤنٹر سے باہر نکلتا چلا گیا۔ کیفے کے برآمدے کے کونے میں ایک
میڈیکل سٹور موجود تھا۔ جو شاید ہنگامی طور استعمال میں آنے والی ادویات
کی فروخت کے لئے قائم کیا گیا تھا۔

سوئٹزرلینڈ میں چونکہ ڈاکٹر کے نسخے کے بغیر کوئی دوا فروخت نہ
کی جا سکتی تھی اس لئے رابرٹ نے سیکرٹ سروس کا مخصوص کارڈ دکھا
کر وہ مخصوص گولی طلب کی جسے چائے یا کافی میں ڈال دیا جائے تو اسے
پینے والا دو تین گھنٹوں کے لئے بیہوش ہو جاتا ہے اور اس گولی کا ذائقہ
اور بو نہیں ہوتی۔

سیکرٹ سروس کا کارڈ دکھانے کے باوجود اسے یہ وضاحت کرنی
پڑی کہ ایک خطرناک بین الاقوامی مجرم کو بیہوش کرنے کے لئے اسے
یہ گولی فوری طور پر چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اسے کیش رجسٹر پر باقاعدہ
انٹری دے کر اپنے دستخط اور نام و پتہ لکھنا پڑا تھا۔ تاکہ کسی بھی پیچیدگی کی
صورت میں اسے چیک کیا جا سکے۔ ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد
رابرٹ نے دو گولیاں حاصل کر لیں اور پھر انہیں ہاتھ میں رکھے ہوئے وہ
واپس کیفے میں داخل ہوا۔ تو اس نے جولیا کو کاؤنٹر کے قریب کھڑے دیکھا
وہ شاید ابھی ابھی ٹوائلٹ سے نکل کر آئی تھی

"کہاں چلے گئے تھے رابرٹ" ——— جولیا نے رابرٹ کو اندر آتے

دیکھ کر پوچھا۔

"ایک دوست مل گیا تھا۔ اس سے باتیں کرتے کرتے باہر چلا گیا اور اب اسے کار پر سوار کرا کے واپس آیا ہوں۔ تم نے بہت دیر لگا دی لوٹنے میں؟"

رابرٹ نے بڑے سادہ سے لہجے میں پوچھا۔ اور اس کے لہجے کی سادگی سے جولیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرتے نظر آئے۔

رابرٹ نے کاؤنٹر پر دو کپ کافی بھیجنے کا آرڈر دیا اور پھر جولیا کو لے کر ایک خالی میز پر آ کر بیٹھ گیا۔

"میرے خیال میں تم شاید کچھ بوریت محسوس کر رہی ہو۔ اگر ایسی بات ہے تو واپس چلے چلتے ہیں۔ ہم یہاں تفریح کے لئے آتے ہیں، بور ہونے کے لئے نہیں۔" رابرٹ نے کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ------ بس میرے سر میں ہلکا سا درد محسوس ہو رہا ہے۔" جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ ------ شاید موسم کی فوری تبدیلی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ ہم جلد کافی پی کر واپس چلتے ہیں۔ پھر ڈاکٹر سے دوا لے کر گھر پہنچ جائیں گے۔"

رابرٹ نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ بھی اب یہی چاہتی تھی کہ جلد از جلد گھر پہنچ جائے تاکہ رابرٹ کے ادھر ادھر ہوتے ہی وہ فون پر عمران سے رابطہ قائم کر سکے۔

ویٹر نے کافی کے کپ لا کر ان کے سامنے میز پر رکھ دیئے اور دونوں اپنے اپنے کپ اٹھا کر کافی سپ کرنے لگے۔

کپ آدھے ہوئے تھے کہ رابرٹ کو موقع مل گیا۔ جولیا کی پشت پر

موجود میز پر بیٹھے ہوئے دو آدمی کسی بات پر آپس میں الجھ پڑے اور جولیا نے بے اختیار مڑ کر ان کی طرف دیکھا۔

اسی لمحے رابرٹ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر جولیا کی پیالی پر رکھا جس میں دو گولیاں موجود تھیں۔ اور دوسرے لمحے جب اس کا ہاتھ اپنی پیالی پر واپس پہنچا تو دونوں گولیاں جولیا کی پیالی میں موجود کافی میں شامل ہو چکی تھیں۔

رابرٹ جانتا تھا کہ دونوں گولیاں چند سیکنڈ میں حل ہو جائیں گی اس لئے وہ مطمئن تھا۔ اس نے اپنی پیالی اٹھا کر منہ سے لگا لی۔

جولیا بھی اب مڑ کر اپنی پیالی اٹھا چکی تھی اور پھر وہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے کافی پیتے رہے۔ جولیا کو ایک لمحے کیلئے بھی احساس نہ ہوا کہ رابرٹ اس کے ساتھ کوئی کھیل کھیل چکا ہے۔ لیکن ابھی جولیا کی پیالی میں کافی کے چند گھونٹ رہتے تھے کہ جولیا نے اچانک اپنا سر دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا

"کیا ہوا جولیا۔۔۔۔ کیا سر میں زیادہ درد ہونے لگا ہے"

رابرٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہم ـــــ مجھے چکر آ رہے ہیں" جولیا نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس کا جسم لہرانے لگا۔

رابرٹ نے جلدی سے اٹھ کر اسے سنبھال لیا۔ اسی لمحے جولیا بے ہوش ہو کر رابرٹ کے بازوؤں میں جھول گئی

ویٹر اور ساتھ والی میزوں پر موجود افراد تیزی سے رابرٹ کی طرف لپکے مگر رابرٹ نے انہیں یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ اس کی فرینڈ کو اکثر دماغی دورے پڑتے ہیں مگر تشویش کی کوئی بات نہیں۔

رابرٹ نے جولیا کو اٹھا کر ایک صوفے پر ڈالا اور پھر خود تیزی سے

فون کی طرف لپکا۔ اس نے کرنل ریڈ کے نمبر ڈائل کئے اور فوری طور پر کیمپ کا پتہ دے کر پہنچنے کے لئے کہا

فون کر کے جب وہ مڑا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ایک ڈاکٹر جولیا پر جھکا ہوا تھا شاید ریڈ بھاگ کر کسی نزدیکی ڈاکٹر کو لے آیا تھا۔

"میں نے ایمبولینس کے لئے فون کر دیا ہے ڈاکٹر"

رابرٹ نے نزدیک جا کر تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ —— ٹھیک ہے۔ انہیں ہسپتال لے جانا ضروری ہے"

ڈاکٹر نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ میری ساتھی ہیں ڈاکٹر —— انہیں اکثر ایسے دماغی دورے پڑ جاتے ہیں اور کئی گھنٹوں تک بے ہوش رہتی ہیں" رابرٹ نے کہا۔

"لیکن مجھے تو یہ منشیات کی عادی معلوم ہوتی ہیں۔ یہ کیفیت دماغی دورے کی نہیں ہے" ڈاکٹر نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے —— بہرحال ہسپتال میں اچھی طرح چیکنگ ہو جائے گی" رابرٹ نے اسے مطمئن کرنے کے لئے کہا۔

"ٹھیک ہے —— میرا کلینک اسی کیمپ سے متصل ہے۔ اگر ضرورت پڑے تو مجھے بلوا لیں۔ ویسے یہ صرف بے ہوش ہیں۔ کوئی خطرے والی بات نہیں ہے" ڈاکٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ڈاکٹر" —— رابرٹ نے بڑے پرخلوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

رابرٹ نے ایک طویل سانس لیا کیمپ میں معمولات دوبارہ معمول پر آ گئے البتہ ایک سکرین صوفے کے سامنے لگا دی گئی تھی تاکہ کیمپ میں بیٹھے ہوئے

افراد جولیا کی اس بے ہوشی سے ڈسٹرب نہ ہوں۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایمبولینس کا سائرن سنائی دیا اور رابرٹ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔

ایمبولینس دروازے کے سامنے آ کر رکی۔ اور پھر سٹریچر اٹھائے دو افراد تیزی سے کمرے میں داخل ہوئے۔ رابرٹ نے انہیں پہچان لیا وہ رابرٹ کے محکمے کے آدمی تھے۔

رابرٹ نے ہلکے سے سر ہلا کر انہیں اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد جولیا کو سٹریچر کے ذریعے ایمبولینس میں منتقل کر دیا گیا۔ اور رابرٹ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جبکہ سٹریچر لے آنے والے دونوں افراد جولیا کے ساتھ ہی ایمبولینس کے پچھلے حصے میں بیٹھ گئے۔

دوسرے لمحے ایمبولینس سائرن بجاتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی اور پھر آدھے گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ جنیوا کے شمال مشرق میں ایک خوبصورت سی عمارت کے اندر داخل ہو گئی

یہ عمارت ڈیفنس ہیڈکوارٹر تھا۔ ایمبولینس جیسے ہی ایک مخصوص حصے میں جا کر رکی رابرٹ تیزی سے نیچے اتر آیا۔

اسی لمحے ایک کمرے سے کرنل ریڈ نکل کر ایمبولینس کی طرف لپکا۔ اور رابرٹ ٹھٹھک کر رک گیا۔

"ڈیفنس ایئرپورٹ چلو" کرنل ریڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایئرپورٹ" —— رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں —— ہمیں وہاں سے فوری طور پر ایکریمیا پہنچنا ہے"

کرنل ریڈ نے ایمبولینس میں سوار ہوتے ہوئے کہا اور رابرٹ بھی اس کے

ساتھ ہی سوار ہو گیا۔

ایمبولینس ایک بار پھر ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ڈیفنس ایئر پورٹ کی طرف دوڑتی چلی گئی۔

ایئر پورٹ پر پہنچ کر وہ ٹرمینل سے ہوتے ہوئے سپیشل رن وے کی طرف بڑھتے چلے گئے کرنل ریڈ خود ڈرائیور کی راہنمائی کر رہے تھے۔

اور پھر رن وے کے کنارے پر کھڑے ہوئے ایک چھوٹے مگر تیز رفتار جہاز کے قریب جا کر کرنل ریڈ نے ایمبولینس رکوا دی۔ اور جولیا کو اس طیارے میں منتقل کرنے کا حکم دیا۔

طیارے کا پائلٹ بھی ایک سائڈ سے آگیا۔ اور کرنل ریڈ سے بات چیت کرنے کے بعد کرنل ریڈ اور رابرٹ دونوں اس پائلٹ سمیت طیارے میں سوار ہو گئے جولیا کو پہلے ہی طیارے میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ وہ ابھی تک بے ہوش تھی۔

راستے میں کرنل ریڈ نے رابرٹ کو آئندہ مشن کے لئے ہدایت کیا اور بتایا کہ اس طرح جولیا کے ذہن کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ اسے کنٹرولڈ کیا جائے گا۔ تاکہ وہ رابرٹ کے احکامات کے تحت کام کرے۔

رابرٹ یہ سن کر بے حد خوش ہوا۔ اسے یہ مشن اب بے حد دلچسپ اور سنسنی خیز محسوس ہو رہا تھا

تقریباً پون گھنٹے کی تیز ترین پرواز کے بعد یہ خصوصی طیارہ ایکریمیا کے دارالحکومت سے پانچ سو کلو میٹر دور ایک بہت بڑی عمارت کی سائیڈ میں بنے ہوئے رن وے پر اتر گیا۔

اور پھر وہاں سے جولیا۔ رابرٹ اور کرنل ریڈ کو اس عمارت کے اندر

لے جایا گیا۔ جہاں سے انہیں خفیہ تہہ خانوں میں پہنچا دیا گیا

جب وہ ایک ہال میں داخل ہوئے تو کرنل ریڈ اور رابرٹ کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

ہال میں انتہائی جدید ترین اور پیچیدہ مشینری نصب تھی۔ ہال میں ایک آدمی موجود تھا۔ اس کا سر بالکل گنجا اور چہرے پر نقاب ڈالے ہوا تھا۔ جو موجود تھا اس کے سینے پر دائیں طرف ڈی ون کے الفاظ چمک رہے تھے

اس نے آگے بڑھ کر کرنل ریڈ اور رابرٹ کا استقبال کیا۔ اور جولیا کو شمال مشرقی کونے میں موجود ایک کافی بڑی مشین کے درمیان میں ایک بیڈ پر لٹا کر اس کے اوپر پلاسٹک کا خول چڑھا دیا گیا اور سر کے گرد ایک مخصوص بلٹ لگا دیا گیا۔ جس کے ساتھ بے شمار رنگا رنگ تاریں نکل کر اس مشین کے مختلف حصوں میں غائب ہو رہی تھیں۔

ڈی ون نے ایک مائیک لیا۔ اور مشین کے ساتھ رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا ساتھ والی کرسیوں میں کرنل ریڈ اور رابرٹ بیٹھ گئے

مشین کے سامنے ایک آپریٹر موجود تھا جو بڑی برق رفتاری سے مختلف بٹن دباتے چلا جا رہا تھا اور مشین کے مختلف حصوں میں زندگی کی لہر دوڑتی جا رہی تھی۔ ہزاروں چھوٹے چھوٹے مختلف رنگوں کے بلب جل بجھ رہے تھے بے شمار ڈائلوں پر سوئیاں تھرتھرانے لگی تھیں۔ اور مشین کے درمیان میں ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی تھی۔ سکرین پر آڑھی ترچھی لہریں دوڑ رہی تھیں۔

"سر ــــــ اب آپ پوچھ سکتے ہیں" آپریٹر نے ایک طرف ہٹتے

جو سے بڑے مودبانہ لہجے میں ڈی ون سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہارا نام" ــــــ ڈی ون نے بڑے باوقار لہجے میں کہا

"جولیا نافٹز واٹر" ـ ـ ـ ـ دوسرے لمحے سکرین پر بھی انگریزی میں لکھا ہوا نام نمایاں ہو گیا۔ اور ساتھ ہی سکرین کے نیچے لگے ہوئے مائیک سے جولیا کی مدھم سی آواز ابھری

"یہ سب کچھ ٹیپ ہو رہا ہے" ـ ـ ـ ـ ڈی ون نے مائیک کے اوپر ہاتھ رکھتے ہوئے آپریٹر سے پوچھا اور آپریٹر نے سر ہلا دیا۔

"تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ڈی ون نے دوسرا سوال کیا۔"

"ہاں ـ ـ ـ ـ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہوں"

جولیا نے جواب دیا اور رابرٹ کی آنکھیں مسرت سے چمکنے لگیں کیونکہ اس جواب نے اس کے خیال کی تصدیق کر دی تھی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سربراہ کون ہے" ڈی ون نے سوال کیا۔

"ایکسٹو" ـــــــــ جولیا نے جواب دیا۔

"ایکسٹو کا اصل نام کیا ہے" ڈی ون نے پوچھا

"یہ کسی کو بھی نہیں معلوم" جولیا نے جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس میں تمہارے علاوہ اور کتنے ممبر ہیں" ڈی ون نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا

"میرے علاوہ سات ممبر ہیں" جولیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا۔

"ان کے نام" ــــــ ڈی ون نے پوچھا۔

اور جواب میں جولیا نے ــــــ صفدر، شکیل، نعمانی، تنویر، چوہان، صدیقی اور خاور کے نام لکھوا دیئے۔

"ان کے پتے" ــــــ ڈی ون نے پوچھا اور جولیا نے جواب میں سب کے فلیٹس کے پتے بتا دیئے۔

"سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ڈی ون نے پوچھا۔

"دانش منزل میں" ــــــ جولیا نے جواب دیا اور ڈی ون کے پتہ پوچھنے پر اس نے سڑک کا نام بتا دیا۔

اس کے بعد ڈی ون نے دانش منزل کے اندرونی نقشے اور انتظامات کے بارے میں سوال کرنے شروع کر دیئے مگر جولیا نے سوائے میٹنگ روم اور کیسٹ روم کے باقی ہر چیز سے لاعلمی کا اظہار کر دیا۔

ڈی ون چونکہ جانتا تھا کہ اس مشین کے ذریعے جولیا بے ہوشی کے عالم میں صرف لاشعور کی مدد سے جواب دے رہی ہے اس لئے اس میں جھوٹ کا ایک فیصد چانس بھی نہ تھا

"کیا علی عمران بھی سیکرٹ سروس کا ممبر ہے" ڈی ون نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ ـ ـ اس سے ایکسٹو جب چاہے کام لے لیتا ہے۔ وہ ممبر نہیں ہے" جولیا نے جواب دیا اور پھر ڈی ون کے پوچھنے پر اس نے اس کے فلیٹ کا پتہ بتا دیا۔

ڈی ون نے آپریٹر کو مخصوص اشارہ کیا تو اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریموٹ کنٹرول طرز کے آلے کا بٹن دبا دیا اب ڈی ون کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا سلسلہ مشین سے کٹ گیا تھا

"مسٹر رابرٹ ۔۔۔۔۔ اب آپ اپنے طور پر جو سوال پوچھنا چاہیں وہ پوچھ لیں تاکہ وہاں جا کر آپ کو کوئی مشکل پیش نہ آسکے۔"

ڈی ون نے مائیک رابرٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے مؤدبانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے مائیک ڈی ون کے ہاتھ سے لے لیا۔

پھر ڈی ون کے اشارے پر اس نے جولیا سے اس کی ذات، پسند نا پسند اور دوسرے دوستوں سے تعلقات اور اس نوعیت کے سوال کرنے شروع کر دیئے جن کے جوابات جولیا باقاعدگی سے دیتی رہی۔

جب رابرٹ کی تسلی ہو گئی تو اس نے مائیک واپس ڈی ون کے ہاتھ میں دے دیا۔ اور ڈی ون کے اشارے پر آپریٹر نے اس کا کنکشن ختم کر کے اسے مخصوص ہک سے لٹکا دیا۔

"اب کنٹرولڈ مشین آن کر کے جولیا کا ذہن رابرٹ کی ہدایات کے تابع کر دو۔ یہ لاشعوری طور پر رابرٹ کی ہدایات کے تابع رہے۔"

ڈی ون نے آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور آپریٹر نے سر ہلا دیا۔

اور پھر ایک طرف موجود ایک اور مشین کے ساتھ اس نے اس بڑی مشین کا کنکشن جوڑا اور رابرٹ کو اس مشین کے ساتھ منسلک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ رابرٹ اٹھ کر مشین کے ساتھ منسلک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ نے اپنے ذہن کو سادہ رکھنا ہے۔" آپریٹر نے رابرٹ سے کہا اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔ اور پھر آپریٹر نے جولیا کے سر پر پہنائے ہوئے ہیلمٹ کے انداز کا ایک اور ہیلمٹ اس نئی مشین کے ایک مخصوص خانے سے نکالا اور اسے رابرٹ کے سر پر پہنا دیا۔ اس ہیلمٹ سے بھی بے شمار تاریں نکل کر مشین میں غائب ہو رہی تھیں۔

"سر ۔۔۔۔ کیا کوئی عرصہ متعین کرنا ہے یا لامحدود عرصہ رکھنا ہے" آپریٹر نے مشین کا بٹن آن کرنے سے پہلے ڈی ون سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"فی الحال لامحدود عرصہ رکھ دو ۔۔۔۔ معلوم نہیں وہاں پاکیشیا میں کیسے حالات پیش آئیں۔ اور کتنا عرصہ لگے۔"

ڈی ون سے پہلے کرنل ریڈ بول پڑا۔ اور ڈی ون نے بھی سر ہلا کر کرنل ریڈ کی تائید کر دی۔

آپریٹر نے آگے بڑھ کر ایک ناب گھما کر ڈائل پر موجود سوئی کو مخصوص ہندسوں پر سیٹ کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر اس نے مشین کا بٹن آن کر دیا۔ مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑنے لگی۔

آپریٹر نے ایک ڈائل پر نظریں جماتے ہوئے کچھ اور نابیں گھمانی شروع کر دیں اور مختلف ڈائلوں پر مختلف رنگوں کی سوئیاں تھرتھراتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئیں۔

آپریٹر کی نظریں جس ڈائل پر جمی ہوئی تھیں اس میں نیلے رنگ کی ایک پتلی سی سوئی پہلے شمالی کونے سے ایک نمبر پہلے پر جمی ہوئی تھی۔ مشین کے آن ہونے اور آپریٹر کے نابیں گھمانے سے ڈائل کے جنوبی کونے سے ایک سفید رنگ کی سوئی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی شمالی کونے کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

پھر وہ نیلے رنگ کی سوئی کے اوپر پہنچ کر چند لمحے رکی رہی اس کے بعد مزید آگے بڑھتی چلی گئی۔ نیلے رنگ کی سوئی اپنی پہلی جگہ پر موجود تھی سرخ رنگ کی سوئی آہستہ آہستہ آگے بڑھتی ہوئی آخری نمبر پر پہنچی اور

رک گئی۔

آپریٹر چند لمحے تک اسے غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ایک بٹن آف کیا۔ اور مشین آف ہو گئی۔

"کام ہو گیا جناب ——— اب مس جولیا کا دماغ ہمیشہ کے لیئے مس رابرٹ کے ماتحت رہے گا۔ وہ اسے خیالات کے ذریعے یا زبان کے ذریعے جو بھی حکم دیں گے مس جولیا اس کی پوری پوری تعمیل کرے گی"

آپریٹر نے مشین آف کر کے رابرٹ کے سر سے ہلمٹ اتارتے ہوئے ڈی ون سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ خیالات والی بات جو تم نے کی ہے اس کے لئے کوئی رینج مقرر ہے" کرنل ریڈ نے پوچھا۔

"جی ہاں ——— ایک کلو میٹر کے فاصلے تک مسٹر رابرٹ خیالات کے ذریعے مس جولیا کو حکم دے کر اپنی بات منوا سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ فاصلے پر ان کے خیالات کام نہیں کریں گے"

آپریٹر نے مودبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

رابرٹ اس دوران اٹھ کر واپس اپنی پہلے والی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ یوں لگتا تھا۔ جیسے اس کے جسم کا سارا خون اس کے چہرے پر جمع ہو گیا ہو۔

"مسٹر آپریٹر ——— کیا جولیا ہوش میں آنے کے بعد نارمل محسوس ہو گی یا ایسے لگے گی جیسے ٹرانس میں ہو" کرنل ریڈ نے پوچھا۔

"جناب! یہ جدید ترین مشین ہے۔ یہ لاشعور کو تابع کرتی ہے شعور کو نہیں۔ اس لئے مس جولیا بالکل نارمل ہوں گی اور وہ بالکل نارمل انداز میں

چلیں گی اور کام کریں گی۔ لیکن جیسے ہی مسٹر رابرٹ زبان سے یا خیالات کے ذریعے انہیں حکم دیں گے۔ مس جولیا اس حکم کو ماننے پر مجبور ہو گی لیکن اس حالت میں بھی وہ نارمل رہے گی ——— اس کا انداز بالکل ایسا ہو گا جیسے کوئی ماتحت اپنے افسر کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اور بس"

آپریٹر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ ——— پھر ٹھیک رہے گا" کرنل ریڈ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں کرنل ریڈ ——— کوئی الجھن نہیں ہو گی۔ اب یہ مسٹر رابرٹ کا کام ہے کہ وہ مس جولیا کو اسی انداز میں استعمال کریں کہ کسی کو شک بھی نہ ہو اور مشن بھی مکمل ہو جائے ——— ویسے سی آئی اے کے ایجنٹ ان کے آس پاس رہیں گے لیکن وہ کسی بھی طور کسی بھی کام میں مداخلت نہیں کریں گے۔ ہاں اگر کوئی ہنگامی صورت حال پیدا ہو جائے تب وہ آگے آئیں گے ——— اور مسٹر رابرٹ ——— آپ سن لیں۔ ہنگامی صورت حال میں سی آئی اے اور آپ کے درمیان رابطے کا کوڈ پی۔ ایون ہو گا۔ ایک آدمی پی کہے گا تو دوسرا جواب میں ایون ——— اس طرح کوڈ مکمل ہو جائے گا"

ڈی ون نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور ڈی ون کے ساتھ ساتھ کرنل ریڈ اور رابرٹ بھی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ بے فکر رہیں جناب ——— میں آپ کی توقع سے زیادہ کامیاب ثابت ہوں گا"

رابرٹ نے ڈی ون کے ذہن میں ابھرنے والے خدشات کو محسوس کرتے ہوئے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"بالکل جناب ——— رابرٹ ہماری سروس کا مایہ ناز ایجنٹ ہے اور انتہائی اہم اور مشکل ترین مہمات میں کبھی ناکام نہیں ہوا" کرنل ریڈ نے کہا اور ڈی ون نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ——— ہونا بھی ایسا ہی چاہئے ——— ویسے مسٹر رابرٹ —— ہمارے لئے یہ مشن انتہائی اہم ہے۔ ایک مجبوری کی بنا پر ہم خود حرکت میں نہیں آ سکتے اس لئے اب اس کا تمام تر انحصار آپ پر ہے۔ آپ نے جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے انجام دینا ہے" ڈی ون نے ایک دروازے کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

اور رابرٹ نے سر ہلا دیا۔

اس دروازے سے گزرنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ڈی ون نے ان دونوں کو کرسیوں پر بیٹھنے کیلئے کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر رابرٹ ——— آپ کو کرنل ریڈ نے مشن کی تفصیلات سے تو آگاہ کر دیا ہوگا" ڈی ون نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں ——— میں نے پی الیون فائل پڑھی ہے" رابرٹ نے جواب دیا۔

اس کا لہجہ مودبانہ تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے سامنے دنیا کی طاقتور ترین تنظیم سی آئی اے کا سربراہ بیٹھا ہوا ہے جس کا صرف کوڈ نام جاننا ہی موت کا باعث بن جاتا ہے لیکن وہ اپنی مجبوریوں کے باعث بذات خود ان کے سامنے آ گیا تھا۔

"تو مجھے بتاؤ ——— ہمارا مشن کیا ہے" ڈی ون نے کہا۔

"آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں ——— ظاہر ہے جو مشن آپ نے ہمارے ذمہ لگایا ہے وہی اس فائل میں موجود ہے" کرنل ریڈ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"انہیں تفصیل بتا دیجئے" ڈی ون نے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب ——— پاکیشیا کو ایف الیون طرز کے چار طیارے دیئے گئے ہیں جو اس وقت ان کے دارالحکومت سے پانچ سو کلومیٹر کے فاصلے پر سرکنڈا ایئربیس کے نیچے بنے ہوئے خفیہ ہینگروں میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک طیارے میں ایک مخصوص آلہ سکس فائیو الیون تھری نصب کیا گیا ہے ہم نے یہ طیارہ اغوا کر کے پاکیشیا سے باہر لے آنا ہے اور پاکیشیا کے ہمسایہ ملک آران کے ایک مخصوص اڈے پر اتار دینا ہے۔ اور بس۔ سرکنڈا ایئربیس اور خفیہ ہینگروں کے متعلق تمام تفاصیل اور نقشے میں نے دیکھ لیے ہیں۔ اس اڈے کی چیکنگ اور شناخت بھی مجھے معلوم ہو گئی ہے اور ساتھ ہی میں نے اس طیارے کو اڑانے کی ٹریننگ بھی حاصل کر لی ہوئی ہے آران کے مخصوص ہوائی اڈے کا نقشہ بھی میرے ذہن میں ہے" رابرٹ نے جواب دیا۔

"گڈ ——— آپ واقعی بے حد ذہین ہیں مگر اس وقت بھی اگر آپ اس سلسلے میں کوئی پریشانی یا مشکل محسوس کریں تو مجھے بتا دیں تاکہ ہم کوئی متبادل انتظام کر لیں۔ کیونکہ اس مشن کو شروع کر لینے کے بعد ہم کسی صورت میں ناکامی برداشت نہیں کر سکیں گے" ڈی ون نے جواب دیا۔

"ناکامی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بہرحال مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اگر کسی ناکامی صورت حال کے پیش نظر میں یہ طیارہ اغوا نہ کر سکوں تو پھر میں نے

اسے تباہ کر دیتا ہے اور اس سلسلے میں بھی میں نے مکمل ٹریننگ لے لی ہے" رابرٹ نے جواب دیا۔

"گڈ ——— اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے" ڈی ون نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب ایک بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے" کرنل ریڈ نے کہا

"وہ کیا" ——— ڈی ون نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایسی ٹیکنالوجی کو تیار حالت میں آپ پاکیشیا سے باہر لے آئیں گے لیکن اس کا فارمولا تو وہیں رہے گا۔ وہ اور تیار کر لیں گے" کرنل ریڈ نے کہا۔

"وہ بھی ہمارے علم میں ہے۔ لیکن اس کے لئے ہم طیارے کو حاصل کرنے کے بعد مزید مشن تیار کریں گے۔ فی الحال چونکہ انہیں اس کا خصوصی سامان مہیا نہیں ہو سکتا اس لئے فارمولے کو مزید استعمال نہیں کیا جا سکتا" ڈی ون نے جواب دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا

"مس جولیا جہاز پر پہنچ چکی ہیں۔ انہیں مزید عرصے کے لئے بے ہوش کر دیا گیا ہو گا۔ آپ جنیوا پہنچ کر انہیں ہوش میں لا سکتے ہیں"۔

ڈی ون نے کہا اور پھر کرنل ریڈ اور رابرٹ سے مصافحہ کر کے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ پھر گارڈ کی مدد سے وہ عمارت سے نکل کر دوبارہ طیارے میں پہنچ گئے جہاں جولیا پہلے ہی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھی ان کے بیٹھتے ہی طیارہ اڑا اور واپس جنیوا کی طرف بڑھنے لگا۔

عمران نے جولیا کے فلیٹ کے سامنے کار روکی۔ جولیا دو گھنٹے پہلے کی فلائیٹ پر چھٹیاں گزار کر واپس پہنچی تھی۔ گو اسے اس کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی لیکن چونکہ اس نے سرگنڈا ایئر بیس کے خفیہ ہینگروں کے سروے کے لئے جانا تھا۔ اس لئے وہ ایئرپورٹ پر اس کے استقبال کے لئے نہ جا سکا تھا۔

عمران اپنے ساتھ ٹائیگر کو ایئر بیس پر لے گیا تھا اور اس نے وہاں ٹائیگر کو سپیشل سیکورٹی آفیسر کے تحت تعینات کر دیا تھا۔ اور اسے آنکھیں اور کان کھلے رکھنے کی ہدایت دے کر واپس آ گیا تھا۔

وہ فی الحال سیکرٹ سروس کے کسی رکن کو سامنے نہ لانا چاہتا تھا۔ کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں روسیاہی یا ایکریمی ایجنٹ چوکنے نہ ہو جائیں۔ اسلئے اس نے ٹائیگر کو وہاں رکھنا زیادہ مناسب سمجھا تھا۔

ایئر بیس سے ابھی وہ دانش منزل واپس لوٹا تھا اور بلیک زیرو نے

اسے بتایا تھا کہ جولیا چھٹیاں گزار کر واپس آگئی ہے اور چونکہ اس نے اطلاع دی تھی کہ اس کے چچا کا سالا رابرٹ بھی پاکیشیا کی تفریح کے لئے اس کے ساتھ آ رہا ہے۔ اس لئے بلیک زیرو نے تمام ممبران سے کہہ دیا تھا کہ وہ لوگ ایئرپورٹ پر جا کر جولیا کا استقبال نہیں کریں گے کیونکہ ایک غیر آدمی کے سامنے سب کا اکٹھے ہونا احتیاط کے خلاف تھا البتہ اس نے سب کو یہ اجازت دے دی تھی کہ وہ بحیثیت دوست جولیا سے باری باری جا کر مل سکتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کو بھی اس بات سے منع کر دیا تھا کہ وہ رابرٹ کو اپنے فلیٹ میں نہ رکھے کیونکہ اس طرح اس کو فون پر کنٹکٹ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور جولیا نے خود ہی کہا تھا کہ چونکہ وہ فلیٹ میں اکیلی رہتی ہے اس لئے وہ ویسے بھی رابرٹ کو اپنے ہمراہ فلیٹ پر نہیں رکھنا چاہتی۔ بلکہ اس نے رابرٹ کے لئے پہلے ہی انٹرنیشنل ہوٹل میں ایک کمرہ بک کرا دیا تھا۔

اب چونکہ عمران فارغ تھا۔ اس لئے اس نے جولیا اور اس کے رشتہ دار رابرٹ سے ملاقات کرنے کی ٹھانی۔ اور پھر وہ دانش منزل سے سیدھا جولیا کے فلیٹ پر پہنچ گیا۔

اس نے کار کا دروازہ لاک کیا اور پھر دھیمے سُروں میں سیٹی بجاتا ہوا وہ فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔

اس کے جسم پر اس وقت قرینے کا لباس تو موجود تھا کیونکہ وہ ایر بیس پر اپنے اوٹ پٹانگ لباس سے کسی کو چونکنا نہ کرنا چاہتا تھا۔ مگر چہرے پر بہنے والا حماقتوں کا آبشار کچھ ضرورت سے زیادہ ہی روانی سے بہنے لگا تھا۔ فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند تھا۔

عمران نے کال بیل پر انگلی رکھنے کی بجائے دروازے پر لاتیں زور زور سے برسانے شروع کر دیئے جیسے کوئی قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔

"کھولو ——— کھولو ——— خدا کے لئے کھولو ——— مم ——— مم ——— میں مر جاؤں گا" عمران نے دروازے پر مکے برسانے کے ساتھ ساتھ گھگھیاتے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور عمران کو سامنے جولیا کھڑی نظر آئی۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"شش...... شش ——— شکریہ ——— بلکہ الحمدللہ ——— فراق کی گھڑیاں آخر کٹ ہی گئیں"

عمران نے بڑے عاجزانہ اور انکسارانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کیا حرکت تھی ——— دستک ہی دینا تھی تو آرام سے بھی دی جا سکتی تھی" جولیا نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"آرام سے دستک دیتے دیتے تو کئی سال گزر گئے۔ مگر دروازہ دل آج تک نہیں کھلا۔ آج میں بھی فیصلہ کر کے آیا تھا یا تو دروازہ دل کھلے گا یا پھر ٹوٹ جائے گا۔"

عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"کون ہے جولیا" ——— اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ہوں بھائی جان" ——— عمران نے اونچی آواز میں جواب دیا۔ اور ساتھ ہی سرگوشیانہ انداز میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

"کوئی پردے والی بات تو نہیں۔ اگر ہو تو بتا دو، میں نیچے ٹیلر کی دکان

سے بر قعہ مزید لادوں " عمران کا لہجہ بڑا پُر اسرار سا تھا۔

" شٹ اپ ..... یہ رابرٹ ہے ----- میرے انکل کا سالا ----- یہاں تفریح کرنے آیا ہے " جولیا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا

" انکل کا سالا ----- یعنی سالہا سال کا مخفف ---- تو کیا تمہارے انکل کی عمر دو چار سو سال ہے " عمران نے اندر قدم رکھتے ہوئے یوں کہا جیسے ذہنی طور پر بڑے حساب کتاب میں رہ کر اس نے یہ نتیجہ نکالا ہو۔

" بکواس نہیں ----- رابرٹ میرا مہمان ہے " جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ نہ چاہتی تھی کہ عمران رابرٹ کے سامنے الٹی پلٹی باتیں کرے مگر وہ عمران ہی کیا جو کسی کے سامنے سیدھی بات کر جائے۔

" مہمان ہے ----- تمہارا یا تمہارے دل کا ----- پچھلے دنوں میں نے ایک کتاب پڑھی تھی ----- مہمان میرے دل کے۔ یعنی ایسے مہمان جنہیں دعوت میں دل پکا کر کھلایا جاتا ہے۔ شاید کسی ڈاکٹر نے کہا ہو گا کہ بھئی تم سے گردہ کلیجی، پھیپھڑے کچھ نہیں کھانا۔ بس دل ہی کھانا ہے اور وہ دل کھانے کے لئے مہمان بن کر کتاب کی مصنفہ کے پاس پہنچ گیا" عمران نے راہداری کراس کر کے ڈرائنگ روم میں داخل ہونے کے دوران کہا۔

اور جولیا بس دانت پیس کر رہ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کی زبان جب ایک بار چل پڑتی ہے تو پھر اسے روکنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی عمران کی نظر ایک خوبصورت سے نوجوان پر پڑی جس کی فراغ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک سے ذہانت

عیاں تھی۔ اور ستواں ناک ٹھوڑی کی مخصوص ساخت اس کی قوت اعتمادی اور ٹھوس کردار کی نشاندہی کر رہی تھی۔ چہرے پر موجود کھچاؤ ظاہر کرتا تھا کہ نوجوان جس کام کا فیصلہ کرے اس کے لئے جان تک لڑا دیتا ہے۔ اس کا جسم خاصا مضبوط اور ورزشی نظر آ رہا تھا۔

عمران نے ایک ہی نظر میں اس کی تمام خصوصیات کا اچھی طرح جائزہ لے لیا۔

" پرنس آف ڈھمپ ----- مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں " عمران نے جولیا کے بولنے سے پہلے ہی اپنا تعارف کرانا شروع کر دیا۔

" یہ علی عمران ہے ----- میرا دوست ----- اور یہ رابرٹ ہے میرے انکل کا سالا "

جولیا نے تعارف کراتے ہوئے کہا اور عمران دل ہی دل میں اس تعارف پر چونک پڑا۔

اسے حیرت ہو رہی تھی کہ جب اس نے اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ کے نام سے متعارف کرایا ہے تو جولیا نے کیوں اس کا اصل نام بتا دیا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ جولیا اتنا ضرور جانتی تھی کہ جب عمران صرف پرنس آف ڈھمپ کا نام بتاتا ہے تو اس کا مطلب اصل نام چھپانا ہوتا ہے۔"

" آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے جناب " رابرٹ نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

" ابھی آپ مجھ سے ملے بھی نہیں اور آپ کو خوشی ہونے لگی۔ کمال ہے

عمران نے حیرت بھرے انداز میں رابرٹ کا مصافحے کے لیے اٹھا ہوا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

"اور کس طرح ملتے ہیں تم —" رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمارے ہاں تو گلے ملنے کو ملنا کہتے ہیں — آپ کے ہاں شاید نظروں سے ملنے کو ملنا کہتے ہیں" — عمران نے مصافحہ کر کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

جولیا انہیں چھوڑ کر کمرے سے چلی گئی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ [illegible] نفرآسٹے کے چکر میں چائے وغیرہ کا بندوبست کرنے گئی ہوگی۔

"آپ کی بات درست ہے۔ ہمارے ہاں گلے ملنے کا رواج نہیں ہے" رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ — پھر تو سڑک پر چلتے ہوئے آپ کو مسلسل اس فقرے کی گردان کرنی پڑتی ہوگی۔ بلکہ میرا خیال ہے آپ ایک ٹیپ ریکارڈر ساتھ رکھتے ہوں گے" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور رابرٹ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آپ بے حد دلچسپ آدمی ہیں عمران صاحب" رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ جولیا اندر داخل ہوئی اور اس نے ٹرے میں رکھے ہوئے چائے کے تین کپ ٹرے سے اٹھا کر میز پر رکھنے شروع کر دیے۔

"تمہاری باتوں کا چرخہ شروع ہو گیا ہوگا۔ کسی کو تو بخش دیا کرو" جولیا نے کپ رکھنے کے ساتھ ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے جولیا تم نہیں جانتیں — تم تو یہاں دس سال سے رہ رہی ہو۔ یہاں پہلے عورتیں روزانہ چرخہ کاتا کرتی تھیں اور ساتھ ہی گیت بھی گایا کرتی تھیں۔ لوک گیت اور چرخے کی روں روں کے ساتھ ان کی کومل کومل آوازیں بس سماں باندھ دیا کرتی تھیں۔ ان کی صحتیں بھی اچھی رہتی تھیں اور وہ اچھی خاصی رقم بھی کما لیتی تھیں۔ اب دیکھو مجھے چرخہ بھی شروع کرنا پڑا مہمان بخشش دینے کے لیے ایک پیسہ بھی جمع نہیں ہو سکا۔ اگر کہو تو میں تمہیں چرخہ لا دوں اس کے چلانے سے تمہارا یہ مدقوق ٹائپ کا چہرہ بھی صحت مند ہو جائے گا اور رابرٹ کو بخشش دینے کے لیے رقم بھی اکٹھی ہو جائے گی۔ پھر تمہیں دوسروں سے درخواست نہ کرنی پڑے گی کہ وہ تمہارے مہمان کو بخشش دیں۔"

عمران نے چرخہ اور بخشش دینے کے الفاظ کو پکڑ کر الفاظ کے ساتھ ساتھ جولیا اور رابرٹ دونوں کی مٹی پلید کرنی شروع کر دی۔

"شٹ اپ — اب تم بکواس باتوں پر اتر آئے۔ گھٹیا باتیں مجھے پسند نہیں" جولیا نے خفیف ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں جھلاہٹ تھی۔

"چلو میں ان کے لیبل بدل دیتا ہوں۔ ان پر کسی غیر ملک کا نام لگا دیتا ہوں۔ پھر تو یہ بڑھیا بن جائیں گی۔" عمران نے کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جولیا — کیا عمران صاحب تمہارے ہی محکمے میں کام کرتے ہیں" اچانک رابرٹ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کام — ارے گرگٹ صاحب — ارے معاف کیجیے رابرٹ صاحب — برج — میرا حافظہ — اوہ۔ یاد آیا جناب

راکٹ صاحب — کام کریں ہمارے دشمن۔ چلو دوست بھی کرلیں تو کوئی حرج نہیں — بہر حال ہمیں کام جیسے لفظ سے بڑی نفرت ہے۔ میرے گھر میں جو ڈکشنری ہے میں نے اس میں سے لفظ کام نکال دیا ہے" عمران نے جولیا کے بولنے سے پہلے ہی وضاحت شروع کردی۔ اب ظاہر ہے جولیا کیا کہتی۔ خاموش رہی۔ البتہ وہ بار بار دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

"اوہ — تو آپ بیکار ہیں" — بڑا افسوس ہوا" رابرٹ نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بے کار نہیں جناب — میری کار نیچے کھڑی ہے۔ گو ماڈل تو پرانا ہے مگر اس میں ایک ایسی صفت ہے کہ بس پورا شہر اسے حاصل کرنے کے چکر میں ہے مگر آپ جانتے ہیں کہ جو ایک بار چکر میں پھنس گیا وہ بس چکراتا ہی رہا اور چکرانے کے دوران چکر آجاتے ہیں۔ اور چکر آجائیں تو دماغ گھوم جاتا ہے اور دماغ گھوم جائے تو ....."

عمران نے ایک ہی سانس میں کہنا شروع کیا تھا کہ جولیا نے ہاتھ اٹھا کر اس کو روک دیا۔

"بس — بس" — مزید بکواس اب میں برداشت نہیں کرسکتی اور آخری بار وارننگ دے رہی ہوں کہ تم نے بے حد بکواس کرلی ہے۔ اب اگر یہاں بیٹھنا ہے تو سنجیدگی سے بیٹھو ورنہ دفع ہو جاؤ۔"

جولیا کا لہجہ بے حد سخت اور درشت تھا جیسے وہ فیصلہ کرچکی ہو کہ اگر عمران نہ مانا تو وہ اسے اٹھا کر فلیٹ سے باہر پھینک دے گی۔

"جناب رابرٹ صاحب — آئن سٹائن نے جو نظریہ زمان و

مکان پیش کیا ہے، اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

اس کے چہرے سے حماقتوں کی نقاب یوں سرک گئی تھی جیسے وہ کبھی غیر سنجیدہ رہا ہی نہ ہو۔

"کک — کک — کیا مطلب" — رابرٹ نے منہ پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کی نظروں میں حیرت تھی۔

"سنجیدگی سے میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ تم آئن سٹائن کے نظریات پر بحث شروع کردو۔" جولیا نے ایک بار پھر کاٹ کھانے والے انداز میں کہا۔

"اوہ — تو پھر تم کیا چاہتی ہو — اچھا رابرٹ آپ کو کونسی فلم اچھی لگتی ہے۔ بلیک اینڈ وائٹ یا کلرڈ اور کلرڈ میں بلیو فلم کے متعلق کیا خیال ہے۔"

عمران نے ایک اور موضوع شروع کردیا اور دوسرے لمحے اس نے تیزی سے اپنا سر جھکا لیا۔ اور جولیا کے ہاتھ سے نکلنے والا چائے کا خالی کپ اس کے سر سے ٹکرانے کی بجائے سامنے صوفے سے جا ٹکرایا اور پھر فرش پر گر کر کرچی کرچی ہو گیا۔

"نکلو — نکلو ابھی — تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ شرفا کے ساتھ بیٹھ سکو۔" جولیا نے دوسرا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ارے — ارے شرفا — اچھا اچھا — واقعی تم دونوں شرفا ہو — اچھا — میں تو اب تک سمجھتا رہا کہ تم انسانوں کی جنس سے ہو — مجھے کیا معلوم کہ تم شرفا ہو۔ ورنہ میں گھاس کا گھٹھر

ساتھ لے آتا۔"

عمران نے اٹھ کر دروازے کی طرف پچھلے قدموں ہٹتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ شڑاپ سے دروازے سے باہر نکل گیا اور جولیا کے ہاتھ سے نکلنے والا دوسرا کپ پوری قوت سے دروازے سے ٹکرا کر چکنا چور ہو گیا۔

اگر عمران کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو کپ عمران کی کھوپڑی سے ہی ٹکراتا۔

عمران دروازے سے نکلتے ہی چھلانگیں لگاتا یوں سیڑھیاں اترا جیسے اس کے پیچھے سیلاب آ رہا ہو اور چند لمحوں بعد اس کی کار بے تحاشہ انداز میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

جب عمران کی کار فلیٹ سے کافی فاصلے پر پہنچ گئی تو عمران نے کار ایک طرف کر کے روک دی اور پھر کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن باہر کھینچ کر اسے مخصوص انداز میں دو تین بار دبایا تو گھڑی کے ڈائل پر بارہ کے ہندسے کے نیچے ایک سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جل اٹھا۔ یہ بارہ کا ہندسہ صفدر کی فریکوئنسی تھی۔ اس نے چند لمحوں بعد ہی گھڑی میں سے صفدر کی آواز ابھری۔

"صفدر سپیکنگ ——— اوور۔" صفدر کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"ایکسٹو ———" عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس فریکوئنسی پر بڑے ٹرانسمیٹر سے بھی کال کی جا سکتی ہے۔ اس لئے صفدر کو یہ شک نہ پڑے گا کہ کال صرف واچ ٹرانسمیٹر سے ہی کی گئی ہے۔

"یس سر ——— اوور" ——— دوسری طرف سے صفدر کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو ——— اوور" عمران کے لہجے میں ہلکی سی غراہٹ عود کر آئی تھی۔

"فلیٹ سے جناب ——— اوور"

صفدر کے لہجے میں حیرت تھی۔ شاید وہ ایکسٹو کے لہجے میں ابھرنے والی غراہٹ کا مطلب نہ سمجھ سکا تھا۔

"مگر میں نے ابھی وہاں فون کیا تھا وہاں گھنٹی بجتی رہی" عمران نے اور زیادہ غراتے ہوئے کہا

ظاہر ہے وہ بلف کر رہا تھا۔ مقصد صرف یہ تھا کہ صفدر کا ذہن واچ ٹرانسمیٹر کی طرف نہ جائے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ واچ ٹرانسمیٹر صرف ممبروں کے پاس ہے۔ ایکسٹو کال کرتا تو بڑے ٹرانسمیٹر پر ہی کرتا۔ اور صفدر کی ذہانت سے عمران بھی محتاط رہتا تھا۔

"اوہ ——— جناب مگر میرے ٹیلیفون کی گھنٹی تو بجی ہی نہیں میں اسی کمرے میں موجود ہوں جناب ——— اوور" صفدر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— تو پھر فون لائنوں میں کوئی خرابی ہو گئی ہو گی۔ بہرحال یہ بتاؤ۔ تم جولیا سے ملے ہو ——— اوور" عمران نے موضوع بدلتے ہوئے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ——— میں اس کے دوست کی حیثیت سے اسے ملنے فلیٹ پر گیا تھا۔ وہاں اس کا ایک رشتہ دار رابرٹ بھی موجود ہے۔ خاصا

ذہین سا نوجوان لگتا ہے ——— اوور" صفدر نے بھی ایکسٹو کا لہجہ نرم ہوتے محسوس کر کے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" گڈ آئیڈیا ——— سنو۔ میک اپ میں تم نے جولیا کے اس رشتہ دار رابرٹ کی نگرانی کرنی ہے سائے کی طرح ——— اوور" عمران نے کہا۔

" رابرٹ کی جناب ——— مگر کیا وہ غلط آدمی ہے ——— اوور" صفدر کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔ اور ظاہر ہے ہونی بھی چاہئے تھی کیونکہ جولیا کے رشتہ دار کے بارے میں جو صرف یہاں تفریح کرنے آیا ہو اس بات کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

" غلط صحیح کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔ وہ جولیا کے ساتھ آیا ہے اور جولیا سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ سمجھ گئے یا مزید لیکچر دینا پڑے گا۔ اوور" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ——— میں سمجھ گیا جناب ——— معافی چاہتا ہوں مجھے یہ خیال ہی نہ رہا تھا۔ ——— ٹھیک ہے جناب ہمیں واقعی ہر پہلو سے محتاط رہنا چاہئے ——— اوور" صفدر نے گھبراتے ہوئے مگر ندامت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" سیکرٹ ایجنسی دو جمع دو چار کا کھیل نہیں ہے صفدر۔ یہاں کبھی کبھی دو جمع دو پانچ بھی ہو جاتے ہیں۔ اس لئے احتیاط اچھی ہوتی ہے۔ مجھے تمہاری صلاحیتوں پر اعتماد ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ میرا مقصد تم سمجھ گئے ہو گے" عمران نے کہا۔

" بالکل جناب ——— آپ بے فکر رہیں ——— میں ہر لحاظ سے خیال رکھوں گا ——— آپ کو کوئی شکایت نہ ہوگی ——— اوور" صفدر نے جواب دیا۔

" او۔ کے ——— کوئی خاص بات محسوس کرو تو کال کر لینا۔ اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا۔

اور پھر اس نے ونڈ بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

گو بظاہر رابرٹ میں ایسی کوئی بات نہیں تھی جس کی وجہ سے وہ اسکی نگرانی کراتا لیکن وہ اپنی چھٹی حس کو کیا کرتا۔ اسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ کہیں کوئی گڑبڑ ضرور ہے۔ اسے دراصل چونکایا جولیا کی بات نے تھا جب اس نے دانستہ عمران کا نام لے دیا تھا۔ بہرحال اس نے صرف اطمینان کے لئے صفدر کو نگرانی پر لگا دیا تھا۔ تاکہ اس طرح اطمینان تو ہو جائے گا۔

اس نے کال سے فارغ ہو کر کار کا رخ اپنے فلیٹ کی طرف کر دیا۔ وہ یہی سوچ رہا تھا کہ وہ فلیٹ پہنچ کر بلیک زیرو کو صفدر کی اس نگرانی کے متعلق بتا دے گا تاکہ اگر صفدر کال کرے تو بلیک زیرو اسے سنبھال لے۔

عمران کے جاتے ہی جولیا نے ایک قہقہہ لگایا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے جان بوجھ کر خفا ہونے کا ڈرامہ کیا ہو۔

"یہ بہت شیطان آدمی ہے رابرٹ"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چھوڑو ——— میں تو فلیٹ میں بیٹھے بیٹھے اکتا گیا ہوں کہیں سیر کو چلیں" ——— رابرٹ نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— چلو کسی کلب میں چلیں"۔ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کلب ——— ارے نہیں۔ یہاں کے کلب کوئی منفرد نہیں ہوں گے اس ملک کی کوئی خاص جگہ دکھاؤ۔ کوئی خاص عمارت۔ کوئی خاص مقام"۔ رابرٹ نے کہا۔

"خاص عمارت ——— خاص مقام ——— اوہ ٹھیک ہے یہاں ایک بہت بڑی اور خوبصورت سی مسجد ہے۔ مسلمانوں کی عبادت گاہ۔

دیکھنے کی چیز ہے"۔ جولیا نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے وہ دیکھ لیتے ہیں"۔ رابرٹ نے راضی ہوتے ہوئے کہا۔ اور جولیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں لباس بدل لوں"۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور رابرٹ کے سر ہلانے پر وہ باتھ روم میں گھستی چلی گئی۔

اور رابرٹ سوچنے لگا کہ اب مسئلہ سرکنڈا ایئر بیس کے خفیہ ہینگروں میں گھسنے کا ہے۔ ویسے وہ عمران سے کھٹک گیا اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ عمران جیسے آدمی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اس لئے وہ محتاط ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ وقت ضائع کرنے کا بھی عادی نہ تھا۔ اس کا انداز ہمیشہ سے تیز رفتاری سے کام کرنے کا رہا تھا۔

اور اب بھی وہ یہی چاہتا تھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ کام کو نمٹا کر یہاں سے واپس نکل جائے۔ آتے ہوئے اس کا خیال یہ تھا کہ یہاں کے لوگ پس ماندہ سادہ لوح اور احمق قسم کے ہوں گے اس لئے اس کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ لیکن یہاں آنے کے بعد سیکرٹ سروس کے عمران سے ملنے اور خاص طور پر عمران سے ملاقات کے بعد اسے اپنے خیال میں ترمیم کرنی پڑی تھی۔ اسے یہ سب لوگ انتہائی ذہین اور گہرے محسوس ہوئے تھے۔

عمران نے جب اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا تھا تو وہ چونکا تھا۔ کیونکہ یہ نام اس کے لئے نیا تھا۔ اس لئے اس نے خیال کے ذریعے جولیا کو اصل نام بتانے کا حکم دیا تھا اور جولیا نے اس کا اصل نام بتا دیا تھا اور پھر

عمران کے انداز گفتگو سے زیادہ وہ اس کی آنکھوں سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔ اُسے عمران کی موجودگی میں بار بار یہی احساس ہوتا رہا تھا کہ عمران کی نظریں اس کے دماغ کو ٹٹول رہی ہیں۔ اس لیے وہ محتاط ہو گیا تھا۔ ورنہ اس کا ارادہ یہی تھا کہ وہ جولیا کو ساتھ لے کر سرکنڈا ایئر بیس کے اردگرد کا علاقہ گھوم آئے۔ تاکہ محل وقوع کا جائزہ لے کر وہ کام شروع کرنے کے لیے لائحہ عمل طے کرے۔

اس نے یہاں آنے سے پہلے پاکیشیا کے دارالحکومت اور سرکنڈا ایئر بیس کے بیرونی نقشے کا بڑے غور سے مطالعہ کیا تھا۔ یہ نقشے سی آئی اے کی طرف سے انہیں سپلائی کئے گئے تھے۔ اور جیسے ہی جولیا نے پرانی مسجد کا حوالہ دیا تھا۔ رابرٹ فوراً ہی تیار ہو گیا تھا۔ کیونکہ اس نے سرکنڈا ایئر بیس سے تھوڑے فاصلے پر ہی مسجد کو دیکھا تھا۔ دوسرے لفظوں میں اس طرح وہ سرکنڈا ایئر بیس کے قریب پہنچ جائے گا۔

"تم اگر چاہو تو باتھ لے کر لباس بدل لو" جولیا نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ——— میں ٹھیک ہوں" رابرٹ نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر جولیا کے ساتھ فلیٹ سے باہر نکل آیا۔

جولیا نے فلیٹ کو تالا لگایا اور پھر وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے۔ فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج سے جولیا نے اپنی کار نکالی اور چند لمحوں بعد ان کی کار شاہی مسجد کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ظاہر ہے جولیا ہی تھی۔ جولیا نے کار کی رفتار آہستہ رکھی ہوئی تھی۔ اور وہ راستے میں پڑنے والے بازاروں اور خاص خاص عمارتوں کا تعارف رابرٹ سے کراتی جا رہی تھی۔ پھر شہر سے باہر نکل کر وہ ایک نو آباد کالونی

سے گزرتے ہوئے ایک کھلے علاقے میں آ گئے۔ اور تھوڑی دیر بعد جولیا نے کار ایک انتہائی وسیع و عریض اور شاندار مسجد کے دروازے کے سامنے روک دی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر گئے۔

جوتیاں دروازے پر اتار کر وہ دونوں مسجد میں داخل ہوئے۔ اور جولیا اس مسجد کا تعارف کرانے لگی۔ اس نے یہ مسجد ایک بار اپنے ساتھیوں کے ساتھ دیکھی تھی۔ عمران بھی ساتھ تھا۔ اور اس نے تو یوں مسجد کی ایک تاریخ اور اس کی ایک ایک اینٹ کی تفصیل بتائی تھی جیسے یہ مسجد تعمیر ہی اس نے خود کی ہو۔ اس روز جولیا کو احساس ہوا تھا کہ عمران ہر فن مولا ہے۔ کون سا ایسا سبجیکٹ ہے جس کے بارے میں عمران کو جامع معلومات حاصل نہ ہوں اور آج وہی معلومات وہ رابرٹ کو منتقل کر رہی تھی۔

رابرٹ بھی بڑی حیرت اور انتہائی شوق سے یہ عظیم الشان مسجد دیکھ رہا تھا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسی عظیم الشان اور خوبصورت عمارت بھی بنائی جا سکتی ہے۔ خاص طور پر مسجد کی اندرونی آرائش ایسی تھی کہ رابرٹ کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ الف لیلوی دنیا میں پہنچ گیا ہو۔

"بہت خوب ——— بہت شاندار ——— میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس قدر شاندار اور خوبصورت عمارت بھی تیار کی جا سکتی ہے" رابرٹ نے تاثر میں ڈوبے ہوئے لہجے میں مسجد کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ دونوں کافی دیر تک مسجد میں گھومنے کے بعد باہر نکل آئے۔

"اب کہاں جانے کا پروگرام بنائیں"۔ جولیا نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ علاقہ بھی بے حد خوبصورت ہے بس یہیں گھومتے ہیں"۔ رابرٹ نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور جولیا نے سر ہلا کر کار آگے بڑھا دی۔

رابرٹ ہر جگہ کی بڑی تعریف کر رہا تھا۔ اور پھر اس نے اپنے ذہن میں موجود نقشے کے مطابق جولیا کو بے خیالی میں اس علاقے میں پہنچا دیا جہاں سرکنڈا ایئر بیس کا علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔

جیسے ہی جولیا نے کار اس سڑک پر موڑی اس کی نظر سڑک کے ساتھ لگے ہوئے بورڈ پر پڑی۔ جس پر سرکنڈا ایئر بیس کے علاقے کا اعلان کیا گیا تھا اور ساتھ ہی اس نے ممنوعہ علاقے کے الفاظ بھی پڑھ لئے۔ اس لیے اس نے فوراً ہی کار روک دی۔

"آگے ایئر بیس ہے اور ممنوعہ علاقہ ہے"۔ جولیا نے کار کو ٹرن دیتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— تو کیا ہم کسی طرح ایئر بیس نہیں دیکھ سکتے۔ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں"۔ رابرٹ نے کہا۔

"بغیر پاس حاصل کئے ہم اندر نہیں جا سکتے رابرٹ"۔ جولیا نے کار روک کر دوسری سڑک پر موڑتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم پاس حاصل نہیں کر سکتیں"۔ رابرٹ نے کہا۔

"کر تو سکتی ہوں مگر فائدہ ——— وہاں سوائے فوجیوں اور ہوائی جہازوں کے اور کیا ہو گا۔ اب ہم بچے تو نہیں کہ ہوائی جہازوں کو شوق سے دیکھتے رہیں"۔

جولیا نے جواب دیا اور رابرٹ خاموش ہو گیا۔ ویسے تو وہ اسے حکم دے کر بھی مجبور کر سکتا تھا کہ وہ پاس حاصل کرے لیکن وہ اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ جولیا کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور ایسا نہ ہو کر اس کے اصرار پر سیکرٹ سروس اس کی طرف سے مشکوک ہو جائے لیکن اس کا ذہن یہاں آ کر جیسے ماؤف سا ہو گیا تھا اسے یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ کیا طریقہ اختیار کرے جس سے مشن سرانجام دے سکے۔ اسے کوئی لائن آف ایکشن سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔

"کیا بات ہے ——— خاموش کیوں ہو گئے"۔ جولیا نے اسے سوچ میں گم دیکھ کر پوچھا۔

"اوہ ... ——— کوئی ایسی بات نہیں۔ بس ذہن کچھ تھکا تھکا سا لگ رہا ہے۔ میرے خیال ہیں مجھے ہوٹل میں چھوڑ دو۔ میں اب آرام کرنا چاہتا ہوں"۔

رابرٹ نے کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کار واپس ہوٹل کی طرف موڑ دی۔ اور پھر ہوٹل پہنچ کر اس نے رابرٹ کو مخصوص کمرے میں چھوڑا اور دوسرے روز واپس آنے کا کہہ کر وہ واپس چلی گئی۔

رابرٹ نے اس کے جانے کے بعد اپنے بیگ میں سے جسے وہ فلیٹ سے چلتے ہوئے ساتھ ہی لے آیا تھا کپڑے نکالے اور باتھ روم میں گھس گیا۔ اس نے کپڑے باتھ روم میں لٹکائے اور نل کھول کر وہ بڑی احتیاط سے چلتا ہوا واپس آیا۔ اس نے بیگ اٹھایا اور واپس باتھ روم میں گھس گیا۔ اس نے باتھ روم کا دروازہ بند کیا اور بیگ کو اور زیادہ کھول کر

اس نے بیگ کے ایک خفیہ خانے سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اس کے مختلف بٹن دبانے کے بعد اس نے اس کی ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔

ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے مختلف ریڈیو اسٹیشنوں سے نشر ہونے والے پروگرام سنائی دینے لگے لیکن رابرٹ ناب گھماتا چلا گیا۔

جب ڈائل پر چلنے والی سوئی آخری کونے پر پہنچ گئی تو اس نے ایک اور بٹن کو مخصوص انداز میں دبایا اور پھر سوئی کو واپس لے آنے لگا۔ اس بار نشریات کا شور سنائی نہ دے رہا تھا۔ اور پھر ایک مخصوص ہندسے پر سوئی پہنچتے ہی رابرٹ نے ہاتھ ہٹا لیا۔

اب سمندر کی لہروں جیسا شور ٹرانسمیٹر سے نکل رہا تھا چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ یہ کرنل ریڈ کی آواز تھی۔

"یس کرنل ریڈ — اوور"۔ کرنل ریڈ کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"ایم۔ ایم۔ ون سپیکنگ — اوور"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ — ایم۔ ایم۔ ون — کیا رپورٹ ہے" کرنل ریڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے باس۔ مگر کوئی لائن آف ایکشن سمجھ میں نہیں آ رہی۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے نادیدہ آنکھیں مجھے ہر وقت چیک کر رہی ہوں۔ ٹارگٹ کے ساتھی بھی بے حد ہوشیار اور ذہین ہیں — اوور"۔ رابرٹ نے کوڈ ورڈز میں گفتگو کرتے ہوئے کہا

"تم نے مین ٹارگٹ کو چیک کیا ہے — اوور"— دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"صرف باہر سے جناب — اوور"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"پھر تم نے کیا پروگرام بنایا ہے — اوور"۔ کرنل ریڈ نے پوچھا

"پہلے میں نے سوچا کہ ٹارگٹ کو حکم دوں کہ وہ اپنے پاس سے میرے لئے مین ٹارگٹ کا پاس لے اور میں سیر کے بہانے اندر داخل ہو کر مشن مکمل کر لوں لیکن پھر میں اس لئے خاموش رہا کہ اس طرح وہ لوگ چوکنا بھی ہو سکتے ہیں — اوور"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

"تم نے بالکل ٹھیک سوچا ہے۔ اس طرح تو وہ لوگ تم سے مشکوک ہو جائیں گے — تم ایسی لائن آف ایکشن بناؤ کہ انہیں آخری لمحے تک علم نہ ہو اور مین مشن بھی مکمل ہو جائے۔ اوور"۔ کرنل ریڈ نے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے — اوور"۔ رابرٹ نے بڑی فراخدلی سے اپنی کوتاہی کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا — تم ایسا کرو کہ ٹارگٹ کو حکم دو کہ وہ تمہیں مین ٹارگٹ کی اندرونی سیر کے لئے ایسا پاس مہیا کرے کہ جس سے تم اپنی شناخت کرائے بغیر انہی میں سے سمجھے جاؤ۔ اور پھر ایسی صورت میں تمہارا کام آسان ہو جائے گا لیکن ٹارگٹ کو ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کر دو کہ وہ اپنے آدمیوں کو آس پاس کی ہوا بھی نہ لگنے دے۔ اور تم خود بھی انہی میں سے کسی کا میک اپ کر لینا اوور" کرنل ریڈ نے اسے لائن آف ایکشن دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ سر — ویری گڈ لائن — تھینک یو۔ اب میں یہی کروں گا — اوور"۔ رابرٹ نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے — تمام کام انتہائی احتیاط سے ہونے چاہئیں —

غیر ضروری جلدی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ اوور"۔ رابرٹ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"او کے سر ـــــ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور" رابرٹ نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کرنل ریڈ نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر لہروں کا شور بلند ہونے لگا۔

رابرٹ نے مخصوص بٹن آف کیا تو ریڈیو کی نشریات بلند ہونے لگیں اور اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس بیگ میں رکھا۔ اس کے بعد وہ جلدی جلدی نہایا اور کپڑے بدل کر وہ بیگ سمیت باہر نکل آیا۔ پھر بیگ کو الماری میں رکھ کر وہ بستر پر لیٹ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں تاکہ بھرپور نیند لے کر تازہ دم ہو سکے۔

صفدر اپنی کار لے کر جب جولیا کے فلیٹ کے پاس پہنچا تو اس نے رابرٹ کو نیچے سڑک پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ جبکہ جولیا گیراج میں سے اپنی کار نکال رہی تھی۔

صفدر کار آگے بڑھائے لے گیا۔ اس نے ایسا میک اپ کیا تھا کہ جولیا بھی نہ پہچان سکتی تھی۔ اس طرح اس نے کار بھی ساتھ والے گیراج سے کرایہ پر حاصل کی تھی۔ کیونکہ اس کی کار کو جولیا اچھی طرح پہچانتی تھی۔ صفدر سمجھ گیا کہ جولیا اور رابرٹ دونوں کار میں بیٹھ کر کہیں جانے والے ہیں۔ اس لئے اس نے آگے جا کر ایک گلی میں کار کو بیک کر کے اس طرح کھڑا کر دیا کہ جولیا کی کار جس طرف بھی جائے۔ وہ اس کا تعاقب کر سکے اور پھر چند لمحوں کے بعد جولیا کی کار اس گلی کے سامنے سے گزری جس میں صفدر کی کار موجود تھی۔ کافی فاصلہ دے کر صفدر نے کار کا تعاقب شروع کر دیا چونکہ سڑک پر کاروں کا کافی رش تھا۔ اس لئے صفدر بڑے

اطمینان سے تعاقب کر رہا تھا اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جولیا کی کار شاہی مسجد کے سامنے جا کر رک گئی۔

صفدر نے بھی کار کافی فاصلے پر ایک کیفے کے سامنے روک دی اور خود اتر کر کیفے کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ جہاں سے شاہی مسجد کا دروازہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

جولیا اور رابرٹ کار سے اتر کر مسجد میں داخل ہو گئے تھے۔ صفدر نے چائے کا کپ منگوایا اور اطمینان سے بیٹھ کر چائے پینے میں مصروف ہو گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ایکسٹو کی احتیاط اب ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بڑھتی جا رہی ہے۔ بھلا جولیا کا رشتہ دار جو سوئٹزرلینڈ سے تفریح کے لئے پاکستان آیا ہے اب بھلا اس کی نگرانی کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے جولیا اب اتنی بچی نہیں کہ وہ اپنے ساتھ کسی دشمن کو لگا لائی ہو۔ لیکن چونکہ ایکسٹو کا حکم تھا اس لئے وہ حکم کی تعمیل کے لئے مجبور تھا۔

اس نے چائے کے دو کپ پی لئے تو جولیا اور رابرٹ مسجد سے باہر نکلے اور ایک بار پھر ان کی کار آگے بڑھی۔ صفدر نے جلدی سے بل ادا کیا اور دوبارہ کار میں آ کر بیٹھ گیا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار دوبارہ شہر کی طرف بڑھ گئی۔ اور پھر کار انٹرنیشنل ہوٹل کی پارکنگ میں جا رکی۔ صفدر کو معلوم تھا کہ جولیا نے رابرٹ کے لئے انٹرنیشنل ہوٹل میں کمرہ بک کرا دیا ہے۔ اس لئے وہ سمجھ گیا کہ جولیا رابرٹ کو اس کے کمرے تک چھوڑنے آئی ہے۔ اور پھر جب اس نے جولیا اور رابرٹ کو کار سے اتر کر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے دیکھا اور اس نے رابرٹ کے ہاتھ میں سفری بیگ بھی لٹکا ہوا پایا

تو اسے اپنے خیال پر یقین آ گیا۔ اس نے بھی کار پارکنگ میں روکی اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ ان دونوں سے پہلے ہی ہوٹل میں داخل ہوا اور کاؤنٹر پر جا کر رک گیا۔

کاؤنٹر کلرک فون میں مصروف تھا۔ اسی لمحے جولیا اور رابرٹ بھی وہاں پہنچ گئے۔ رابرٹ بڑے غور سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس نے سرسری نظروں سے صفدر کو بھی دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی لہر نمودار نہ ہوئی۔ کیونکہ صفدر میک اپ میں تھا۔

پھر کاؤنٹر کلرک فارغ ہوتے ہی جولیا کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جولیا اس سے کمرے کی بکنگ کے متعلق بات چیت کرنے لگی۔ رابرٹ کا پاسپورٹ اور دیگر کاغذات اس نے کاؤنٹر کلرک کو دکھائے اور پھر کاؤنٹر کلرک نے رجسٹر میں ضروری اندراجات کرنے کے بعد اسے بارھویں منزل کے کمرہ نمبر دو سو دس کی چابیاں پکڑا دیں اور جولیا اور رابرٹ لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

صفدر کو جب کمرہ نمبر کا پتہ چل گیا تو وہاں رکا نہیں بلکہ جولیا اور رابرٹ کے فارغ ہونے سے پہلے ہی لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر وہ ان دونوں سے پہلے ہی بارھویں منزل پر پہنچ گیا۔ اس نے راہداری میں ادھر ادھر دیکھا۔ خاصی چہل پہل تھی۔ لوگ آ جا رہے تھے۔ اور پھر اسے کمرہ نمبر دو سو نو کے لاک میں چابی لگی ہوئی نظر آ گئی۔

صفدر تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھا۔ وہ حیران تھا کہ چابی لاک میں کیوں موجود ہے۔ اس نے آہستہ سے چابی گھمائی اور پھر دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اور صفدر اندر داخل ہو گیا۔ کمرے کی بتی

جل رہی تھی اور اندر کسی کا سامان بھی موجود تھا۔ صفدر سمجھ گیا کہ کمرہ پہلے سے بک ہے اور شاید کمرے کا مکین کہیں جاتے ہوئے چابی نکالنا بھول گیا ہے۔ یا پھر وہ کہیں قریب ہی گیا ہوگا۔

اسی لمحے اسے ساتھ والے کمرے سے جولیا کی مدھم سی آواز سنائی دی۔ وہ سمجھ گیا کہ رابرٹ اور جولیا دونوں کمرے میں پہنچ چکے ہیں۔

دونوں کمروں کے درمیان ایک بڑا سا روشندان موجود تھا جو تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ جس سے ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں

ابھی صفدر سوچ ہی رہا تھا کہ اس کا آئندہ لائحہ عمل کیا ہو کہ وہ چونک پڑا کیونکہ اس کے کمرے کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا اور صفدر جو دانستہ دروازے کی اوٹ میں کھڑا تھا اس کے پٹ کے پیچھے آ گیا۔

دوسرے لمحے ایک غیر ملکی نوجوان اندر داخل ہوا اور اس نے تیزی سے ہاتھ پیچھے کر کے دروازہ بند کر دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ اسے صفدر کی موجودگی کا احساس ہوتا، صفدر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور نوجوان کی کنپٹی پر ایک پٹاخہ سا چھوٹا اور نوجوان کراہتا ہوا منہ کے بل فرش کے قالین پر ڈھیر ہوتا چلا گیا اس کے نیچے گرتے ہی صفدر کی لات انتہائی تیزی سے گھومی اور نوجوان کی کنپٹی پر اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے پڑی اور وہ نوجوان اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا پھر ڈھیر ہو گیا۔ اس کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔

صفدر نے آگے بڑھ کر اسے سیدھا کیا اور پھر اس کی نبض پکڑ کر چیک کرنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ نوجوان کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ کم از کم تین چار گھنٹوں سے

پہلے ہوش میں نہیں آ سکے گا۔

صفدر نے نوجوان کو اٹھایا اور اسے ملحقہ غسل خانے کا دروازہ کھول کر اندر دھکیل دیا۔ تاکہ کوئی اور یا ویٹر اندر آئے تو اسے شک نہ پڑے۔ اس کے بعد اس نے غسل خانے کا دروازہ بند کرنے کے ساتھ ساتھ کمرے کا دروازہ بھی اندر سے بند کیا اور پھر اس نے بیڈ کے اوپر چھوٹی میز رکھی اور اس کے اوپر کرسی رکھ کر وہ اس کرسی پر چڑھ گیا۔ اب اس کا سر روشندان کے اوپر والے حصے پر پہنچ گیا۔

اس نے رابرٹ کے کمرے میں جھانکا تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ رابرٹ غسل خانے سے نکل کر بڑے محتاط انداز میں دیوار کے ساتھ چلتا ہوا اس الماری تک پہنچا جس میں اس کا بیگ پڑا ہوا تھا۔ اور پھر وہ بیگ کو اٹھا کر اسی طرح محتاط انداز میں چلتا ہوا غسل خانے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

جب اس نے غسل خانے کا دروازہ کھولا تو صفدر نے نل چلنے اور پانی گرنے کا شور واضح طور پر سنا۔ حالانکہ پہلے نل کھلنے کا کوئی تک نہ تھا۔ صفدر کے ذہن میں شکوک کے سانپ رینگنے لگے۔ اسے ایکسٹو کی بے پناہ عقلمندی پر رشک آنے لگا۔ وہ چند لمحے رابرٹ کے اس انداز میں غسل خانے سے نکل کر الماری تک پہنچنے اور پھر بیگ اٹھا کر واپس جانے کی کوئی توجیہہ سمجھ میں نہ آئی کیونکہ کمرہ خالی تھا۔ جولیا شاید واپس جا چکی تھی مگر دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا جیسے بجلی کوند گئی ہو اور وہ رابرٹ کی اس احتیاط کا مقصد سمجھ گیا۔ رابرٹ جس طرح دیوار کے ساتھ ہوتا ہوا غسل خانے تک پہنچا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا

کردہ کی ہول سے جھانکنے والے کی نظروں سے بچنا چاہتا ہے۔ اور اب صفدر کو یقین ہو گیا کہ رابرٹ واقعی مشکوک آدمی ہے۔ ورنہ ایک عام آدمی کو اس قسم کی احتیاطوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

غسل خانے کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ البتہ پانی کے گرنے کا شور اسی طرح تسلسل کے سے انداز میں سنائی دے رہا تھا۔ گو یہ شور بے حد ہلکا تھا لیکن اب چونکہ صفدر کی تمام حسیات جاگ اٹھی تھیں۔ اس لئے اب وہ آسانی سے یہ شور سن رہا تھا۔

رابرٹ تقریباً آدھے گھنٹے تک غسل خانے میں گھسا رہا۔ اور پھر اچانک پانی کا شور ختم ہو گیا۔ اور دس منٹ بعد غسل خانے کا دروازہ کھلا اور رابرٹ باہر نکل آیا۔ بیگ کو اس نے اتارے ہوئے کپڑوں میں لپیٹا ہوا تھا۔ اس نے نائٹ سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور واقعی وہ نہا کر نکلا تھا۔ اس بار رابرٹ نے کسی احتیاط کی ضرورت نہیں سمجھی اور وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا الماری تک پہنچا۔ اس نے کپڑے بیگ میں ڈالے اور پھر بیگ کو الماری میں رکھ کر وہ بیڈ پر لیٹنے لگا۔

صفدر تیزی سے نیچے کو جھک گیا کیونکہ بیڈ پر لیٹتے وقت رابرٹ کی نظریں لازماً روشندان پر پڑتیں۔ اور صفدر اس کی نظروں میں آ جاتا۔ صفدر اسی طرح جھکے جھکے انداز میں نیچے اتر آیا۔ اس نے کرسی اور میز واپس اپنی جگہ پر رکھی۔ رابرٹ کے کمرے کی بتی اسی لمحے بجھ گئی اور نیلے رنگ کی ہلکی روشنی نظر آنے لگی۔

صفدر احتیاط سے غسل خانے کی طرف بڑھا اور اس نے غسلخانے کا دروازہ کھول کر بے ہوش پڑے ہوئے غیر ملکی نوجوان کو اٹھایا اور

اسے لا کر بیڈ پر لٹا دیا اور اس پر کمبل ڈال دیا۔ وہ نہ چاہتا تھا کہ ٹھنڈے فرش پر اس بے چارے کو جو کسی طور پر بھی براہ راست اس مسئلے میں ملوث نہ تھا۔ ٹھنڈ لگ جائے یا سردی سے ہی اکڑ کر مر جائے۔

اس کے بعد وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اس کمرے کا بھی نائٹ بلب جلا دیا اور بڑی بتی کو بجھا دیا۔ ویسے وہ سوچ سوچ کر دل میں ہنس رہا تھا کہ جب اس نوجوان کو ہوش آئے گا اور وہ اپنے آپ کو بستر پر پڑا ہوا دیکھے گا اور کمرے میں سے کوئی چیز بھی چوری نہ ہوئی ہو گی تو وہ کتنا حیران ہو گا اور کیا کیا نہ سوچے گا۔

صفدر اب اس انتظار میں تھا کہ رابرٹ سو جائے تو وہ اس کے کمرے میں داخل ہو کیونکہ وہ اب اس بیگ کی تلاشی لینا چاہتا تھا۔ جسے اس پر اسرار اور محتاط انداز میں رابرٹ غسل خانے میں لے گیا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے صبر آزما انتظار کے بعد صفدر اٹھا اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ راہداری اب سنسان تھی۔

صفدر نے بڑی احتیاط سے اس کمرے کا دروازہ بند کیا اور رابرٹ کے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک مڑی ہوئی تار نکالی اور پھر ادھر ادھر دیکھ کر اس نے تار کو کی ہول میں ڈالا اور بڑے ماہرانہ انداز میں دائیں بائیں گھمانے لگا۔

چند لمحوں بعد ہلکی سی کھٹک کی آواز ابھری اور تالا کھلتا چلا گیا۔ صفدر نے تار باہر نکال کر واپس جیب میں ڈالی اور پھر بڑی احتیاط سے دروازہ کھول کر کمرے کے اندر داخل ہو گیا۔

اس نے دروازہ بند کیا اور دبے قدموں بیڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا

رابرٹ گہری نیند سویا ہوا تھا۔

صفدر چند لمحے رابرٹ کے سرہانے کھڑا رہا۔ اس کے سانس کی آمد و رفت دیکھتا رہا۔ تاکہ اس بات کا پوری طرح اطمینان کر سکے کہ رابرٹ کتنی گہری نیند سویا ہوا ہے۔ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ واقعی رابرٹ گہری نیند سویا ہوا ہے۔ تو صفدر الماری کی طرف بڑھ گیا اور اس نے الماری کھول کر اس میں سے بیگ نکالا اور پھر بیگ کو لئے ہوئے محتاط قدموں سے چلتا ہوا وہ غسلخانے میں گھس گیا۔

غسل خانے کا دروازہ بند کر کے اس نے بتی جلائی اور پھر اس نے بیگ کھول کر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ بیگ میں موجود کپڑوں کی تلاشی کے بعد اس نے اس میں موجود کاغذات کو اچھی طرح چیک کیا۔ کاغذات پاسپورٹ اور ویزے پر مشتمل تھے جنہیں غور سے دیکھنے کے بعد اس نے ذہنی طور پر ان کے اصلی ہونے کا یقین کر لیا۔ پھر بیگ کی مزید تلاشی کے بعد اسے ایک چھوٹا سا ٹرانسسٹر نظر آیا۔

ٹرانسسٹر دیکھ کر وہ قدرے حیران ہوا کہ رابرٹ آخر یہ ٹرانسسٹر ہمراہ کیوں لئے پھر رہا ہے۔ اس نے ٹرانسسٹر کو پہلے تو غور سے دیکھا اور پھر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔ تو ٹرانسسٹر سے نشریات کی آوازیں نکلنے لگیں۔ صفدر ناب گھماتا رہا۔ دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں لیکن سوائے ریڈیو کی نشریات کے اور کچھ سنائی نہ دیا۔ پھر اس نے ٹرانسسٹر کا پچھلا حصہ کھول ڈالا اور روشنی میں اس کی مشینری چیک کرنے لگا۔ اس نے ریڈیو مکینک کا باقاعدہ کورس پاس کیا ہوا تھا۔ اس لئے وہ اس کی مشینری کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ مشینری میں کوئی مخصوص بات نظر نہ آئی۔ وہ عام سا ٹرانسسٹر تھا۔

اس نے اس کا کوئی خفیہ خانہ ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن سب کچھ بے سود رہا۔ یہ واقعی ایک عام سا ٹرانسسٹر تھا۔ باوجود تیز نگاہی اور مہارت کے اسے وہ چھوٹا سا بٹن نظر نہ آیا جسے اس طرح چھپایا گیا تھا کہ وہ ایک عام سا پرزہ نظر آتا تھا۔

اچھی طرح چیک کرنے کے بعد صفدر نے ٹرانسسٹر بند کر کے اسے بیگ میں رکھا۔ بیگ کو بھی اس نے ہر طرح کھنگال ڈالا لیکن وہ ایک عام سا بیگ ہی ثابت ہوا۔

صفدر نے کپڑے واپس بیگ میں ڈال کر غسل خانے کی بتی بند کی اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ رابرٹ اسی طرح گہری نیند میں تھا۔ صفدر نے بیگ واپس الماری میں رکھا اور الماری میں لٹکے ہوئے اس کے کپڑوں کی تلاشی لی لیکن کچھ بھی نہ ملا حتیٰ کہ ایک ریوالور تک کہیں نظر نہ آیا۔ تو صفدر مایوس ہو گیا۔ اس کے ذہن میں ابھرنے والے شک کے سائے اب دور ہوتے جا رہے تھے۔

رابرٹ تو ہر لحاظ سے عام سا نوجوان نظر آ رہا تھا۔ بس اس کے ذہن میں رابرٹ کا مشکوک انداز میں غسل خانے میں جانا کھٹکا تھا لیکن اب کوئی ایسی چیز نظر نہ آ رہی تھی۔ جس بنا پر وہ کوئی فیصلہ کر سکتا۔

آخرکار وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ شاید رابرٹ اس لئے اس انداز میں غسل خانے میں گیا ہے کہ اس کی شاید جولیا سے کوئی شرط وغیرہ لگی ہو گی یا پھر جولیا نے اسے تھکاوٹ کی وجہ سے نہانے سے منع کیا ہو گا اور اس نے سوچا ہو گا کہ کہیں جولیا باہر نکل کر واپس جانے کی بجائے کی ہول سے اسے چیک نہ کر رہی ہو۔ بہرحال کوئی بھی وجہ ہو اسے اپنا شک مجبوراً

ختم کرنا پڑ رہا تھا۔

صفدر دبے پاؤں کمرے سے باہر نکلا اور آہستہ سے دروازہ بند کرنے کے بعد وہ لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ ایکسٹو کو اس سلسلہ میں رپورٹ دے کر اس سے مزید ہدایات حاصل کر سکے۔ کیونکہ اسے ذاتی طور پر رابرٹ کی نگرانی فضول نظر آ رہی تھی۔

ٹائیگر سپیشل سیکورٹی آفیسر کے روپ میں ایئر بیس میں موجود تھا۔ اس نے پورے ایئر بیس کا جائزہ اچھی طرح لیا تھا اور اس کے خیال کے مطابق ایئر بیس پر انتہائی بہترین حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ آج بھی وہ سیکورٹی ہیڈ کوارٹر میں اپنے دفتر میں بیٹھا سیکورٹی کے بارے میں نئی تجاویز پر غور کر رہا تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

”یس ——— ایس۔ ایس۔ او سپیکنگ“۔ ——— ٹائیگر نے سپیشل سیکورٹی آفیسر کا مخفف استعمال کرتے ہوئے کہا۔

”جناب ——— گیٹ پر دو غیر ملکی موجود ہیں جن میں سے ایک لڑکی اور ایک مرد ہے ——— وہ ایئر بیس کے خفیہ ہینگروں کا تفریحی دورہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان کے پاس سیکرٹ سروس کے چیف کے جاری کردہ پاس ہیں“۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو ——— ایسا کیسے ہو سکتا ہے"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ——— چیف سیکورٹی آفیسر نے آپ سے بات کرنے کا حکم دیا ہے۔ اب آپ جیسے کہیں۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم انہیں وہیں روکو ——— میں خود آ رہا ہوں"۔
ٹائیگر نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

ایکسٹو کی طرف سے غیر ملکیوں کو پاس جاری کرنے اور خاص طور پر سرکنڈا ایئر بیس اور خفیہ بینکروں کے تفریحی دورے کے، ایسے ہی نظر آ رہے تھے جیسے دن کو رات کہا جائے۔

وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا کہ آخر یہ غیر ملکی اس دھڑلے سے یہاں کیسے پہنچے اور انہوں نے اس طرح ایکسٹو کا نام کیسے استعمال کیا۔ یہی سوچتے ہوئے اس نے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر گھمائے مگر دوسری طرف سے سلیمان نے اسے بتایا کہ عمران فلیٹ میں موجود نہیں ہے۔

پھر ٹائیگر نے براہِ راست ایکسٹو سے بات کرنے کی ٹھانی کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ چنانچہ اس نے ایکسٹو کے مخصوص نمبر گھمائے چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔ اور ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سر ——— ! میں عمران صاحب کا ساتھی ٹائیگر بول رہا ہوں میں سرکنڈا ایئر بیس پر موجود ہوں بطور سیکورٹی آفیسر ——— یہاں گیٹ پر ایک غیر ملکی مرد اور ایک غیر ملکی عورت پہنچے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایئر بیس کی سیر کریں۔ ان کے پاس آپ کے جاری کردہ سپیشل پاس ہیں"۔ ٹائیگر نے

انتہائی مودبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— وہ جولیا اور اس کا رشتہ دار رابرٹ ہے۔ میں نے جولیا کے اصرار پر انہیں سپیشل پاس جاری کئے ہیں۔ مگر تم وہاں ایئر بیس پر کیا کر رہے ہو"۔ ایکسٹو نے جواب دیا۔

"مجھے یہاں عمران صاحب نے بطور سپیشل سیکورٹی آفیسر بھرتی کرایا ہوا ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ ——— ٹھیک ہے ——— بہرحال تم جولیا اور اس کے رشتہ دار کو ایئر بیس کی سیر کراؤ۔ کوئی حرج نہیں ہے"۔ ایکسٹو نے جواب دیا۔

"او کے سر"

ٹائیگر نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ جولیا کی حد تک تو مسئلہ ٹھیک تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کی اہم رکن تھی لیکن اس کے رشتہ دار والا مسئلہ ٹیڑھا تھا لیکن چونکہ ایکسٹو نے خود اسے پاس جاری کیا تھا اس لئے اب ٹائیگر کا اعتراض فضول تھا۔

پھر اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ جولیا کے رشتہ دار کے میک اپ میں کوئی اور آدمی بھیجا گیا ہو اور اس تفریحی دورے کے پس پشت ایکسٹو کی کوئی پلاننگ موجود ہو۔ چنانچہ اس نے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھایا اور پھر گیٹ انچارج کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— گیٹ سیکورٹی انچارج"۔ دوسری طرف سے گیٹ انچارج کی آواز سنائی دی۔

"ایس۔ ایس۔ او سپیکنگ ——— ان غیر ملکیوں کے نام کیا ہیں"۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"جی ایک کا نام جولیانا فٹزواٹر اور دوسرے کا رابرٹ ریکیکن ہے۔ دونوں کا تعلق سوئٹزرلینڈ سے معلوم ہوتا ہے"۔ گیٹ انچارج نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں نے سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کرلی ہے۔ یہ دونوں او کے ہیں اور پاس بھی درست ہیں۔ تم دونوں کو کار میں میرے دفتر میں بھجوا دو۔ میں خود ایئربیس دکھا دوں گا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے جناب ——— میں آپ کے نام کی انٹری کر کے انہیں آپ کے پاس بھجوا دیتا ہوں"۔ گیٹ انچارج نے جواب دیا

"ٹھیک ہے ——— میں منتظر رہوں گا"۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد اسے اپنے دفتر کے باہر جیپ رکنے کی آواز سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ جولیا اور رابرٹ آئے ہیں۔ اس کا خیال درست ثابت ہوا اور چند لمحوں بعد ایک ملازم انہیں اپنے ہمراہ لئے اندر داخل ہوا۔ ٹائیگر ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ چونکہ میک اپ میں تھا اس لئے ظاہر ہے جولیا اسے پہچان ہی نہیں سکتی تھی۔ اور پھر اس نے باقاعدہ سیکورٹی کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ جولیا اپنی اصل شکل میں تھی۔ اور رابرٹ کو تو وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا۔

رابرٹ سڈول جسم کا مضبوط اور تنومند نوجوان لگ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں اور چہرے سے ذہانت جھلک رہی تھی۔

"مجھے وقار کہتے ہیں ——— میں یہاں سپیشل سیکورٹی آفیسر ہوں"۔

ٹائیگر نے دانستہ رسمی سا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ رابرٹ کے سامنے اپنی شناخت نہ کرانا چاہتا تھا۔

"میرا نام جولیانا فٹزواٹر ہے اور یہ میرے رشتہ دار رابرٹ ہیں۔ ہمارا اصل وطن تو سوئٹزرلینڈ ہے لیکن مجھے یہاں کی شہریت حاصل ہے۔ البتہ رابرٹ سیر و تفریح کے لئے سوئٹزرلینڈ سے یہاں آئے ہیں"۔ جولیا نے اپنا اور رابرٹ کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیئے" ——— ٹائیگر نے باقاعدہ ان دونوں سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر اس نے گھنٹی بجا کر چپڑاسی کو طلب کیا اور اسے دو کوکا کولا لانے کا کہہ کر وہ دوبارہ جولیا کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کو یہاں سیر کرنے کے پاس سیکرٹ سروس کے سربراہ نے ذاتی طور پر جاری کئے ہیں حالانکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کیا آپ کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے"۔ ٹائیگر نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں ——— میرا ایک دوست ہے علی عمران وہ کبھی کبھار سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ وہ یہاں کے انٹیلیجنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کا اکلوتا لڑکا ہے۔ رابرٹ کا تعلق چونکہ فضائی انجنیئرنگ سے ہے اس لئے انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ وہ یہاں کی سیر کرنا چاہتے ہیں چونکہ سوئٹزرلینڈ مکمل طور پر غیر جانبدار ملک ہے اس لئے کسی خطرے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے۔ چنانچہ علی عمران کی سفارش پر سیکرٹ سروس کے سربراہ نے اپنے طور پر تمام چھان بین کرنے اور مطمئن ہونے کے بعد انہوں نے مہربانی کی ہے کہ ہمیں پاس جاری کر دیتے ہیں اور پاس کی چھان بین گیٹ پر ہو چکی ہے"۔ جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اب

ٹائیگر کا تجسس دور ہو گیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران کی سفارش پر تو ایکسٹو سب کچھ کر سکتا ہے۔

اتنی دیر میں چپڑاسی نے دو بوتلیں کوکا کولا لا کر جولیا اور رابرٹ کے سامنے رکھ دیں۔ اور ٹائیگر کے کہنے پر ان دونوں نے کوکا کولا سپ کرنا شروع کر دیا۔

"دیکھئے یہ اڈہ تو بہت وسیع و عریض ہے اور ظاہر ہے یہاں ہر قسم کے جنگی جہاز ہیں۔ ان سب کی سیر کرنے کے لئے تو ہفتوں چاہئیں۔ آپ خاص طور پر کیا دیکھنا پسند کریں گے" ٹائیگر نے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ ایکریمیا نے پاکیشیا کو ایف ایون طیارے دیئے ہیں۔ میں نے سوئٹزرلینڈ میں ان طیاروں کی بہت تعریف سنی ہے اور ہمارے استاد بتاتے ہیں کہ یہ طیارے جدید ترین فضائی انجینئرنگ کے شاہکار ہیں میں دراصل انہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ ان کا انجینئرنگ کے نقطہ نظر سے جائزہ لینا چاہتا ہوں" اس بار جولیا کی بجائے رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوہ — میں سمجھ گیا — ٹھیک ہے میں آپ کو ان میں سے ایک طیارہ دکھا دیتا ہوں" ٹائیگر نے کہا۔

پھر اس نے فون اٹھا کر ایف ایون کے خفیہ ہینگروں کے سیکورٹی انچارج سے بات چیت کی اور انہیں گیٹ سے بھی تصدیق کرنے کے لئے کہا۔ اس کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر چند لمحوں بعد وہاں سے اوکے کا فون آگیا۔ اور ٹائیگر ان دونوں کو لے کر ایف ایون طیاروں کے ہینگروں کی طرف چل پڑا۔

"آپ کے پاس کتنے طیارے ہیں" جیپ میں بیٹھ کر رابرٹ نے

ٹائیگر سے پوچھا۔

"کس قسم کے طیارے" — ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"ایف ایون طیاروں کے متعلق ہی پوچھ رہا ہوں" رابرٹ نے کہا۔

"فی الحال تو چار طیارے ملے ہیں، باقی ابھی تیار ہو رہے ہیں" ٹائیگر نے کہا۔

"کیا چاروں طیارے اسی ایئر بیس پر ہیں" رابرٹ نے پوچھا۔

"جی ہاں" — ٹائیگر نے کہا اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ نہ ہی رابرٹ نے کوئی سوال کیا اور نہ ہی ٹائیگر نے کچھ مزید بتانے کی کوشش کی۔

جیپ جسے سیکورٹی کا ایک ڈرائیور چلا رہا تھا مختلف راستوں سے گزرنے کے بعد ایک بڑی سی عمارت کے گیٹ پر رک گئی۔ یہ خفیہ ہینگروں کی طرف جانے والی سڑک پر چیکنگ پوسٹ تھی۔

یہاں ٹائیگر سمیت جولیا اور رابرٹ کا سائنسی طور پر چیک اپ کیا گیا اس کے بعد انہیں آگے جانے کی اجازت دی گئی۔ اس طرح تین چیک پوسٹوں سے گزرنے کے بعد وہ ان خفیہ ہینگروں میں پہنچ گئے۔ جہاں ایف ایون طیارے رکھے گئے تھے۔

سب سے پہلے ٹائیگر انہیں اس سیکشن کے انچارج ایئر کموڈور راشد کے پاس لے گیا۔ ایئر کموڈور ایکسٹو کے پاس کی وجہ سے ان دونوں سے بڑی خوش اخلاقی سے ملا۔

"آپ نے ایروناٹیکل انجینئرنگ میں ڈگری لی ہوئی ہے" ایئر کموڈور نے رابرٹ سے پوچھا۔

"جی ہاں ——— اسی لیے تو مجھے ایف الیون کو دیکھنے کا شوق ہے۔" رابرٹ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اس طرح اندر جا کر دیکھنے سے تو آپ جدید فضائی انجینئرنگ کے اس شاہکار کو قریب سے نہیں جان سکتے۔ اس کی کارکردگی تو فضا ہی میں محسوس ہوتی ہے۔" ایئر کموڈور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کی بات بالکل درست ہے۔ انجینئرنگ ٹیکنالوجی کا صحیح پتہ تو پرواز کے وقت ہی لگتا ہے لیکن ظاہر ہے روزانہ تو ان کی پرواز نہ ہوتی ہو گی۔" رابرٹ نے جواب دیا۔

"ہاں ——— روزانہ تو نہیں ہوتی لیکن اکثر پریکٹس پروازیں ہوتی رہتی ہیں۔ آپ ہمارے معزز مہمان ہیں اور چونکہ آپ اس صنعت میں انجینئر ہیں اس لئے پریکٹس پرواز میں آپ کو سوار کرایا جا سکتا ہے۔" ایئر کموڈور نے کہا۔

"تو کیا آج اس کی پریکٹس پرواز ہو رہی ہے۔" رابرٹ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ...... اتفاق سے ایک گھنٹے بعد ایک طیارہ پریکٹس پرواز کرے گا۔" ایئر کموڈور نے کہا۔ اور رابرٹ کا چہرہ فرطِ مسرت سے کھل اٹھا۔ یہ اس کے لئے اتنی بڑی خوشی تھی جس کا وہ عام حالات میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

"اوہ ——— اگر ایسا ہو جائے تو یہ میری زندگی کے سب سے زیادہ مسرت بخش لمحات ہوں گے۔" رابرٹ نے کہا اور واقعی اس کے لہجے سے بے پناہ مسرت کا اظہار ہو رہا تھا۔

ٹائیگر اتنے قیمتی طیارے میں کسی غیر ملکی کا بیٹھنا ذاتی طور پر پسند نہ کرتا تھا چاہے وہ ایکسٹو کے مہمان ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن چونکہ ایئر کموڈور اس شعبے کا انچارج تھا اس لئے وہ کیا کہہ سکتا تھا۔ خاموش ہو رہا۔

"کیا میں بھی اس طیارے میں پرواز کر سکتی ہوں۔" جولیا نے پوچھا۔

"جی ہاں، کیوں نہیں۔ لیکن آپ کو تکلیف تو ہو گی کیونکہ یہ کوئی مسافر بردار طیارہ تو نہیں جنگی جہاز ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ تین افراد کی گنجائش ہوتی ہے چونکہ اس طیارے میں نیوی گیٹر کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ سب کچھ آٹومیٹک مشینوں کے ذریعے ہوتا ہے اس لئے میں نیوی گیٹر کی بجائے رابرٹ کو ساتھ لے جا سکتا ہوں۔ البتہ اگر آپ بھی پرواز کرنا چاہتی ہیں تو پھر سیکنڈ پائلٹ کو بھی ڈراپ کرنا ہو گا۔ اس کی جگہ آپ جا سکتی ہیں۔ لیکن یہاں آرام دہ سیٹیں نہیں ہوں گی۔" ایئر کموڈور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— کوئی ایسی بات نہیں ——— تکلیف کس بات کی۔" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایئر کموڈور نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور کسی سے بات چیت شروع کر دی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے میرے ساتھ ———" ایئر کموڈور نے جولیا اور رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ بے شک اپنی ڈیوٹی پر جا سکتے ہیں مسٹر وقار۔" ایئر کموڈور نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

ظاہر ہے اب اس کی کوئی خاص ضرورت بھی نہ تھی چنانچہ وہ جولیا اور رابرٹ سے مصافحہ کر کے باہر آ گیا۔ اور پھر جیپ میں بیٹھ کر اپنے دفتر کی

طرف بڑھنے لگا۔ لیکن اس کا ذہن مطمئن نہیں تھا۔ اسے ایک عجیب سی خلش محسوس ہو رہی تھی۔ اس کی چھٹی حس بار بار خطرے کا الارم بجا رہی تھی۔ لیکن خطرے کی کوئی بات نظر نہ آ رہی تھی۔

ایجنسٹو سے وہ براہ راست پوچھ چکا تھا اور ظاہر ہے ایجنسٹو کسی عام یا خطرناک شخص کو تو پاس جاری نہ کر سکتا تھا۔ اور پھر جولیا کے کہنے کے مطابق پاس بھی عمران کی معرفت حاصل کئے گئے تھے۔ تب تو اس کے خیال کے مطابق ایک فیصد بھی خطرے کی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔

جہاں تک پرواز میں ان دونوں کے ساتھ جانے کا تعلق تھا تو رابرٹ انجینئر تھا، پائلٹ تو نہ تھا کہ وہ کسی بھی طرح خطرناک ثابت ہو سکتا۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی خطرے کی بات نظر نہ آتی تھی لیکن اس کے باوجود چھٹی حس کسی طرح چین لینے کا نام ہی نہ لے رہی تھی۔ چنانچہ اس نے یہی فیصلہ کیا کہ دفتر جا کر عمران سے فون پر نہیں تو مخصوص ٹرانسمیٹر پر کال کر کے اس سلسلے میں بات کرے گا۔

بلیک زیرو نے جولیا کے بے حد اصرار پر انہیں ایریبین کی سیر کے لئے اسپیشل پاسز تو جاری کر دیئے تھے لیکن وہ اس سلسلے میں شدید الجھن محسوس کر رہا تھا۔ کیونکہ ابھی حال ہی میں عمران نے ایف ایون طیاروں کے سلسلے میں ایک مخصوص میٹنگ میں شرکت کی تھی اور گو عمران نے اسے زیادہ تفصیل تو نہ بتائی تھی لیکن موٹی موٹی باتیں ضرور بتا دی تھیں۔

لیکن جولیا نے زندگی میں پہلی بار اتنا اصرار کیا تھا کہ وہ اس کے بے پناہ اصرار پر ہی پاس جاری کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ البتہ اس نے جولیا کو یہ ہدایت کر دی تھی کہ وہ رابرٹ کے ساتھ ساتھ رہے اور پوری طرح محتاط رہے۔

ادھر عمران نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ اس نے صرف رسمی چیکنگ کے لئے صفدر کو رابرٹ کی نگرانی کا حکم دیا ہوا ہے اور صفدر نے بھی رابرٹ کے متعلق رپورٹ دے دی تھی کہ وہ ہر لحاظ سے ایک عام سا نوجوان ہے اس نے اس کے سامان کی اچھی طرح پڑتال کر لی تھی۔ حتیٰ کہ اس کے سامان

میں سے ایک ریوالور تک بھی نہ ہلا تھا۔ لیکن ان سب کے باوجود اسے الجھن سی ہو رہی تھی۔

وہ اس الجھن کی وجہ بھی سمجھتا تھا کیونکہ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ نہیں ہوا تھا کہ ایکسٹو نے براہِ راست اس قسم کے سپیشل پاس جاری کئے ہوں اور پھر رابرٹ کچھ بھی ہو بہرحال ایک غیر ملکی تھا۔

اور سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اس نے اس سلسلے میں عمران سے بھی اجازت طلب کی تھی۔ لیکن جب ٹائیگر کا فون آیا اور اسے معلوم ہوا کہ عمران نے ٹائیگر کو سیکورٹی آفیسر کے روپ میں چھوڑا ہوا ہے اور ٹائیگر بھی انہیں سیر کرائے گا تو وہ قدرے مطمئن ہو گیا کیونکہ وہ ٹائیگر کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس کے باوجود ایک نامعلوم سی بے چینی اس کے اعصاب میں بہرحال موجود تھی۔ اسی لمحے اس نے گیٹ کا شن دیوار پر روشن ہوتے دیکھا۔ تو اس نے چونک کر بٹن دبا دیا۔

اور جب سکرین پر عمران کی تصویر ابھری تو اس نے مطمئن ہو کر گیٹ کھولنے والا بٹن دبا دیا۔

تھوڑی دیر بعد عمران آپریشن روم میں داخل ہوا۔

"کیا بات ہے پیارے بلیک زیرو ـــــــ کچھ پریشان سے نظر آ رہے ہو"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے خوشگوار لہجے میں پوچھا۔

"پریشانی والی کوئی بات تو نہیں ـــــــ ایک جسارت آپ کی اجازت کے بغیر کر بیٹھا ہوں۔ اس لئے بے چینی سی محسوس ہو رہی ہے"۔ بلیک زیرو نے اپنے آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اوہ ـــــــ کیا شادی کر لی ہے"ـــــــ عمران نے چونکتے ہوئے

یوں پوچھا جیسے بلیک زیرو نے کوئی جرم کر لیا ہو۔

"ارے نہیں جناب" ـــــــ شادی کا تو مجھے کوئی شوق ہی نہیں"۔

بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے جولیا اور رابرٹ کو پاس جاری کرنے سے لے کر صفدر کی رپورٹ اور ٹائیگر کے فون تک ساری تفصیل بتا دی۔

"صفدر کی رپورٹ کے بعد کوئی تشویش کی بات تو نہیں ہو سکتی ایئر بیس دیکھنے سے ہمارا کیا بگڑ جائے گا ـــــــ وہاں کھڑے جہاز اور رن وے ہی تو دیکھنے کو ملے گا۔" عمران نے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"جولیا کہہ رہی تھی کہ رابرٹ ایروناٹیکل انجینئر ہے اور اسے جدید ترین فضائی انجینئرنگ دیکھنے کا شوق ہے"۔ بلیک زیرو نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران کے لاپرواہ لہجے سے اس کے ذہن میں ابھرنے والی خلش ختم ہو گئی تھی۔

"کیا کہہ رہے ہو ـــــــ رابرٹ فضائی انجینئر ہے"۔ عمران نے چونک کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔

"ہاں ـــــــ جولیا بتا رہی تھی ـــــــ کیوں ـــــــ؟" بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ ـــــــ غضب ہو گیا۔"

عمران نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور پھر اس نے تیزی سے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر اس سے پہلے کہ

وہ ریسیور اٹھایا تھا میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ اس میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

عمران نے چونک کر اس کے ڈائل پر نظر ڈالی اور اس کا چہرہ اور زیادہ سُت گیا کیونکہ فریکوئنسی ٹائیگر کی تھی۔ عمران نے تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو — ہیلو — ٹائیگر کالنگ عمران — اوور" بٹن آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز کمرے میں گونجی۔

"یس — عمران سپیکنگ — اوور" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سر — میں نے آپ کو فون کیا تھا مگر آپ فلیٹ پر نہیں ملے اس لئے میں نے ٹرانسمیٹر کال کی ہے — مس جولیا اور ان کے رشتہ دار رابرٹ ایکسٹو کے سپیشل پاس پر یہاں پہنچے ہیں۔ رابرٹ نے ایف ایون طیارے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں چونکہ ایکسٹو سے فون پر بات کر چکا تھا اور پھر جولیا نے بتایا تھا کہ اس نے آپ کی معرفت ایکسٹو سے پاس جاری کرائے ہیں۔ اس لئے میں انہیں ایف ایون طیاروں کے ہینگروں میں لے گیا۔ اس شعبے کا انچارج ایئر کموڈور راشد حسین ہے۔ راشد حسین نے انہیں آفر کر دی کہ ایک ایف ایون طیارہ ابھی پریکٹس پرواز جا رہا ہے۔ اگر رابرٹ چاہے تو اس میں بیٹھ کر پرواز بھی کر سکتا ہے۔ رابرٹ یہ خبر سنتے ہی خوش ہو گیا۔ جولیا نے بھی ساتھ پرواز کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور ایئر کموڈور اسے بھی ساتھ لے جانے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اس کے بعد ایئر کموڈور نے مجھے فارغ کر دیا لیکن میرے

ذہن میں ایک نامعلوم سی خلش تھی۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو بہر حال اطلاع کر دوں — اوور" ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ نے ایئر کموڈور کو بتایا تھا کہ وہ ایرو ناٹیکل انجینئر ہے — اوور" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر — اسی کے بتانے پر تو ایئر کموڈور نے اسے پرواز پر لے جانے کی آفر کی تھی — اوور" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مگر یہ تو قانون کے خلاف ہے — پھر ایئر کموڈور نے ایسا کیوں کیا ہے — اوور" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایئر کموڈور اپنی ذمہ داری پر لے جا سکتا ہے سر — اوور" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پرواز میں کتنی دیر ہے — اوور" عمران نے پوچھا۔

"جو وقت وہ بتا رہا تھا اس لحاظ سے تو شاید دس منٹ رہتے ہیں صحیح وقت کا مجھے علم نہیں ہے — اوور" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ غلط ہے — یہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔ اچھا ٹھیک ہے میں خود ایئر کموڈور سے بات کرتا ہوں — اوور" عمران نے کہا۔

"جناب — باہر سے کال براہ راست ایئر کموڈور تک نہیں پہنچ سکتی اندر سے البتہ باہر گفتگو کی جا سکتی ہے۔ یہاں کا نظام ایسا ہے۔ اوور" ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا — ایئر مارشل وہاں موجود ہیں — اوور" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں — وہ اپنے دفتر میں ہوں گے۔ ان سے بات ہو سکتی ہے۔ اوور" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے —— ویسے تم محتاط رہنا۔ کسی بھی وقت تمہاری ضرورت پڑ سکتی ہے —— اوور" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اوور اینڈ آل کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کرتے ہی اس نے تیزی سے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا۔ میز کی دراز کھول کر اس میں سے ٹیلی فون بک اپ ڈائری نکال کر تیزی سے کھولی اور پھر اس کی انگلیاں انتہائی تیزی سے نمبر گھمانے میں مصروف ہو گئیں۔ اس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی۔

بلیک زیرو بھی خاموش بیٹھا تھا۔ عمران کو اتنا سنجیدہ دیکھ کر وہ اپنے دل ہی دل میں خود ہی اپنے آپ کو چور محسوس کر رہا تھا۔ کیونکہ اگر وہ چوہیا کے اصرار پر یہ پاسز جاری نہ کرتا تو شاید یہاں تک نوبت نہ آتی۔

"یس —— پی اے ٹو ایئر مارشل سپیکنگ"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ایئر مارشل صاحب سے بات کراؤ —— اٹ از ایکسٹو" عمران نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ —— یس سر —— ہولڈ آن کیجیے" دوسری طرف سے پی اے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور پھر چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی

"یس —— ایئر مارشل نسیم آصف بول رہا ہوں"۔

"ایکسٹو —— مسٹر نسیم آصف —— ایف الیون شعبے کا انچارج ایئر کموڈور راشد حسین دو غیر ملکیوں کو ایف الیون طیارے کی پریکٹس پرواز

پر ساتھ لے جا رہا ہے۔ اسے فوراً روکیں" عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ —— مگر سر ان غیر ملکیوں کو پاس تو آپ نے جاری کیے تھے"۔ ایئر مارشل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پاس صرف دیکھنے کے لیے جاری کیے گئے تھے۔ پرواز کرنے کے لیے نہیں —— اور یہ بتائیں کہ کیا پریکٹس پرواز پر جانے والا طیارہ وہ تو نہیں جس میں جارجینک ٹیکنالوجی فٹ ہے" عمران نے پوچھا۔

"اوہ —— طیارہ تو وہی ہے اور آج اس ٹیکنالوجی کی مشق ہونی ہے"۔ ایئر مارشل نے مزید چونکتے ہوئے کہا۔

"اسے فوراً روکیں اور اگر وہ پرواز کر گیا ہے تو اسے فوراً واپس بلوائیں۔ چاہے اس کے لیے آپ کو زبردستی ہی کیوں نہ کرنی پڑے"۔ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب —— آپ ہولڈ آن کریں میں ابھی صورت حال کا پتہ کرتا ہوں"۔ ایئر مارشل نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور ایک طرف رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

پھر کسی کے بولنے، چیخنے اور حکم دینے کی مبہم اور مدھم سی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

عمران خاموش رسیور تھامے بیٹھا رہا لیکن اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا اور وہ بار بار دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ایئر مارشل کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو جناب" ——— اس بار ایئر مارشل کی آواز میں قدرے اطمینان تھا۔

"یس" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ——— طیارہ پرواز پر جانے ہی والا تھا۔ دونوں مہمان اندر موجود تھے کہ میں نے انہیں روک دیا ہے۔ اس لئے انہیں اتار دیا گیا ہے اور طیارہ ان کے بغیر پرواز پر چلا گیا ہے" ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"اوہ ——— تھینک یو ——— ذرا ایئر کموڈور صاحب کو فہمائش کر دیجئے کہ وہ کسی بھی حالت میں کسی غیر ملکی شخص کو اب پرواز پر ساتھ لیجانا تو ایک طرف اس کے اندر بھی نہ جانے دے" عمران نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب ——— ایسا ہی ہوگا" ——— ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"آپ کو تو علم ہے کہ مسٹر وقار سپیشل سیکورٹی آفیسر میرا آدمی ہے۔ اس لئے ان دونوں غیر ملکیوں کو ان کے ہمراہ واپس بھجوا دیں۔ اور مسٹر وقار کے اختیارات میں مزید اضافہ کر دیجئے کہ وہ آپ جیسے رینک کے آدمی کو بھی کسی اقدام سے روک سکیں۔ یہ ضروری ہے" عمران نے کہا۔

"بہتر جناب ——— میں ابھی آرڈرز دے دیتا ہوں" ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"او کے تھینک یو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ اتنے سنجیدہ کیوں ہو گئے تھے۔ اگر رابرٹ فضائی انجنیئر ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ بہرحال جولیا بھی تو ساتھ ہے" بلیک زیرو نے کہا۔

"میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ جولیا کو بھی تو ڈاج دیا جا سکتا ہے بہرحال اب مسئلہ تو ختم ہو ہی گیا" عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— ہو تو گیا مگر ٹائیگر کے ساتھ ان کو واپس بھیجنے والی بات سمجھ میں نہیں آئی" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"اس لئے کہ میں نہیں چاہتا کہ دوبارہ اس قسم کی صورت حال پیدا ہو" عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ اور اس کی ناب گھما کر اس نے فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر کا سرخ بلب جل اٹھا اور اس میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ دوسرے لمحے بلب سبز ہو گیا اور ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس ——— ٹائیگر سپیکنگ ——— اوور" ٹائیگر کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"عمران بول رہا ہوں ——— میں نے رابرٹ اور جولیا کو پرواز کرنے سے رکوا دیا ہے۔ میں نے ایکسٹو سے بات کی تھی اور ایکسٹو نے ایئر مارشل سے بات کر کے انہیں رکوا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایکسٹو نے ایئر مارشل کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تمہیں مزید اختیارات دے دیں تاکہ تم ہر قسم کی صورت حال میں ہر قسم کے اقدامات کر سکو ——— اوور" عمران نے کہا۔

"یس سر ——— ابھی چند لمحے پہلے ایئر مارشل کی طرف سے مجھے ریڈ کارڈ مہیا کر دیا گیا ہے اور تمام شعبوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اب میں ایئر بیس میں سب سے بااختیار ہوں ——— اوور" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے ——— اب تم نے ہر لمحہ محتاط رہنا ہے۔ جولیا اور رابرٹ

کو تم نے ساتھ لیجا کر ان کی رہائش گاہ تک چھوڑنا ہے تاکہ ان کی طرف سے مکمل اطمینان ہو جائے۔" اس کے بعد تم نے واپس ڈیوٹی پر جانا ہے اور انتہائی محتاط رہنا ہے ——— اوور"۔

عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ——— مجھے ہدایات مل چکی ہیں۔ جولیا اور رابرٹ ابھی میرے پاس پہنچنے والے ہیں ——— اوور"

دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— اوور اینڈ آل"

عمران نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

رابرٹ اور جولیا دونوں ایئر کموڈور کے ساتھ ایف الیون طیاروں کے مخصوص ہینگر میں پہنچ گئے۔ اور پھر ایئر کموڈور انہیں اس طیارے کے اندر لے گیا جو اس وقت پریکٹس پرواز کے لئے تیار کھڑا تھا۔ رابرٹ بڑے غور سے طیارے کی اندرونی مشینری کو دیکھ رہا تھا جبکہ جولیا کا انداز سرسری تھا۔

اور پھر رابرٹ کی آنکھیں اس وقت مسرت سے چمک اٹھیں جب اس نے ڈی چارجنگ ٹیکنالوجی پر مشتمل آلہ اس طیارے میں نصب پایا۔ اب اسے اپنی خوش قسمتی پر رشک آ رہا تھا کہ سب کچھ خود بخود صحیح طریقے سے ہوتا چلا جا رہا تھا۔

پھر ایئر کموڈور نے رابرٹ کو اس پائلٹ سے ملوایا جس نے جہاز اڑانا تھا اور اسے بتایا کہ یہ دونوں بھی اس کے ساتھ پرواز پر جائیں گے۔ پائلٹ سر ہلاتے ہوئے اپنے مخصوص کمرے میں چلا گیا اور تھوڑی

دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اپنی مخصوص کٹ میں تھا۔

جولیا اور رابرٹ کو طیارے کے اندر بٹھا دیا گیا۔ پائلٹ نے بھی سیٹ سنبھالی۔ رابرٹ پائلٹ کے ساتھ سیکنڈ پائلٹ کی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جولیا پیچھے نیوی گیٹر سیٹ پر بیٹھ گئی۔

رابرٹ نے بیٹھتے ہی جولیا کو ذہنی طور پر احکامات دینے شروع کر دیئے کہ وہ اس طیارے پر قبضہ کرے گا۔ پائلٹ کو قتل کرنا جولیا کی ذمہ داری ہوگی۔ اور جب جولیا نے اقرار کے طور پر سر ہلا دیا تو رابرٹ مطمئن ہو گیا۔

جولیا نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا تاکہ پائلٹ کو پرواز کے دوران کس طرح قتل کیا جائے کیونکہ ان کے پاس پستول تو ایک طرف نیل کٹر تک موجود نہ تھا۔ اور ظاہر ہے اس قسم کی کوئی چیز وہ ساتھ لا بھی نہ سکتے تھے۔ اور وہاں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے وہ ہتھیار کا کام لے سکتا تھا اس لیئے اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ جوڈو کا وار کر کے پائلٹ کی گردن توڑ دے گی۔ اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ تھی۔

طیارہ اب ہینگر سے نکل کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اپنے مخصوص رن وے کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔ پائلٹ ٹرانسمیٹر پر حکام سے بات چیت کر رہا تھا۔

رابرٹ اور جولیا دونوں خاموش تھے کہ اچانک پائلٹ نے طیارہ روک لیا۔

"کیا بات ہے" ——— رابرٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ایئر کموڈور صاحب آ رہے ہیں۔ وہ شاید آپ سے کوئی بات کرنا

چاہتے ہیں" پائلٹ نے جواب دیا۔

اسی لمحے ایک جیپ طیارے کے قریب آ کر رکی اور پائلٹ کے دروازہ کھولنے پر ایئر کموڈور جیپ سے اتر کر طیارے کے اندر آ گئے۔

"ساری مسٹر رابرٹ اینڈ مس جولیا ——— آپ پرواز کا لطف نہیں اٹھا سکیں گے۔ ایئر مارشل نے روک دیا ہے۔ آئی ایم ساری" ایئر کموڈور نے رابرٹ کے پاس آ کر کہا۔

"اوہ ——— مگر کیوں" ——— رابرٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ——— بہرحال آرڈر از آرڈر۔ میں نے تو اپنی ذمہ داری پر یہ اقدام کیا تھا لیکن ایئر مارشل کے حکم کے سامنے مجبور ہوں ——— آپ نیچے تشریف لے آئیے۔"

ایئر کموڈور نے کہا اور رابرٹ خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں ایئر کموڈور کے ساتھ طیارے سے نیچے اتر آئے۔ طیارہ آگے بڑھ گیا۔

رابرٹ بالکل خاموش تھا۔ منزل اس کے بالکل قریب آ کر دور ہو چکی تھی۔ اسے دراصل اس بات کا خیال تک نہ آیا تھا کہ ایئر کموڈور سے یوں اتارنے کے لئے سر پر آ کھڑا ہوگا ورنہ شاید وہ اسی وقت ایکشن میں آ جاتا اور طیارہ لے اڑتا۔ لیکن ایئر کموڈور کی موجودگی میں اس قسم کی کوئی حرکت ہر لحاظ سے حماقت ہوتی۔ اس لئے وہ چپ چاپ نیچے اتر گیا۔

البتہ اس نے طیارے کو اپنی آنکھوں کے سامنے فضا میں اترتے ہوئے دیکھا۔ اور پھر ایئر کموڈور ان دونوں کو ہمراہ لے کر ہینگر کے

دفتر کے سامنے چھوڑ گیا۔ ٹائیگر نے ان دونوں کا اٹھ کر استقبال کیا

"مجھے یہ ڈیوٹی سونپی گئی ہے کہ آپ جیسے معزز مہمانوں کو آپ کے ہوٹل چھوڑ آؤں" ـــــ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ایسی کوئی بات نہیں ـــــ ہماری گاڑی گیٹ پر موجود ہے" ـــ جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کوئی حرج نہیں جولیا ـــــ وقار صاحب اچھے آدمی ہیں۔ ان سے گپ شپ ہو جائے گی" رابرٹ نے فوراً ہی کہا۔ اور جولیا کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گئی۔

"آپ واپس کیوں چلے آئے تھے۔ ہمارے ساتھ رہتے" رابرٹ نے کہا۔

"اس وقت میرے اختیارات اتنے نہیں تھے کہ میں ایئر کموڈور کو اپنی بات ماننے پر مجبور کر سکتا۔ لیکن اب مجھے ریڈ پاس مل چکا ہے اب میں ایئر بیس میں سب سے زیادہ با اختیار ہوں حتیٰ کہ ایئر مارشل تک میرا حکم ماننے پر مجبور ہے" ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ مگر اتنی دیر میں یہ ریڈ پاس آپ کو کیوں مل گیا"

رابرٹ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے ایئر مارشل سے شکایت کی تھی کہ ایئر کموڈور صاحب نے مجھے اچھے انداز میں ڈیل نہیں کیا ـــــ ایئر مارشل چونکہ میرے عزیز ہیں اس لئے انہوں نے غصے میں آکر مجھے ریڈ پاس جاری کر دیا" ٹائیگر نے جواب دیا۔ اب ظاہر ہے وہ اصل بات تو نہ بتا سکتا تھا۔

"اوہ ـــــ اچھا ٹھیک ہے اب چلیں" ـــــ رابرٹ نے اطمینان بھرے انداز میں اٹھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں چلیں" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو لے کر اپنی مخصوص جیپ میں آ بیٹھا۔

ڈرائیور نے تھوڑی دیر بعد انہیں گیٹ پر پہنچا دیا۔ جہاں سائنسی طریقے سے ان کی تلاشی لی گئی۔ اور پھر انہیں باہر جانے کی اجازت دے دی گئی۔

باہر جولیا کی کار موجود تھی۔ جولیا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی۔

"آپ دونوں کی رہائش ہوٹل میں ہے" ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ مس جولیا تو فلیٹ میں رہتی ہیں جبکہ میں ہوٹل میں ٹھہرا ہوا ہوں ـــــ جولیا! اپنے فلیٹ چلو۔ وہاں بیٹھ کر گپ شپ رہے گی۔"

رابرٹ نے ٹائیگر کو جواب دیتے ہوئے جولیا سے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ ٹائیگر نے محسوس کیا کہ رابرٹ کا انداز تحکمانہ تھا۔ لیکن وہ خاموش رہا شاید رشتہ داری کی وجہ سے ایسا ہو۔

بہرحال مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جولیا نے کار اس کے فلیٹ کے سامنے روک دی اور پھر وہ تینوں اتر کر اوپر فلیٹ میں پہنچ گئے۔

جولیا تو فلیٹ میں داخل ہوتے ہی باتھ روم میں چلی گئی جبکہ ٹائیگر اور رابرٹ صوفوں پر بیٹھ گئے۔ رابرٹ بار بار ایسی باتیں پوچھ رہا تھا جو ٹائیگر کے ذاتی حالات سے متعلق تھیں۔ ٹائیگر نے محسوس کیا جیسے رابرٹ اس کے متعلق

سب کچھ جان لینے کا خواہش مند ہو۔ خاص طور پر وہ اڈے میں ٹائیگر کی مصروفیات سے متعلق زیادہ تر سوالات کر رہا تھا۔ ٹائیگر بڑے محتاط انداز میں جواب دیتا رہا۔

پھر اس نے اپنے پیچھے باتھ روم کا دروازہ کھلتے دیکھا اور اسی لمحے اس نے رابرٹ کی آنکھوں میں اچانک ایک چمک سی ابھرتے دیکھی۔ اس ابھرنے والی چمک نے اسے اچانک ایک نامعلوم خطرے کا احساس دلا دیا۔

چنانچہ وہ تیزی سے واپس مڑا۔ مگر اسی لمحے اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ اس کا ذہن تیزی سے اندھیری غاروں میں اترتا چلا گیا۔ لیکن بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے جو منظر دیکھا تھا اس کا احساس ابھی تک اس کے شعور میں موجود تھا۔ جولیا کو لوہے کا راڈ اٹھائے اپنے سر پر مارتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس نے شعوری طور پر سنبھلنے کی کوشش کی لیکن ایک بار پھر اس کے ذہن میں بھونچال سا پیدا ہوا۔ شاید اس کے سر پر دوسری ضرب لگائی گئی تھی اور پھر وہ اندھیری غاروں میں پوری طرح اترتا چلا گیا۔

ٹائیگر کے سر پر وار کرنے والی واقعی جولیا تھی۔ دوسری ضرب لگانے کے بعد اس نے راڈ ایک طرف پھینک دیا

"اب میک اپ کا سامان لاؤ ——— میں اس کا میک اپ کروں گا"

ٹائیگر کے بے ہوش ہوتے ہی رابرٹ نے تحکمانہ لہجے میں جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جولیا یوں سر ہلاتی ہوئی واپس باتھ روم کی طرف مڑ گئی جیسے وہ پیدا ہی رابرٹ کا حکم ماننے کے لئے ہوئی ہو۔

رابرٹ نے دراصل بیٹھے بیٹھے ذہنی طور پر باتھ روم میں موجود جولیا کو حکم دیا تھا کہ وہ باہر نکل کر صوفے پر بیٹھے ہوئے اس اسپیشل سیکورٹی افسر کو

بے ہوش کر دے۔ اور یوں جولیا نے اس پر حملہ کر دیا۔

رابرٹ واپسی پر ٹائیگر کا میک اپ کر کے اڈے میں داخل ہونے کا پروگرام بنائے ہوئے تھا۔ پہلے تو اس کا ارادہ یہی تھا کہ وہیں دفتر میں ہی یہ کارروائی کر گزرے مگر جب ٹائیگر نے خود ہی ساتھ چلنے کی آفر کی تو جولیا کے عذر کے باوجود رابرٹ تیار ہو گیا۔ تاکہ اطمینان سے کارروائی کر کے واپس آ جائے۔ اور اس کے بعد تو اس کا ارادہ بالکل ہی مستقل ہو گیا تھا جب ٹائیگر نے ریڈ پاس کا ذکر کیا تھا۔ اس کا پروگرام یہی تھا کہ وہ ٹائیگر کے روپ میں اڈے میں رہے گا اور پھر جیسے ہی موقع ملے گا وہ طیارہ لے اڑے گا اس لئے اس نے جولیا کو ہوٹل کی بجائے اپنے فلیٹ میں چلنے کے لئے کہا تھا۔

جولیا نے باتھ روم سے میک اپ باکس لا کر رابرٹ کے سامنے رکھ دیا اور رابرٹ نے میک اپ باکس کھول کر باقاعدہ میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ جبکہ جولیا خاموشی سے ایک طرف صوفے پر بیٹھ گئی۔ پھر بیٹھے بیٹھے اٹھی اور اس نے فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد رابرٹ ٹائیگر کے میک اپ میں آ چکا تھا۔

اس کے بعد اس نے جولیا کو واپس باتھ روم میں جانے کا اشارہ کیا اور جولیا کے اندر جانے کے بعد اس نے ٹائیگر کا لباس اتار کر خود پہنا اور اپنا لباس اتار کر ٹائیگر کو پہنا دیا۔ اس کے بعد اس نے جولیا کو باہر آنے کے لئے کہا۔

پھر اس نے ٹائیگر کے چہرے پر اپنا میک اپ کرنے کے لئے جیسے ہی ایک محلول لگایا وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ محلول کے لگتے

ہی ٹائیگر کے منہ پر موجود میک اپ صاف ہونا شروع ہو گیا۔

"ارے ——— یہ تو میک اپ میں ہے"

رابرٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔ جولیا بھی حیرت بھرے انداز میں ٹائیگر پر جھک گئی۔ رابرٹ نے تیزی سے میک اپ صاف کیا تو ٹائیگر کا اصل چہرہ سامنے آ گیا۔

"اوہ ——— یہ تو ٹائیگر ہے" جولیا نے ٹائیگر کا اصل چہرہ دیکھتے ہی کہا۔

"ٹائیگر کون" ——— رابرٹ نے پوچھا۔

"عمران کا ساتھی ہے" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ ——— تو یہ وہاں کیوں موجود تھا ——— کیا عمران کو مجھ پہ شک ہو گیا ہے" ——— رابرٹ نے پریشان لہجے میں کہا۔

"لازماً یہی بات ہو گی ——— ورنہ عمران اسے کبھی وہاں نہ بھیجتا اور عمران تو بیحد عیار آدمی ہے۔ اس نے ضرور کوئی چکر چلا رکھا ہو گا" جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا

"اس طرح تو ٹائیگر کا میک اپ میرے لئے خطرناک بھی ہو سکتا ہے" رابرٹ نے کہا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو ——— مجھے بتاؤ۔ کبھی تم پائلٹ کو قتل کرنے کے لئے کہتے ہو ——— کبھی ٹائیگر کو بے ہوش کرنے کا" جولیا نے پوچھا۔

"میں وہ طیارہ اغوا کرنا چاہتا ہوں ——— ایف الیون" رابرٹ نے جولیا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم ٹائیگر کے میک اپ میں اسے کیسے اغوا کرو گے" جولیا نے پوچھا۔

"اس کے پاس بیڈ پاس ہے۔ اس پاس سے فائدہ اٹھا کر میں تمہیں اپنے ساتھ واپس اڈے پر لے جاؤں گا اور پھر وہ طیارہ ہم لے اڑیں گے تمہاری وجہ سے سیکرٹ سروس کو علم بھی ہو گیا تو وہ اعتراض نہیں کر سکے گی" رابرٹ نے کہا۔

"لیکن میں تمہارا ساتھ کیوں دوں گی میں تو خود سیکرٹ سروس کی کارکن ہوں" جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں میرا ساتھ دینا ہو گا۔ یہ میرا حکم ہے" رابرٹ نے زور دے کر کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں تیار ہوں" جولیا نے فوراً ہی حامی بھرتے ہوئے کہا۔ اور کیسے نہ بھرتی وہ تو ذہنی طور پر رابرٹ کی غلام بنا دی گئی تھی۔

"تو سنو ——— تمہیں کیا کرنا چاہئے" رابرٹ نے کہا

"اس ٹائیگر کو یہیں ڈال دو اور خود اس کے میک اپ میں آ جاؤ میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔ اگر عمران تم سے رابطہ قائم کرے تو تم ٹائیگر کے نام اور اس کے اصل لہجے میں بات کرنا۔ اور پھر جیسے ہی موقع ملے گا طیارہ لے اڑیں گے" جولیا نے کہا

"مگر ٹائیگر کا اصل لہجہ مجھے معلوم نہیں ہے" رابرٹ نے کہا۔

"میں سنا دیتی ہوں" ——— جولیا نے کہا اور پھر اس نے ٹائیگر کے اصل لہجے کی نقل کر کے رابرٹ کو بتائی۔ رابرٹ نے جواب میں اس

لہجے میں بات کی اور چند لمحوں کی مشق کے بعد جولیا نے اسے کامیاب قرار دے دیا۔

"کیوں نہ اسے ختم کر دیا جائے" رابرٹ نے کہا۔

"اس طرح گڑبڑ ہو جانے کی خطرہ ہے تم اچانک غائب ہو جاؤ گے اور عمران چونک پڑے گا۔ تم ایسا کرو کہ ٹائیگر پر اپنا میک اپ کر دو اور اس کے ہاتھ پیر باندھ کر یہیں فلیٹ میں ڈال دو۔ میں بھی یہیں رہتی ہوں۔ میں عمران کو سنبھال لوں گی۔ تم طیارہ اغوا کر کے نکل جانا"

جولیا نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ——— تم میرے ساتھ رہو گی" رابرٹ نے کہا۔ وہ جولیا کو اس مرحلے پر اپنے سے دور نہ رکھ سکتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایک کلومیٹر کا فاصلہ پیدا ہوتے ہی جولیا کا ذہن اس کی ٹرانس سے آزاد ہو جائے گا۔ اور اس صورت میں وہ سارا کھیل بگاڑ دے گی

"ٹھیک ہے ——— میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔ پھر اس کے ہاتھ پیر باندھ کر غسل خانے میں ڈال دیتے ہیں اور ہم دونوں واپس اڈے پر چلے جاتے ہیں۔ میری عدم موجودگی میں یہاں کوئی نہیں آئیگا اگر وہاں اڈے میں دیر بھی ہو گئی اور اگر عمران نے تمہاری معرفت مجھ سے بات کی تو میں تمہارے متعلق کوئی بہانہ کر دوں گی" جولیا نے فوراً ہی کہا۔

"او کے ——— " رابرٹ نے رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم اس کے ہاتھ پیر اس انداز میں باندھو کہ یہ کسی طرح نہ کھول سکے

اور منہ میں رومال ڈال کر منہ بھی کس کر باندھ دو"

رابرٹ نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جولیا کو حکم دیا اور جولیا اس کے حکم کی تعمیل میں مصروف ہو گئی۔ چند لمحوں میں ہی اس نے ٹائیگر کے دونوں ہاتھ پشت پر کر کے بڑے ماہرانہ انداز میں باندھ دیئے پیر باندھنے کے بعد اس نے اس کا منہ بھی باندھا۔

رابرٹ نے رسیوں اور گانٹھوں کا خود معائنہ کیا۔ جب اسے اطمینان ہو گیا تو اس نے ٹائیگر کو گھسیٹ کر غسل خانے میں ڈالا اور غسلخانے کا دروازہ بند کر کے اس نے جولیا کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں فلیٹ کا دروازہ بند کر کے واپس کار میں آ بیٹھے اور رابرٹ کے حکم پر جولیا نے کار کا رخ دوبارہ ایئرپیس کی طرف کر دیا۔ اس بار رابرٹ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ٹائیگر کے میک اپ میں موجود تھا اور اب وہ ٹائیگر کے لباس سے اس کی چیزیں نکال نکال کر چیک کر رہا تھا تاکہ وہاں اسے کوئی دشواری نہ پیش آئے۔ جبکہ جولیا خاموش بیٹھی کار کو ایئرپیس کی طرف دوڑائے لئے چلی جا رہی تھی۔

ٹائیگر کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو غسلخانے کے فرش پر پڑا ہوا پایا۔ اس کے ذہن میں فوراً بے ہوش ہونے سے قبل جولیا کا ______ حملہ ابھر آیا۔ وہ ذہنی طور پر پریشان ہو گیا۔ کیونکہ جولیا کے اس انداز کا کسی طرح بھی کوئی جواز نہیں بنتا تھا۔

آخر جولیا نے اس پر اس طرح کیوں حملہ کیا۔ اور پھر اب اس کے ہاتھ پیر اور منہ کی بندش اور اس کا اس طرح غسلخانے میں پڑے ہونے سے تو یہی ثابت ہوتا تھا کہ جولیا کسی خاص چکر میں ہے۔

غسل خانے میں لٹکے ہوئے زنانے لباس سے وہ فوراً ہی سمجھ گیا تھا کہ غسلخانہ جولیا کے فلیٹ کا ہے۔ مگر پھر اسے یوں کیوں بے ہوش کر کے باندھا گیا ہے۔

اب دو ہی صورتیں تھیں کہ جولیا سیکرٹ سروس اور پاکیشیا سے غداری کر رہی ہے یا پھر وہ ایکسٹو کے کسی خاص منصوبے پر عمل کر رہی ہے لیکن

پھر اس کے ساتھ اس طرح کی حرکت کا کیا جواز تھا۔ یہ تو درست تھا کہ جولیا اسے اس میک اپ میں نہ پہچانتی تھی۔ لیکن ایکسٹو کو تو معلوم تھا کہ وہ اس روپ میں وہاں ایئر بیس پر موجود ہے۔

بات کسی طور پر بھی نہ بن رہی تھی۔ دروازے سے باہر سکوت طاری تھا۔ اس لئے اس نے یہی اندازہ لگایا کہ جولیا اور رابرٹ فلیٹ سے جا چکے ہیں۔

اس نے اپنے ہاتھوں کی رسیاں کھولنے کی کوشش کی لیکن بندشیں کچھ اس ماہرانہ انداز میں باندھی گئی تھیں کہ وہ کسی طرح کھل ہی نہ رہی تھیں۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اور پھر اس کی نظریں ایک پائپ پر جم گئیں جو فرش سے بیسن کی طرف جا رہا تھا اور اسے دیوار کے ساتھ مضبوط رکھنے کے لئے لوہے کی مخصوص گرپیں لگی ہوئی تھیں۔ ان گرپوں کا ایک کنارہ ٹیڑھا تھا۔ اور اس کا اوپر کا سرا قدرے باریک تھا۔ ٹائیگر گھسٹتا ہوا اس پائپ کے پاس پہنچا اور اس نے پائپ کی طرف پشت کر کے اپنے ہاتھوں کو ان گرپوں کی طرف کیا اور پھر اس نے دونوں کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کو اس گرپ کے باریک کنارے پر تیزی سے رگڑنا شروع کر دیا۔

پہلے تو اس کے ہاتھ صحیح انداز نہ ہونے کی وجہ سے زخمی ہوئے مگر پھر انداز درست ہو گیا تو رسی تیزی سے رگڑ کھانے لگی۔ ٹائیگر نے بڑی مستقل مزاجی سے اس کو گرپ کے باریک کنارے پر تیزی سے رگڑنا شروع کر دیا۔ پھر چند منٹ بعد اس کے ہاتھوں کو اچانک جھٹکا لگا اور رسیوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ شاید رسی کٹ گئی تھی۔ ٹائیگر نے انگلیاں

موڑ کر تیزی سے بندش کو ٹٹولا۔ اور پھر یہ محسوس کر کے اسے بے پناہ خوشی ہوئی کہ واقعی رسی کا ایک چکر کٹ گیا تھا۔ اب بندش کھولنا کوئی مسئلہ نہ رہا تھا۔

اس لیے چند ہی لمحوں میں ٹائیگر کے ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد ہو گئے۔ ہاتھ آزاد ہوتے ہی ٹائیگر نے تیزی سے منہ پر بندھا ہوا رومال کھولا اور پھر منہ کے اندر دبا ہوا رومال باہر اگل دیا۔ اس نے چند طویل سانس لیے اور پھر پیروں میں بندھی ہوئی رسیاں کھولنے لگا۔

رسیاں کھول کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ہاتھوں کے کناروں سے کٹ پھٹ کی رگڑ سے کئی جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔ اس نے بیسن میں لگی ہوئی پانی کی ٹونٹی کھولی اور پھر ان زخموں پر پانی بہانے لگا۔ اس طرح خون بہنا بند ہو گیا لیکن اس نے آئینے میں اپنی اصل شکل کو ضرور دیکھا تھا۔

ٹونٹی بند کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ باہر سے لاک نہ تھا اس لیے ناب گھماتے ہی دروازہ کھل گیا اور دروازے سے باہر نکل کر ٹائیگر جولیا کے فلیٹ کے اندرونی کمرے میں پہنچ گیا۔

وہاں پہنچتے ہی وہ تیزی سے ٹیلیفون کی طرف لپکا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے عمران کے فلیٹ کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

چند ہی لمحوں میں رابطہ قائم ہو گیا۔

"کس کی زبان میں خارش ہو رہی ہے۔" دوسری طرف سے عمران کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

"میں ٹائیگر بول رہا ہوں جناب ——— جولیا کے فلیٹ سے"
ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے تم ——— تم جولیا کے فلیٹ میں کیسے پہنچ گئے۔ تنویر کو پتہ چل گیا تو وہ تمہیں قتل کرنے سے بھی نہ چوکے گا۔"
عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب ——— مس جولیا نے مجھے لوہے کا راڈ مار کر بے ہوش کر دیا اور پھر میرے ہاتھ اور پیر باندھ کر غسل خانے میں بند کر دیا۔ اب ہوش میں آ کر میں نے بڑی جدوجہد کے بعد ہاتھوں کی رسیاں کھولی ہیں اور آپ کو فون کر رہا ہوں۔"
ٹائیگر نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ——— کیا تم ہوش میں ہو ——— عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب" ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر اس نے جولیا اور رابرٹ کے ایف ایون شعبے سے واپس اس کے دفتر پہنچنے سے لیکر اب تک کے تمام حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ ——— یہ سب کچھ کیسے ہو سکتا ہے ——— جولیا کیسے غداری کر سکتی ہے ——— نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔" عمران کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہو سکتا ہے جناب وہ ایجنٹوں کے کسی خاص منصوبے پر عمل کر رہی ہو۔ لیکن میرا میک اپ بھی صاف کر دیا گیا ہے اور مجھے اصل شکل میں غسلخانے میں بند کیا گیا تھا۔ اس طرح تو مس جولیا کی یہ حرکت مزید حیرت انگیز ہے۔ مجھے بہرحال وہ جانتی ہے کہ میں آپ کا ساتھی ہوں۔ اس کے علاوہ جناب کمرے کی میز پر میک اپ باکس بھی موجود تھے۔" ٹائیگر نے سامنے پڑی

ہوئی میز پر موجود بیک اپ باکس پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں اب اسی پر جمی تھیں۔ اس سے پہلے جلدی میں اس نے اسے چیک ہی نہ کیا تھا۔

"اوہ ـــــ یہ سب کچھ تو انتہائی خطرناک محسوس ہو رہا ہے۔ اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ جولیا رابرٹ کے ساتھ مل کر کسی خاص منصوبے پر کام کر رہی ہے جو ظاہر ہے پاکیشیا کے حق میں نہیں ہو سکتا۔ ایکسٹو کا اگر کوئی منصوبہ ہوتا تو یقیناً مجھے اس کا علم ہوتا۔ بہرحال میں چیک کرتا ہوں تمہیں اندازہ ہے کہ تم کتنی دیر بے ہوش رہے ہو"۔

عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ـــــ جب میں فلیٹ میں داخل ہوا تھا تو میری اچانک نظر رسٹ واچ پر پڑی تھی۔ اس لحاظ سے ایک گھنٹہ ہو چکا ہے"۔

ٹائیگر نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ ٹھیک ہے ـــــ تم یہاں سے واپس اپنے ہوٹل چلے جاؤ۔ اب مجھے خود ایکشن میں آنا ہو گا" دوسری طرف سے عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ٹائیگر نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر وہ فلیٹ کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا

فلیٹ کا دروازہ باہر سے بند تھا۔ اس لئے ٹائیگر ملحقہ کھڑکی کی طرف بڑھا۔ اس نے کھڑکی کھولی اور پھر وہ چوکھٹ پار کر کے باہر اتر گیا۔ اس نے کھڑکی دوبارہ باہر سے ہاتھ بڑھا کر بند کی اور ڈھیلے قدم اٹھاتا فلیٹ کی سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ اسے جولیا کی غداری کا یقین آ گیا تھا اور ذہنی طور پر اسے بے پناہ صدمہ پہنچا تھا کیونکہ وہ کم از کم جولیا سے اس قسم کی غداری کا کبھی تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ لیکن بہرحال حقائق اپنی جگہ پر تھے۔

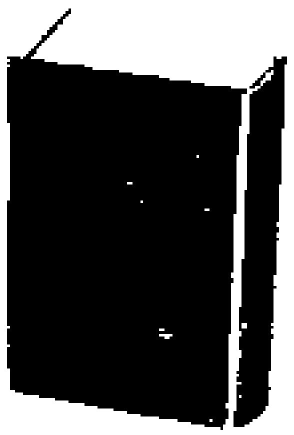

جولیا کی کار جیسے ہی ابرٹین کے مرکزی گیٹ پر پہنچی۔ رابرٹ دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا اندر دفتر میں چلا گیا اس نے سیکورٹی پاس بک سے ایک پاس نکالا اور اس پر جولیا کے اندراج کرنے کے بعد اس نے خود بطور ٹائیگر اس پر دستخط کر دیئے۔ واپسی کے وقت اس نے ٹائیگر کو خاص طور پر دستخط کرتے دیکھا تھا۔ اس لئے اس نے بغیر کسی جھجک کے دستخط کئے اور ساتھ ہی ٹائیگر کی طرح اس نے ریڈ پاس کا مخفف آر ڈی بھی لکھ دیا۔

"یہ پاس لو اور باہر گیٹ پر موجود مس جولیا کو اندر لے آؤ" رابرٹ نے ٹائیگر کے لہجے میں سیکورٹی آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

سیکورٹی آفیسر سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے ریڈ پاس آفیسر کے سامنے وہ کچھ بھی نہ بول سکتا تھا۔ اور پھر رابرٹ بڑے مطمئن انداز میں ٹہلتا ہوا بڑے دفتر سے گزر کر اندرونی گیٹ کراس کر کے باہر پہنچ گیا۔ اس نے ٹائیگر کو اس طرح علیحدہ راستے سے گزرتے ہوئے دیکھا تھا

جبکہ رابرٹ اور جولیا کو ایک اور راستے سے گزارا گیا تھا۔ رابرٹ اسی راستے سے اندر داخل ہوا اور یہ راستہ ایسا تھا جہاں کوئی سائنسی چیکنگ نہ تھی۔ صرف سیکورٹی گارڈ موجود تھے اور ظاہر ہے سیکورٹی گارڈ ظاہری شکل ہی دیکھ سکتے تھے۔ میک اپ تو چیک نہ کر سکتے تھے۔

اس لئے رابرٹ بڑے مطمئن انداز میں چلتا ہوا اندرونی گیٹ کراس کر کے وہاں پہنچ گیا جہاں جولیا کو تمام چیکنگ مراحل سے گزر کر پہنچنا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد جولیا وہاں پہنچ گئی۔

رابرٹ نے ایک سیکورٹی گارڈ کو کار لانے کا اشارہ کیا۔ اور پھر کار آنے کے بعد جولیا سمیت اس نے کار میں بیٹھتے ہوئے ڈرائیور کو اپنے دفتر چلنے کا کہا۔

ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد کار ٹائیگر کے دفتر کے سامنے جا کر رک گئی۔

رابرٹ نے ڈرائیور کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود جولیا سمیت ٹائیگر کے دفتر میں داخل ہوا۔ اس نے جولیا کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود ٹائیگر کی کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز کی درازیں کھول کر ان میں موجود سامان چیک کرنا شروع کر دیا

چند لمحوں بعد اس نے دراز سے ٹیلیفون ڈائری باہر نکالی اور اس میں لکھے ہوئے ایئر بیس کے مختلف شعبوں کے فون نمبر دیکھنے لگا۔ کافی دیر تک ڈائری کی ورق گردانی کرنے کے بعد اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— ایئر کموڈور راشد بول رہا ہوں" دوسری طرف سے رابطہ

قائم ہوتے ہی ایئر کموڈور کی کرخت آواز سنائی دی۔

"سپیشل سیکورٹی آفیسر ڈنار بول رہا ہوں ——— ریڈ پاس ہولڈر"

رابرٹ نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"جی فرمایئے ———" اس بار ایئر کموڈور کا لہجہ نرم تھا۔ ظاہر ہے ریڈ پاس ہولڈر کا مطلب وہ خود بھی بخوبی سمجھتا تھا۔

"وہ ایف ایٹین طیارہ جو پریکٹس پرواز پر گیا تھا، واپس آگیا ہے"

رابرٹ نے پوچھا

"یس ... ——— ابھی ابھی پہنچا ہے ——— کیوں" ایئر کموڈور نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے دوبارہ پرواز کے لئے تیار ہونے میں کتنا وقت لگے گا"

رابرٹ نے پوچھا

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ ——— مگر اس کی دوبارہ پرواز کا شیڈول طے نہیں ہوا" ایئر کموڈور نے جواب دیا۔

"سنیئے ——— میں بحیثیت ریڈ پاس ہولڈر آپ کو حکم دے رہا ہوں کہ آپ طیارے کو دوبارہ پرواز کے لئے تیار کیجئے۔ میں مس جولیا سمیت آپ کے شعبے میں پہنچ رہا ہوں۔ میرے ذمہ مس جولیا کو اس طیارے میں پرواز کرانے اور سیر کرانے کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ میں اور مس جولیا طیارے میں پرواز کریں گے ——— سمجھے" رابرٹ نے اس بار تحکمانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"مگر اس کے لئے ایئر وائس مارشل صاحب کی خصوصی اجازت ضروری ہے۔ شیڈول یا مخصوص اجازت کے بغیر طیارہ پرواز نہیں کر سکتا"

ایئرکموڈور نے جواب دیا۔

"آپ فون پر ایئر مارشل سے بات کر لیجیے ——— بہرحال ہمارے آنے تک طیارہ پرواز کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے"۔

رابرٹ نے کہا اور ہاتھ مار کر کریڈل دبا دیا۔ اور پھر اس نے تیزی سے دوبارہ نمبر ملانے شروع کر دیے۔

"یس ——— پی اے ٹو ایئر مارشل"۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سپیشل سیکورٹی آفیسر وقار ——— ریڈ پاس ہولڈر سپیکنگ ایئر مارشل سے بات کراؤ"۔ رابرٹ نے کہا۔

"یس سر ——— ہولڈ آن کیجیے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس ——— کیا بات ہے مسٹر وقار"۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"سر ——— مس جولیا میرے پاس بیٹھی ہیں ——— یہ سیکرٹ سروس کی رکن ہیں۔ ایکسٹو نے حکم دیا ہے کہ ان کے کسی خاص منصوبے کے تحت میں انہیں ایف الیون طیارے میں پرواز کا موقع دوں اور خود ساتھ بیٹھوں ——— میں نے ایئرکموڈور صاحب کو کہہ دیا ہے کہ وہ طیارہ تیار کریں مگر وہ اصرار کر رہے ہیں کہ آپ انہیں اجازت دیں"۔ رابرٹ نے کہا مگر لہجہ نرم ہی رکھا۔

"ایئرکموڈور کو آپ کا حکم ملنے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیے۔ آپ کو ریڈ کارڈ سیکرٹ سروس کے چیف کے حکم پر ایشو کیا گیا ہے اور ظاہر ہے

وہ ہم سے زیادہ بہتر آپ کو جانتے ہیں۔ بہرحال میں ایئرکموڈور کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ آپ کے حکم کی تعمیل میں کوتاہی نہ کریں"۔ دوسری طرف سے ایئر مارشل نے کہا۔ اور رابرٹ کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔

"تھینک یو سر" ——— رابرٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ جولیا ——— اب شاید کام بن جائے۔ بہرحال تیار رہنا ہمیں جان پر کھیل کر یہ طیارہ لے جانا ہے۔ چاہے اس کے لیے پورے ایئربیس کو ہی کیوں نہ تباہ کرنا پڑے"۔

رابرٹ نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا نے بڑے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے باہر کھڑی ہوئی جیپ میں بیٹھے اور رابرٹ نے ڈرائیور کو ایف الیون شعبے میں چلنے کا حکم دیا۔

ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی۔ اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ پہلی چیکنگ پوسٹ کراس کر چکے تھے۔ اور ٹھیک پندرہ منٹ میں وہ ایئرکموڈور کے دفتر میں داخل ہوئے۔

"آئیے جناب ——— مجھے ایئر مارشل صاحب نے ہدایات دے دی ہیں۔ طیارہ پرواز کے لیے تیار ہے۔ پائلٹ اس میں سوار ہو چکا ہے"۔ اس بار ایئرکموڈور نے باقاعدہ اٹھ کر ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— آئیے"۔ رابرٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب مزید وقت ضائع نہ کرنا چاہتا تھا۔

اور پھر ایئرکموڈور کے ساتھ چلتے ہوئے وہ مخصوص رن وے کے

کنارے پر پہنچ گئے۔ جہاں ایف الیون طیارہ پرواز کے لئے تیار کھڑا تھا۔ ایئر کموڈور سے ہیلو ہیلو کر کے رابرٹ اور جولیا دونوں طیارے میں سوار ہو گئے۔ پائلٹ نے بھی مڑ کر ان کو سلام کیا۔

رابرٹ نے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلے اس بات کو چیک کیا ——— کہ اس طیارے میں ڈی چارجنگ ٹیکنالوجی والا آلہ موجود ہے یا نہیں اور جب اس کی نظروں نے وہ آلہ دیکھ لیا تو اسے تسلی ہو گئی۔ پھر وہ سیکنڈ پائلٹ کی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔ اور جولیا نے وہی پرانی سیٹ سنبھال لی جس پر وہ پہلے بیٹھی تھی

پائلٹ نے طیارے کے انجن سٹارٹ کئے۔ اور پھر طیارہ ران وے پر دوڑتا ہوا چند لمحوں بعد ہی ہوا میں پرواز کر گیا۔ اور رابرٹ کا دل چاہنے لگا کہ وہ اٹھ کر ناچنا شروع کر دے۔ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو چکا تھا۔ لیکن وہ اپنے آپ کو ضبط کئے بیٹھا رہا۔ البتہ اس نے ذہنی طور پر جولیا کو پائلٹ کے قتل کا حکم دے دیا۔ اور جولیا اس کا حکم ملتے ہی تیزی سے اپنی سیٹ سے اٹھی اور بڑے جارحانہ انداز میں پائلٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ پائلٹ کی چونکہ جولیا کی طرف پشت تھی اس لئے وہ جولیا کے روپ میں آنے والی موت سے یکسر بے خبر تھا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اسے ٹائیگر کا فون ملا۔ اور ٹائیگر کے منہ سے جولیا کی کارکردگی سن کر عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن جامد ہو گیا ہو۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ جولیا کبھی پاکیشیا سے غداری بھی کر سکتی ہے۔ حالانکہ جولیا ایک غیر ملکی لڑکی تھی لیکن عمران کو اپنے انتخاب پر مکمل اعتماد تھا۔

مگر اب جولیا نے اس کے اعتماد کو اس طرح ٹھیس پہنچائی تھی کہ وہ بت بنا رہ گیا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے کندھے جھٹکے اور پھر تیزی سے کریڈل پر ہاتھ مار کر اس نے ایئر مارشل کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے

"پی اے ٹو ایئر مارشل"۔ دوسری طرف سے ایئر مارشل کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ——— ایئر مارشل سے بات کراؤ"۔ عمران نے انتہائی

غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— پی اے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد ایئر مارشل کی آواز ابھری۔

"یس ——— ایئر مارشل بول رہا ہوں" ایئر مارشل کے لہجے میں حیرت تھی۔

"سپیشل سیکورٹی آفیسر دتّا اس وقت کہاں ہے" عمران نے پوچھا۔

"وہ آپ کی رکن مس جولیا کو لے کر ایف الیون طیارے میں پرواز کرنے والا ہوگا کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس نے مجھ سے کہا تھا کہ ایکسٹو اپنے کسی منصوبے کے تحت مس جولیا کو جو سیکرٹ سروس کی رکن ہے طیارے میں پرواز کرانا چاہتے ہیں۔ اس پر میں نے ایئر کموڈور کو ہدایت کر دی تھی" ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"انہیں فوراً روکو۔ وہ دتّا کے روپ میں کوئی اور آدمی ہے۔ اس آدمی کو گرفتار کر لو" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— یہ کیا کہہ رہے ہیں" ایئر مارشل گھبرا گیا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ——— وقت ضائع نہ کرو" عمران نے غصے سے جھلائے ہوئے انداز میں کہا

"بہتر سر" ——— ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"اور سنو ——— میرا آدمی علی عمران وہاں پہنچ رہا ہے۔ وہ جیسے ہدایت دے ویسے کرنا۔ وہ میرا خاص آدمی ہے۔ کوڈ ایکسٹو ہوگا"

عمران نے کہا اور پھر ریسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھ کر فلیٹ کے بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ جیسے اس کے پیروں میں مشین فٹ ہو گئی ہو۔

دوسرے لمحے فلیٹ کے نیچے کھڑی اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ایئر بیس کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے ایکسیلیٹر پر اپنے جسم کا پورا دباؤ ڈال رکھا تھا اس لئے کار کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ وہ سڑک پر چلنے کی بجائے ہوا میں اڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

عمران بڑے ماہرانہ انداز میں کار چلا رہا تھا لیکن ساتھ ہی اس نے کار میں لگا ہوا مخصوص آٹومیٹک ہارن بھی آن کر دیا تھا۔ اسی ہارن کی وجہ سے سڑک پر چلنے والی ٹریفک خود بخود کائی کی طرح چھٹتی چلی جا رہی تھی۔ اور عمران کو اس رفتار میں کار چلانے میں کوئی دقت پیش نہ آ رہی تھی اور پھر زیادہ سے زیادہ سات منٹ میں وہ ایئر بیس پر پہنچ گیا تھا۔

ایئر بیس پر پہنچتے ہی اس نے کار روکی وہ کار سے نکل کر دوڑتا ہوا سیکورٹی روم میں پہنچا۔

"میرا نام علی عمران ہے ——— میں نے ایئر مارشل سے ملنا ہے"

عمران نے چیختے ہوئے وہاں موجود سیکورٹی آفیسر سے کہا۔

"اوہ ——— ٹھیک ہے آئیے۔ ایئر مارشل صاحب نے ہدایات دے دی ہیں۔ وہ خود ایف الیون شعبے کی طرف گئے ہیں"

ایک سیکورٹی آفیسر نے کہا۔ اور پھر عمران اس کے ساتھ دوڑتا ہوا ایک جیپ کی طرف بڑھا۔ عمران نے جیپ میں موجود ڈرائیور کو بازو سے پکڑ کر باہر کی طرف اچھالا۔ اور خود اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"یہ ——— یہ کیا" آفیسر نے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ادھر ڈرائیور ابھی فرش سے اٹھ کر چیخ ہی رہا تھا کہ عمران نے کچھ سنے بغیر جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

"راستہ بتاتے چلو" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور آفیسر نے سہم کر راستہ بتانا شروع کر دیا۔

جیپ کو بھی عمران اسی طرح اڑائے لئے چلا جا رہا تھا جیسے وہ جیپ کی بجائے ہوائی جہاز اڑا رہا ہو۔

اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ ایف ایون شعبے کی پہلی چیکنگ پوسٹ کا لکڑی کا بیریر توڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسے اپنے پیچھے سیٹیاں بجنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن اس نے جیپ کی رفتار آہستہ نہ کی اور پھر آگے والی پوسٹوں کے بیریرز کا بھی یہی حشر ہوا۔

کئی جیپیں اور موٹر سائیکل اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے لیکن عمران کی جیپ کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ ساتھ بیٹھے ہوئے آفیسر نے سہم کر آنکھیں بند کر لی تھیں۔

پھر اس کی جیپ ایک بہت بڑے رن وے کے قریب پہنچ گئی جہاں اسے ایف ایون طیارہ رن وے کی دوسری پٹی پر سے فضا میں اٹھتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا

عمران نے ٹرمینل کی عمارت کے سامنے جیپ ایک جھٹکے سے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ دوڑتا ہوا ٹرمینل کی سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ ٹرمینل کی عمارت میں ایک بھونچال آیا ہوا تھا۔ طیارے کے پائلٹ سے بار بار بات کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ لیکن دوسری طرف سے کوئی اٹنڈ ہی نہ کر رہا تھا۔ شاید ٹرانسمیٹر آف کر دیا گیا تھا۔ ایئر مارشل بھی وہاں موجود تھا ہر شخص کے چہرے پر سخت گھبراہٹ تھی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے جاتے ہی ایئر مارشل سے مخاطب ہو کر کہا

ویسے وہ اسے شکل سے جانتا تھا۔

"اوہ ——— عمران صاحب ——— میں بھی چند لمحے پہلے پہنچا ہوں۔ طیارہ اس وقت پرواز کرنے ہی والا تھا۔ میں نے پائلٹ سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن اسی وقت ٹرانسمیٹر ادھر سے آف کر دیا گیا۔

"اب پائلٹ سے رابطے کی کوئی صورت نہیں۔" عمران نے چیخ کر پوچھا

"نہیں جناب ——— ہم مخصوص فریکوئنسی پر کوشش کر رہے ہیں۔" ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"ہنگامی فائٹر طیاروں کو حکم دیجئے کہ اس طیارے کو گھیر میں اور اسے ملک کی سرحد سے باہر نہ جانے دیں کسی بھی قیمت پر۔"

عمران نے چیخ کر کہا اور ایئر مارشل تیزی سے انٹرکام کی طرف لپکا۔ اور پھر اس کے ہدایت دیتے ہی دوسرے لمحے بارہ جدید ترین فائٹر طیارے فضا میں بلند ہوتے دکھائی دیئے۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— پائلٹ الیف الیون ٹو ——— ہیلو" ——— ایک آپریٹر نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔

"اب تمہارا پائلٹ سے بات کرنا فضول ہے۔ اب تم طیارہ نہیں روک سکتے ——— اور سنو! اپنے فائٹر طیارے واپس منگوا لو ورنہ میں ایک لمحے میں ان سب کو تباہ کر دوں گا۔"

اچانک ٹرانسمیٹر سے رابرٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ شاید مخصوص فریکوئنسی کا رابطہ مل گیا تھا۔

"ہونیا کہاں ہے رابرٹ ——— میری اس سے بات کراؤ۔ میں عمران بول رہا ہوں۔" عمران نے آگے بڑھ کر زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں جولیا بول رہی ہوں۔ اب تمہارا کچھ کہنا بیکار ہے۔ ہمارا مشن کامیاب ہوگیا ہے" دوسرے لمحے جولیا کی طنزیہ آواز ٹرانسمیٹر پر گونجی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے پوری دنیا الٹ گئی ہو۔

"طیارہ واپس لے آؤ ورنہ ہم اسے تباہ کر دیں گے" عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ـــــ یہ تمہارے بس سے باہر ہے" دوسری طرف سے اس بار رابرٹ نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ شاید رابرٹ نے دانستہ یہ رابطہ ختم کر دیا تھا۔

"ہیلو ـــــ ہیڈ ہنگامی اسکواڈ ـــــ ایف ایون ہماری رینج سے باہر ہو چکا ہے ہم اسے نہیں گھیر سکتے ـــــ اوور" دوسرے لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک اور آواز ابھری۔

"واپس آجاؤ ـــــ اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ اوور" ایئر مارشل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ طیارہ ڈس چارج جنگ ٹیکنالوجی والا تو نہیں تھا" اچانک عمران نے گھوم کر ایئر مارشل سے پوچھا۔

"وہی تھا" ـــ ایئر مارشل نے مایوس سے لہجے میں کہا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ اسے ہر چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی۔

جولیا کی غداری نے پاکیشیا کو اس کی تاریخ کا سب سے بڑا اور ناقابل تلافی نقصان پہنچایا تھا۔ اور عمران بے بسی سے اپنے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔

ایف ایون طیارہ جس میں رابرٹ اور جولیا سوار تھے، کا پائلٹ گروپ کیپٹن شامی تھا۔ وہ ہنگامی ڈیوٹی پر تھا کہ اچانک ایئر کموڈور نے اسے طیارہ کو پرواز میں لے جانے کا حکم دے دیا۔ اور جب اسے معلوم ہوا کہ یہ پرواز سیکرٹ سروس کی ایک لیڈی رکن کو سیر کرانے کے لئے کی جا رہی ہے تو وہ دل ہی دل میں بے حد حیران ہوا لیکن حکم بہر حال حکم ہوتا ہے۔ اس لئے اس نے طیارے کی پائلٹ سیٹ سنبھال لی اور پھر ایک سیکورٹی آفیسر اور ایک غیر ملکی لڑکی طیارے میں سوار ہوئی۔

ایئر کموڈور چونکہ بذات خود انہیں چھوڑنے گئے تھے۔ اس لئے شامی خاموش رہا۔ ٹرمینل سے کاشن ملنے پر اس نے طیارہ سٹارٹ کیا اور پھر جیسے ہی اس نے طیارہ رن وے کی پٹی سے اوپر اٹھایا اچانک اس کی گردن پر قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ ضرب اتنی قوت سے لگی تھی کہ اس کے ذہن پر اندھیرے سے چھاتے چلے گئے۔ اور پھر جب یہ اندھیرا دور ہوا تو اس کے

کانوں میں ایک آواز سنائی دی۔

"اب تمہارا پائلٹ سے بات کرنا فضول ہے۔ اب تم طیارہ نہیں روک سکتے۔ اور سنو اپنے طیارے واپس منگوا لو ورنہ میں ایک لمحے میں ان سب کو تباہ کر دوں گا"

یہ آواز سنتے ہی شامی نے آنکھوں کو ذرا سا کھولا۔ اس نے رابرٹ کو پائلٹ کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ یہ سیکورٹی آفیسر طیارے کو بڑے ماہرانہ انداز میں کنٹرول کر رہا تھا۔ چونکہ اس کا ڈبل کنٹرول آٹومیٹک تھا۔ اس لئے شامی سمجھ گیا کہ اس کے بے ہوش ہوتے ہی کنٹرول خود بخود سیکنڈ سیٹ کی طرف شفٹ ہو گیا ہو گا۔

شامی چونکہ بیلٹ میں جکڑا ہوا تھا۔ اس لئے وہ بدستور اپنی سیٹ پر بندھا ہوا بیٹھا رہا۔ البتہ اس نے اپنی گردن اسی طرح ٹیڑھی رکھی کیونکہ اس سیکورٹی آفیسر یا اس عورت کو شاید اس کے اتنی جلدی ہوش میں آنے کا یقین نہ تھا۔ اس لئے وہ مطمئن بیٹھے تھے ـــــ اب یہ بات دوسری تھی کہ اس کے سر پر جو ہیلمٹ پہنے ہوئے مخصوص ہیلمٹ میں آکسیجن گیس موجود تھی تاکہ اگر پائلٹ کسی وجہ سے بے ہوش ہو جائے تو ہیلمٹ میں موجود گیس کی سپلائی فوراً بڑھ جاتی تھی۔ اس لئے اسے فوراً ہی ہوش آ گیا تھا۔

اس پر وار بھی گردن کی سائیڈ پر سے کیا گیا تھا۔ کیونکہ وہی حصہ ننگا تھا۔ باقی سر اور چہرے پر تو ہیلمٹ چڑھا ہوا تھا۔ البتہ آنکھوں کی جگہ خالی تھی۔ کیونکہ جھٹکا لگنے سے اس کا آئی شیلڈ اوپر کو اٹھ گیا تھا۔

"جولیا کہاں ہے رابرٹ ـــــ اس سے میری بات کراؤ، میں عمران بول رہا ہوں"۔ اچانک ٹرانسمیٹر پر ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں جولیا بول رہی ہوں ـــــ اب تمہارا کچھ کہنا بیکار ہے، ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ہے"۔ اچانک شامی کی پشت پر کھڑی ہوئی لڑکی نے جھک کر تیز لہجے میں کہا۔

اسی لمحے شامی نے آہستگی سے اپنا پیر ذرا سا آگے بڑھا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہی وہ لمحہ ہو سکتا ہے جب ان دونوں کی توجہ اس طرف نہ ہو گی۔

"طیارہ واپس لے آؤ ورنہ ہم اسے تباہ کر دیں گے۔ وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔ آواز میں بے پناہ جھلاہٹ تھی۔

"شٹ اپ ـــــ اب یہ تمہارے بس سے باہر ہے"۔ سیکورٹی آفیسر نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک بٹن دبا دیا۔ جس سے مخصوص فریکوئنسی کا رابطہ ختم ہو گیا۔

مگر اسی لمحے شامی نے بھی اپنا پیر اور آگے بڑھا دیا اور اب اس کا پیر ایک مخصوص بٹن کے اوپر پہنچ گیا۔

"وہ طیارے کہیں ہم پر حملہ نہ کر دیں"۔ اچانک لڑکی نے کہا۔

"نہیں ـــــ ہمارا طیارہ ان کی رینج سے باہر ہو چکا ہے۔ یہ ایف الیون طیارہ ہے۔ انتہائی جدید ترین طیارہ، اسے کون مار سکتا ہے"۔

سیکورٹی آفیسر جو اپنا نام رابرٹ بتا رہا تھا نے جواب دیا۔

اور اسی لمحے شامی نے بٹن پر اپنے پیر کو زوردار جھٹکے سے مارا۔ دوسرے لمحے سرر کی تیز آواز ابھری اور شامی اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ طیارے کو ایک جھٹکا لگا لیکن اب کنٹرول شامی کے پاس پہنچ گیا تھا۔ اور کنٹرول کے ساتھ ساتھ اس کی سیٹ کے تین اطراف میں بلٹ پروف شیشے کی دیواریں کھڑی ہو گئیں اور اب شامی ان دونوں کی زد سے باہر ہو گیا تھا۔

دیواریں درمیان میں آتے ہی رابرٹ تیزی سے اچھلا اس نے کنٹرول واپس حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن شامی نے آٹومیٹک کنٹرول والا بٹن ہی آف کر دیا۔ اب کنٹرول سکینڈ سیٹ پر شفٹ نہ ہو سکتا تھا۔

"یہ کیا ہو گیا" ـــــ جولیا کی چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"میں اس طیارے کو تباہ کر دوں گا۔" رابرٹ اچھل کر سیٹ سے باہر نکلا اور پھر تیزی سے نیوی گیٹر سیکشن کی طرف دوڑا۔ شامی اس کا مقصد سمجھ گیا تھا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے ایک ہینڈل کھینچ لیا۔ اور وہ سیکشن بھی طیارے کی دیوار کے اندر غائب ہو گیا۔ اب اس کی مدد سے طیارہ تباہ نہ کیا جا سکتا تھا۔

"تمہاری کوشش فضول ہے مسٹر رابرٹ ـــــ اب تم کچھ بھی نہیں کر سکتے" شامی نے ایک اور بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز طیارے میں گونج اٹھی۔

"میں تباہ کر دوں گا ـــــ میں پورے طیارے کو اڑا دوں گا" رابرٹ نے بے اختیار بلٹ پروف شیشے کی دیواروں پر جھلاہٹ آمیز انداز میں مکے مارنے شروع کر دیئے۔ جیسے وہ مکوں کی مدد سے اس مضبوط ترین دیوار کو توڑ دینا چاہتا ہو لیکن ظاہر ہے یہ بچگانہ حرکت تھی۔ شامی کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے ٹرمینل سے رابطہ قائم کیا۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــــ گروپ کیپٹن شامی سپیکنگ فرام الف الیون ٹو ـــــ اوور"۔ شامی نے طیارے کو واپس رن وے کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"ٹرمینل اٹنڈنگ ـــــ شامی تم کس پوزیشن میں ہو۔ وہ ہائی جیکر

اوور" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"گھبراؤ نہیں ـــــ مجھے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ مگر آٹومیٹک آکسیجن سسٹم کی وجہ سے میں فوراً ہی ہوش میں آ گیا۔ اب میں نے طیارے کا کنٹرول سنبھال لیا ہے اور سیٹ کو رسسٹم آن کر لیا ہے۔ اب یہ ہائی جیکر میرا اور طیارے کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ میں طیارے کو واپس اتار رہا ہوں اوور" ـــــ شامی نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ شامی ـــــ یو آر گریٹ ـــــ فوراً طیارے کو واپس اتارو۔ تم نے پاکیشیا کو بچا لیا ہے۔ تم فضائیہ کے سب سے بڑے اعزاز کے حقدار بن چکے ہو۔"

اس بار دوسری طرف سے وائس ایئر مارشل کی آواز سنائی دی۔ ان کی آواز مسرت کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔

"تھینک یو سر ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ طیارہ بحفاظت اتر جائے گا سر ـــــ اوور اینڈ آل"۔ شامی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر کو آف کر دیا۔ کیونکہ وہ طیارے کو آٹومیٹک کنٹرول کی بجائے خود کنٹرول کر رہا تھا۔ اس لئے وہ پوری احتیاط اور توجہ سے طیارے کو اتارنا چاہتا تھا۔

"یہ طیارہ تباہ ہو گا اور ہر قیمت پر تباہ ہو گا۔"

اچانک رابرٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن شامی نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ وہ طیارے کو رن وے پہ اتارنے میں مصروف رہا۔ پھر اس نے بڑی مہارت سے طیارے کو رن وے پر اتارا اور جیسے ہی طیارے کے پہیوں نے رن وے کو چھوا۔ شامی نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی۔ بغیر آٹومیٹک کنٹرول کے اس تیز رفتار ترین طیارے کو رن وے پر

اتارنا دنیا کا سب سے کٹھن کام تھا۔ ذرا سی اندازے کی غلطی کا نتیجہ پورے طیارے کی تباہی بن سکتا تھا۔ لیکن شامی کی پیشہ ورانہ مہارت اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے وہ اس کٹھن ترین مرحلے سے کامیاب گزر آیا۔

اس نے طیارہ مخصوص جگہ پر روکا اور طیارے کا انجن آف کر کے وہ مڑا تاکہ ہائی جیکرز کو دیکھے۔ لیکن اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوہ ہمالیہ اٹھا کر کسی نے اس کے سر پر مار دیا ہو۔

اب اس طیارے کو کیسے روکا جا سکتا ہے جلدی بتائیں“

عمران نے وائس ایئر مارشل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی

”مجبوری ہے عمران صاحب —— اس کو کسی طور بھی نہیں روکا جا سکتا ورنہ دوسرے طیارے بھی تباہ ہو جائیں گے۔“ وائس ایئر مارشل نے بے بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

ٹرمینل میں چند لمحوں کے لیئے موت کی سی خاموشی طاری ہو گئی ہر شخص کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں ۔ اور آنکھیں خوف سے پھٹی ہوئی تھیں ر چانک ایک آواز نے سکوت توڑا ۔ اور وہ سب یوں اچھلے جیسے کرے ہیں بم پھٹ پڑا ہو۔

”ہیلو —— ہیلو —— گروپ کیپٹن شامی سپیکنگ فرام ایف ایون ٹو —— اوور“ یہ آواز اغوا شدہ طیارے کے پائلٹ کی تھی۔ اور ٹرانسمیٔ

سے نکل رہی تھی۔

"ٹرمینل اسٹینڈنگ شامی —— تم کس پوزیشن میں ہو۔ وہ ہائی جیکر اوور" ٹرانسمیٹر آپریٹر نے چیختے ہوئے جواب دیا۔

"گھبراؤ نہیں —— مجھے بے ہوش کر دیا گیا تھا مگر آٹومیٹک آکسیجن سسٹم کی وجہ سے میں فوراً ہی ہوش میں آ گیا۔ میں نے طیارے کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ اور ربیٹ کو رسٹم آن کر لیا ہے۔ اب یہ ہائی جیکر میرا اور طیارے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میں طیارے کو واپس اتار رہا ہوں اوور"

دوسری طرف سے پائلٹ کی مطمئن آواز ابھری۔

"ویری گڈ شامی —— یو آر گریٹ —— فوراً طیارے کو واپس اتارو۔ تم نے پاکیشیا کو بچا لیا ہے۔ تم فضائیہ کے سب سے بڑے اعزاز کے حقدار بن چکے ہو —— اوور"۔ ایر وائس مارشل نے کہا۔

"تھینک یو سر —— آپ بے فکر رہیں۔ طیارہ بحفاظت زمین پر اتر آئے گا سر —— اوور اینڈ آل"۔ شامی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی سلسلہ ختم کر دیا

ٹرمینل میں موجود ہر شخص کا چہرہ کھل اٹھا۔

"شامی نے حیرت انگیز کارنامہ انجام دیا ہے۔ انتہائی حیرت انگیز"

ایر وائس مارشل نے جذباتی انداز میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

طیارہ اغوا ہونے سے بچ نکلنے پر اسے بھی بے حد مسرت ہو رہی تھی لیکن ساتھ ہی اسے افسوس بھی ہو رہا تھا کہ یہ سب کچھ جولیا کی وجہ سے ہوا ہے۔ شاید پہلی بار پاکیشیا کی تاریخ میں پہلی بار ایکسٹو یا اس کے کسی ممبر نے غداری کی تھی اور شاید اس کا خمیازہ ایکسٹو سمیت ساری ٹیم کو بھگتنا پڑے

کیونکہ پورا ملک ایکسٹو اور اس کی ٹیم پر اندھا اعتماد کرتا ہے۔ لیکن اب اس اعتماد کی دیواروں میں غداری کی دراڑیں پڑ گئی تھیں اب تو ایکسٹو سمیت ٹیم کے کسی ممبر پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ لیکن بہرحال یہ سچائی تھی۔ حقیقت تھی

ایر وائس مارشل کی نظریں رن وے پر جمی ہوئی تھیں۔ اب طیارہ نظر آنے لگا تھا اور پھر طیارے نے جیسے ہی چکر لگایا ایر وائس مارشل چونک پڑے اور ان کے چہرے پر شدید الجھن نمایاں ہو گئی۔

"کیا ہوا —— کیا پھر کوئی خطرہ محسوس کر رہے ہیں آپ" عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"طیارے کا آٹومیٹک کنٹرول ختم ہو چکا ہے۔ ورنہ طیارہ اس طرح چکر نہ کاٹتا۔ اب شامی خود اپنی مہارت سے اسے نیچے اتارے گا اور اتنے بھاری اور تیز رفتار طیارے کو بغیر آٹومیٹک کنٹرول کے نیچے اتارنا مجھے تو ممکن نظر نہیں آتا۔" وائس ایر مارشل نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

عمران بھی چونک کر طیارے کو دیکھنے لگا۔

وائس ایر مارشل کی بات درست تھی۔ طیارہ اب اترنے کے اینگل پر آ گیا تھا اور پھر ٹرمینل میں موجود ہر شخص کا سانس رک گیا۔ ان سب کی نظریں طیارے پر یوں جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے۔ طیارہ انتہائی تیز رفتاری سے جھکتا ہوا نیچے آتا چلا گیا۔ اور پھر اس کے پہیے رن وے پر لگے اور دوسرے لمحے وہ رن وے پر اتر گیا۔ شامی نے حیرت انگیز مہارت کا ثبوت دیا تھا۔

"ہرا —— شامی زندہ باد —— ہرا —— شامی نے دوسری بار ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے" وائس ایر مارشل نے بچوں کی طرح نعرہ مارتے

ہوئے کہا۔

"واقعی ——— مسٹر شامی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں"۔

عمران نے بھی دلی طور پر شامی کی مہارت کو داد دیتے ہوئے کہا۔

"یہ وہ لوگ ہیں جن پر پاکیشیا فخر کر سکتا ہے۔ وطن کے جیالے"۔ والٹر ایئر مارشل نے مسرت سے پُر لہجے میں کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"مسٹر عمران ——— آخر ایکسٹو نے اس غیر ملکی لڑکی کو اپنی ٹیم میں کیوں شامل کر رکھا تھا"

اچانک والٹس ایئر مارشل نے وہ سوال کر ہی دیا جس کا خدشہ کافی دیر سے عمران کو تھا۔

"آپ کو کس نے کہا ہے کہ جولیا سیکرٹ سروس کی کارکن ہے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا

"اوہ ——— مجھے فون پر کسی نے بتایا تھا شاید ایکسٹو نے خود"۔ والٹر ایئر مارشل نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ساری ——— ایکسٹو نے آپ کے ساتھ فون پر ایسی کوئی بات نہ کی۔ انہوں نے میرے سامنے فون کیا تھا۔ البتہ یہ بات اس غدار رابرٹ نے کی ہے جو وقار کے میک اپ میں ہے" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں ——— واقعی ——— مگر ایکسٹو نے انہیں پاس جاری کئے تھے۔ والٹس ایئر مارشل نے کہا۔

"پاس جاری کرنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ یہ لوگ ایسی حرکت بھی کر ہیں" عمران نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

اسی لمحے طیارہ ٹرمینل کی عمارت کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ والٹ

ایئر مارشل نے ان ہائی جیکرز کو گرفتار کرنے کے لیے سیکورٹی گارڈز کو فون کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز گونجی

"شش ——— شش ——— شامی سپیکنگ ——— طیارہ شدید خطرے میں ہے۔ ہائی جیکر رابرٹ ڈی چارجنگ مشین کے مین لیور اور مین پوائنٹ کو بیک وقت دبانے پر مصر ہے۔ وہ اس کی کارکردگی جانتا ہے۔ وہ دھمکی دے رہا ہے کہ اگر اسے طیارہ نہ لے جانے دیا گیا تو وہ مین لیور اور مین پوائنٹ کو بیک وقت دبا کر اینٹی ڈی چارجنگ کر دے گا ——— اوور"۔ شامی کی گھبرائی ہوئی آواز ابھری۔

"اوہ ——— ویری بیڈ ——— اسے ڈی چارجنگ کے متعلق کیسے معلومات ملیں ——— اوور" والٹس ایئر مارشل نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس سے بات کریں پلیز ——— بات کریں ورنہ .... اوور"
شامی نے ڈوبتے اور انتہائی گھبراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

"بات کراؤ ——— اوور" ایئر مارشل نے خوفزدہ انداز میں کہا۔

"میں رابرٹ بول رہا ہوں ——— تمہارا طیارہ تو ایک طرف، پورا ایئر بیس اس وقت میرے کنٹرول میں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اینٹی ڈی چارجنگ ہوتے ہی طیارہ تو ایک طرف پورا ایئر بیس تہس نہس ہو جائے گا۔ ہمیں طیارے سمیت جانے دو۔ اس طرح تم باقی ایف الیون طیاروں سمیت پورے ایئر بیس کو بچا سکتے ہو۔ میں صرف دس تک گنوں گا۔ اوور" رابرٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"اسے باتوں میں لگاؤ ——— میں جا رہا ہوں" عمران نے سرگوشیانہ

انداز میں کہا اور پھر تیزی سے ٹرمینل کے بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں اترتا جا رہا تھا۔

"مسٹر رابرٹ ——— کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ ہم سے رقم لے لیں اور طیارہ چھوڑ دیں۔ ہم آپ کو مکمل حفاظت کا حلف دینے پر تیار ہیں"

وائس ایئر مارشل نے صلح کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

"مجھے کوئی رقم نہیں چاہیئے۔ صرف یہ طیارہ چاہیئے۔ سمجھے۔ بس یہ طیارہ ہر قیمت پر لے جاؤں گا۔ ورنہ سب کچھ تباہ کر دوں گا۔ بولو۔ اوور"

"آخر تم یہ طیارہ کیوں لے جانا چاہتے ہو۔ ایسا طیارہ تو تم ایکریمیا سے بھی اغوا کر سکتے ہو۔ اوور" وائس ایئر مارشل اسے باتوں میں لگا کر وقت گزارنا چاہتا تھا کیونکہ اس نے عمران کو زمین پر تیزی سے رینگتے ہوئے طیارے کی طرف بڑھتا دیکھ لیا تھا۔

عمران زمین پر رینگ رہا تھا تاکہ طیارے میں موجود رابرٹ یا جولیا کی نظریں اس پر نہ پڑیں۔ طیارے کی بلندی چونکہ بہت زیادہ تھی اس لئے عمران کو یقین تھا کہ زمین پر رینگنے کی وجہ سے اس پر رابرٹ اور جولیا کی نگاہیں نہ پڑیں گی۔

"بکواس نہ کرو" ——— رن وے سے تمام رکاوٹیں ہٹا دو۔ میرے پاس تمہاری بکواس سننے کے لئے وقت نہیں ہے۔ جلدی کرو ورنہ میں سب کچھ تباہ کر دوں گا ——— اوور" رابرٹ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ شاید اس وقت تک اس لئے رکا ہوا تھا کہ قانون کے مطابق طیارہ اترتے ہی رن وے پر رکاوٹیں کھڑی کر دی گئی تھیں۔ اور ان رکاوٹوں کو ہٹائے بغیر طیارہ پرواز نہ کر سکتا تھا۔

"دیکھو رابرٹ ——— تم یہ طیارہ اغوا کر کے کہیں نہیں لے جا سکتے۔ اس لئے ضد نہ کرو۔ تم جو چاہتے ہو تمہیں دینے کی میں ضمانت دیتا ہوں ——— اوور"

وائس ایئر مارشل نے نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیئے ——— صرف یہی طیارہ چاہیئے۔ اور سنو اب میں گنتی شروع کر رہا ہوں۔ ایک ...... دو ...... تین ... اوور"

تین تک گننے کے بعد رابرٹ نے لائن کلیر کی تاکہ وائس ایئر مارشل کا جواب سن سکے۔

"ٹھہرو ——— گنتی بند کرو ——— میں رکاوٹیں دور کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ رکاوٹیں ہٹتے ہی تم طیارہ لے جانا۔ اور سنو ——— تم طیارہ خود چلا سکتے ہو ——— اوور"

وائس ایئر مارشل نے کہا۔ اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں جو اب طیارے کے نیچے پہنچ چکا تھا۔

"ہاں ——— میں طیارہ خود چلا سکتا ہوں ——— کیوں ——— اوور"

دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا۔

"تو پھر ہمارا پائلٹ باہر بھیج دو۔ تمہارے لئے تو یہ فضول ہے تم تو اسے مار ڈالو گے مگر ہمارے ملک کے لئے یہ بہت قیمتی ہے اوور"

وائس ایئر مارشل نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ تم رکاوٹیں ہٹاؤ۔ میں اسے باہر نکالتا ہوں ——— اوور"

رابرٹ نے کہا۔

"او کے ——— میں حکم دے رہا ہوں ——— شکریہ اوور"۔ والس ایئر مارشل نے کہا۔

"اور سنو ——— اب میں مزید بات نہیں کروں گا۔ یا سب کچھ تباہ یا طیارہ جیسے تمہاری مرضی ——— اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے سخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کی لائٹ آف ہو گئی۔

"رکاوٹوں کو آہستہ آہستہ ہٹانا شروع کر دو۔ اب معاملہ ایجنٹو کے آدمی عمران پر ہے۔ اگر اس نے طیارہ بچا لیا تو ٹھیک ورنہ ہم ایک طیارے کی خاطر پورا ایئر بیس تباہ نہیں کر سکتے۔"

والس ایئر مارشل نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود ڈھیلے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ شدید مایوسی کی بنا پر سیاہ پڑ گیا تھا۔ طیارہ واپس آ کر ایک بار پھر ہاتھ سے نکلا جا رہا تھا مگر وہ بے بس تھا بالکل بے بس۔

عمران تیزی سے رینگتا ہوا طیارے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ طیارے کے نیچے پہنچتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اب اسے دیکھ لئے جانے کا کوئی خدشہ نہ تھا۔

دیوہیکل طیارہ دو منزلہ بلڈنگ کی طرح اونچا اور پھیلا ہوا تھا۔ اس میں اندر جانے کے تمام راستے بند تھے۔ اور انہیں اندر سے ہی کھولا جا سکتا تھا اس لئے عمران سوچنے لگا کہ طیارے کے اندر کس طرح جائے۔

مگر دوسرے ہی لمحے اس کی نظریں رن وے پر پڑیں۔ رن وے سے رکاوٹیں ہٹائی جا رہی تھیں۔ عمران چونک پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ والس ایئر مارشل نے مجبور ہو کر طیارہ لے جانے کی اجازت دے دی ہو گی۔

مگر عمران بھلا یہ کس طرح برداشت کر سکتا تھا۔ وہ تیزی سے ایک دیوہیکل پہیے کی طرف بڑھا۔ اور دوسرے لمحے اس نے اپنا پیر زور سے زمین پر مخصوص انداز میں مارا تو اس کے بوٹ کی نوک سے ایک تیز چھری باہر نکل آئی

اور عمران نے پوری قوت سے چھری والا ہاتھ ٹیوب لیس ٹائر پر مارا اور پھر وہ مسلسل ٹائر پر چھری کے وار کرتا چلا گیا۔ گو اس کی ٹانگ کو زبردست جھٹکے لگ رہے تھے۔ مگر تیز اور مضبوط چھری آخر طیارے کے مضبوط ٹائر میں گھسنے میں کامیاب ہو گئی اور عمران نے زور سے پاؤں واپس کھینچا اور اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ دوسرے لمحے ٹائر سے ایک زوردار سیٹی کی آواز سے ہوا کسی آندھی کی طرح باہر نکلنے لگی۔ اور عمران دوسرے ٹائر کی طرف متوجہ ہو گیا اور پھر دوسرا ٹائر بھی بیٹھتا چلا گیا۔

ٹائروں سے ہوا نکالنے کے بعد وہ تیزی سے طیارے کی دم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دم سے ذرا آگے وہ خانے موجود تھے جن میں ایمرجنسی میزائل موجود تھے۔ عمران نے ان میں سے ایک خانے کے بیرونی بٹن کو مخصوص انداز میں دبایا تو خانہ کھل گیا اور ایمرجنسی میزائل نظر آنے لگا۔

چونکہ یہ میزائل باہر سے اندر فٹ کئے جاتے تھے اس لئے ان خانوں کو باہر سے ہی مخصوص انداز میں کھولا جا سکتا تھا۔

عمران نے خانہ کھولتے ہی انتہائی مہارت اور بجلی کی سی تیزی سے اندر نصب میزائل کو کھولا اور اسے نیچے رکھ کر وہ کسی بندر کی طرح میزائل والے خانے کے اندر لگی موٹی گراریوں کو پکڑ کر بازوؤں کے بل اٹھا اور پھر بازوؤں کے بل ہی اندر داخل ہوتا چلا گیا۔

خانے کے اندر پہنچ کر اس نے ایک طرف سے نکلنے والی موٹی سی تاروں کے گچھوں کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر زوردار جھٹکے دیئے۔ تاریں ایک ایک کر کے ٹوٹتی چلی گئیں۔ ان تاروں کے عقب میں اسے پیچ کسی ہوئی پلیٹ نظر آ گئی۔ اس نے ناخن میں پھنسے ہوئے تیز بلیڈ کا کونہ پیچ کے اندر

ڈالا اور جیسے ہی اس نے انگلی کو گھمایا، پیچ کھلنا شروع ہو گیا۔ پلیٹ کے چاروں کناروں پہ چار چار پیچ لگے ہوئے تھے۔ عمران کی انگلی انتہائی تیز رفتاری سے کام کر رہی تھی اور پیچ کھلتے جا رہے تھے۔ چند ہی لمحوں میں اس نے سارے پیچ کھول دیئے اور پلیٹ کو ناخن کی مدد سے اکھاڑ کر اس نے بڑی احتیاط سے ایک گروپ کے ساتھ اس طرح پھنسا دیا کہ وہ گرنے نہ پائے۔ پلیٹ کے کھلتے ہی اتنا بڑا سوراخ ہو گیا تھا جس سے عمران اندر داخل ہو سکتا اور پھر عمران اس سوراخ میں داخل ہو گیا۔ یہ طیارے کے اندرونی نظام کا خانہ تھا۔ عمران اس سوراخ میں سے ہوتا ہوا اوپر رینگتا چلا گیا۔ اور چند لمحوں بعد اپنے اندازے کے مطابق وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں ایک ہنگامی راستہ موجود تھا۔

اس راستے کے ذریعے طیارے کے اندر سے انجینئر اندرونی نظام کو درست کرنے کیلئے اس خانے میں داخل ہوتے تھے۔ گو اندر اندھیرا تھا لیکن پلیٹ والے سوراخ سے روشنی کی کچھ مقدار اندر آ رہی تھی اور اس روشنی میں اسے وہ ہنگامی راستہ بھی نظر آ گیا اور اس کا کنٹرول روم بھی۔

عمران نے بڑی احتیاط سے اس کے کنٹرول سسٹم کا لیور آن کیا اور راستے میں موجود فولادی پلیٹ تیزی سے سرکتی چلی گئی۔

دوسرے لمحے عمران اچھل کر اوپر چڑھا۔ اب وہ طیارے کی دم میں بنے ہوئے آپریشن روم میں موجود تھا۔ جس کا دروازہ اندرونی طرف کھلتا تھا۔ اس دروازے کے درمیان ایک چھوٹا سا شیشہ لگا ہوا تھا۔ عمران نے آنکھ اس شیشے سے لگا دی اور پھر اسے جہاز کا وہ حصہ نظر آ گیا جہاں جولیا اور رابرٹ موجود تھے۔ رابرٹ ڈی سپر جنگ مشین

پرکھڑا ہوا تھا۔ جبکہ جولیا ایک طرف لوہے کی کرسی پر بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ پائلٹ شامی شیشے کی دیواروں کے اندر پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا نظر آرہا تھا۔

"میں کہتا ہوں، جلدی ٹائروں میں ہوا بھرواؤ ورنہ میں بٹن دبا دوں گا۔" رابرٹ نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس میں دیر لگے گی جناب" ——— شامی نے گھگئے گھگئے لہجے میں کہا۔

"میں زیادہ سے زیادہ دس منٹ دے سکتا ہوں اس کے بعد میں بٹن آن کر دوں گا" رابرٹ نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"جناب! اگر آپ مجھے باہر جانے کی اجازت دیں تو یہ کام جلدی ہو سکتا ہے" ——— شامی نے کہا۔

"نہیں ——— اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ تم ٹائروں کی ہوا نکال کر مجھے روکنا چاہتے ہو ——— اب تم اس وقت تک باہر نہیں جا سکتے جب تک ٹائروں میں ہوا نہیں بھری جاتی" رابرٹ نے کہا۔

"اسے باہر نکال دو رابرٹ ——— اور پھر تم کنٹرول سنبھال لو ڈی چارجنگ مشین میں سنبھال لوں گی۔ ورنہ اس نے کنٹرول میں گڑبڑ کرنی ہے" جولیا نے رابرٹ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— ٹھیک ہے ——— جاؤ پھر تم باہر جاؤ۔ اور سنو اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو میں ایک سیکنڈ میں سب کچھ تباہ کر دوں گا" رابرٹ نے چیختے ہوئے کہا اور شامی نے سر ہلاتے ہوئے

کنٹرول کے مختلف بٹن دبائے۔ بٹن دبتے ہی شیشے کی دیواریں غائب ہو گئیں۔ اور جولیا اچھل کر بجلی کی سی تیزی سے شامی کے سر پر پہنچ گئی۔ اس نے اپنا ہاتھ جوڈو کے انداز میں اٹھا رکھا تھا۔ دیواریں ہٹتے ہی شامی پائلٹ سیٹ سے اٹھا۔ اس نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیے تھے۔ اور پھر وہ درمیانی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جولیا بڑے جارحانہ انداز میں اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ پائلٹ نے ایک ہاتھ سے دروازے کا کنٹرول پینل دبایا تو دروازہ کھل گیا اور آٹومیٹک سیڑھی باہر نکلتی چلی گئی۔

پائلٹ سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی جولیا نے کنٹرول پینل آن کیا۔ اور سیڑھی واپس آکر دروازہ بند ہو گیا۔

عمران اگر چاہتا تو اسی وقت مداخلت کر سکتا تھا لیکن وہ اس لئے خاموش کھڑا رہا کہ اس وقت رابرٹ ڈی چارجنگ مشینری کے اوپر کھڑا تھا اور وہ ایک لمحے میں بٹن دبا کر سب کچھ کر سکتا تھا۔

اس کا ارادہ تھا کہ شامی کے باہر جاتے ہی وہ اپنے آپ کو آزاد محسوس کریں گے اور اس مشین سے ہٹ جائیں گے۔ اس وقت مداخلت سے نقصان کا اندیشہ ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ عمران کی عین توقع کے مطابق شامی کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہوتے ہی رابرٹ اطمینان کی ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھا اور پھر کنٹرول پینل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جبکہ جولیا واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔

جولیا کی چونکہ عمران کی طرف پشت تھی اور اس کی نظریں ڈی چارجنگ مشین پر جمی ہوئی تھیں۔ اس لئے عمران نے بڑے محتاط انداز سے دروازہ کھولا مگر دروازہ کھلنے کی ہلکی سی آواز بھی جہاز کے اندر اس طرح گونجی جیسے مشین

چل پڑی ہو۔ اور رابرٹ اور جولیا دونوں چونک پڑے۔ اسی لمحے عمران دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

"جولیا —— اسے مارو" رابرٹ نے عمران کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا اور جولیا جارحانہ انداز میں عمران کی طرف بڑھی۔ اس کی آنکھوں میں شناسائی کی معمولی سی چمک بھی نہ تھی۔

رابرٹ اچھل کر دوبارہ ڈی چارجنگ مشین کی طرف لپکا۔ مگر عمران بھلا اسے کس طرح واپس ڈی چارجنگ مشین تک پہنچنے دے سکتا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور جولیا کی سائیڈ سے ہوتا ہوا رابرٹ سے جا ٹکرایا۔ رابرٹ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش پہ گرے اور اسی لمحے جولیا کی لات پوری قوت سے عمران کی کنپٹی سے ٹکرائی۔ اور عمران پلٹ کر ایک طرف لڑھک گیا۔

رابرٹ نے عمران کے ہٹتے ہی اس پر چھلانگ لگائی مگر عمران تیزی سے کروٹ بدل کر اپنے آپ کو بچا گیا۔ مگر اس بار بھی وہ جولیا کی بھرپور لات سے نہ بچ سکا۔ جولیا نے اس کی پسلی میں اتنی قوت سے لات ماری تھی کہ عمران کا پورا جسم ایک لمحے کے لئے سن سا ہو کر رہ گیا

اسی لمحے رابرٹ نے بھی اس پر چھلانگ لگائی اور جولیا کی دوسری لات بھی عمران کے پہلو پر پڑی اور دوسری ضرب نے عمران کی بے حسی دور کر دی۔ اس نے تیزی سے اپنے جسم کو جھٹکا دیا اور اس کی لات جولیا کی پنڈلی پر پڑی اور جولیا چیختی ہوئی پشت کے بل فرش پر گری۔ اور عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ رابرٹ بھی نیچے گرتے ہی تیزی سے اچھلا مگر اس بار عمران نے اسے پہل کرنے کا موقع نہیں دیا اور اس نے بڑی پھرتی سے اس پر چھلانگ لگا دی رابرٹ نے جھکائی دے کر اپنے آپ کو بچانا چاہا۔ مگر

عمران کو ڈاج دینا رابرٹ کے بس میں کہاں تھا عمران فضا میں ہی رخ بدل گیا اور اس بار اس کی فلائنگ کک پوری قوت سے رابرٹ کے پیٹ پر پڑی۔ اور رابرٹ جیسا ایک انداز میں چیختا ہوا الٹا پشت کی دیوار سے جا ٹکرایا عمران فلائنگ کک لگاتے ہی قلابازی کھا کر مڑا مگر اس کے مڑتے ہی اسے خود بھی سینے پر جولیا کی فلائنگ کک کھانی پڑ گئی۔

جولیا نے اتنی مہارت سے عمران کو فلائنگ کک ماری تھی کہ عمران جو فلائنگ کک لگا کر قلابازی کھا رہا تھا اس حالت میں بھی جولیا کی فلائنگ کک کی زد میں آ گیا تھا جولیا کی فلائنگ کک کھا کر عمران پشت کے بل ہٹا اور اس بار اس کے ستارے گردش میں آ گئے۔ کیونکہ اس طرح گرنے کی وجہ سے وہ رابرٹ کی بھرپور گرفت میں آ گیا

رابرٹ نے اسے یوں دونوں بازوؤں کے حلقے میں جکڑ لیا تھا جیسے آکٹوپس کسی چیز کو گرفت میں لیتا ہے۔ عمران نے تیزی سے گھٹنا موڑا اور اس کی لات رابرٹ کی دونوں ٹانگوں کے درمیان پڑی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار جھٹکے سے اس نے رابرٹ کو اپنے سر کے اوپر سے اچھالا اور رابرٹ جھٹکا کھا کر سامنے سے عمران پر حملے کے لئے بڑھتی ہوئی جولیا سے ٹکرایا اور وہ دونوں فرش پہ گر پڑے۔ نیچے گرتے ہی دونوں بجلی کی سی تیزی سے اٹھے

عمران نے بھی اسی لمحے ان پر حملہ کیا مگر اس بار وہ جولیا سے ٹکرایا کیونکہ رابرٹ حیرت انگیز پھرتی سے اچھل کر ادھر پہنچا جدھر ڈی چارجنگ مشین موجود تھی۔ عمران نے جولیا کو اٹھا کر ادھر پھینکنا چاہا مگر جولیا جونک کی طرح عمران سے لپٹ گئی۔ اور عمران باوجود کوشش کے

اسے جھٹک نہ سکا۔

"چھوڑ دو اسے۔ ورنہ میں سب کچھ تباہ کر دوں گا" رابرٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

وہ ایک بار پھر ڈی چارجنگ مشین کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اور اس کی آواز سنتے ہی جولیا خود بخود جھٹکے سے پیچھے ہٹ گئی اور پھر وہ تیزی سے پیچھے ہٹتی ہوئی رابرٹ کے قریب جا کھڑی ہوئی جبکہ عمران بے بسی سے ہونٹ کاٹتا ہوا وہیں کھڑا رہ گیا۔

"دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ" ____ رابرٹ نے ایک بار پھر چلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران خاموشی سے مڑ گیا۔

"دروازے کی طرف بڑھتے جاؤ" رابرٹ نے ایک بار پھر چلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کسی معمول کی طرح دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"جولیا ____ اسے دروازے سے باہر دھکیل کر دروازہ بند کر دو" رابرٹ نے اس بار تحکمانہ انداز میں قریب کھڑی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ____" جولیا نے کہا اور تیزی سے عمران کی طرف لپکی عمران دروازے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ جیتی ہوئی بازی ایک بار پھر ہاتھ سے نکلی جا رہی تھی۔ لیکن عمران نے تو شکست کھانا سیکھا ہی نہ تھا۔ چنانچہ وہ دروازے سے ایک قدم پہلے ہی رک گیا۔

اور پھر جیسے ہی جولیا نے اسے دھکا دے کر آگے بڑھانے کی

کوشش کی عمران بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پلک جھپکنے میں جولیا رائفل سے نکلی ہوئی گولی کی طرح اڑتی ہوئی ٹھیک رابرٹ سے جا ٹکرائی جو عمران کو دور دیکھ کر مشین کے ساتھ مطمئن انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اتنے فاصلے سے جولیا کو یوں قوت سے اچھال کر اس کے ساتھ ٹکرا سکتا ہے۔ لیکن عمران سے ایسے کارنامے بعید نہ تھے۔

جولیا اور رابرٹ ٹکراتے ہی فرش پر گرے اور پھر ان کے اٹھنے سے پہلے ہی عمران چھلانگ لگا کر ان کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

اس نے انتہائی تیزی سے لات گھمائی اور اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت سے رابرٹ کی کنپٹی پر پڑی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کی گردن پر بھی کھڑی ہتھیلی کا وار کیا۔ مگر جولیا عین موقع پر تیزی سے اس کے جسم کو کراس کر کے وار سے بچ نکلی البتہ رابرٹ عمران کی زد میں آ گیا تھا۔ اس لئے اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ بری طرح تڑپنے لگا۔

جولیا نے عمران کے پیٹ میں لیٹے ہی لیٹے لات مارنے کی کوشش کی مگر اس بار عمران نے ایک اور داؤ کھیلا وہ تیزی سے گھوما اور جولیا کی لات اس نے انتہائی مہارت سے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لی اور دوسرے لمحے جولیا چیختی ہوئی سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرائی۔

اسی لمحے عمران نے اچھل کر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے رابرٹ کے سینے پر گھٹنا مار دیا یہ ضرب اتنی کاری تھی کہ رابرٹ بے چارہ چیخ بھی نہ سکا اور ایک دو لمحے تڑپنے کے بعد بے ہوش ہو گیا۔ جولیا دیوار سے ٹکرا کر اچھلی اور اس نے مچھلی کی طرح تڑپ کر عمران پر حملہ کرنا چاہا مگر دوسرا لمحہ عمران کے لئے بھی حیرت انگیز ثابت ہوا کیونکہ جولیا حملہ کرنے کے

مڑتے ہی یکلخت یوں ساکت ہو گئی۔ جیسے چابی سے چلنے والے کھلونے کی چابی ختم ہو گئی ہو۔

"عمران ——— تم اور یہاں ——— یہ کیا ہو رہا ہے۔" جولیا کی آنکھوں میں شدید حیرت تھی اور اب عمران کو جولیا کی آنکھوں میں اپنے لئے شناسائی کی بھرپور چمک محسوس ہوئی

"اب اداکاری کی ضرورت نہیں ——— تمہاری غداری نے ایکسٹو کا سر پوری دنیا کے سامنے جھکا دیا ہے۔" عمران نے غراتے ہوئے جواب دیا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ ابھی جولیا کو چیر پھاڑ کر کھا جائے گا۔

"مم ——— میری غداری ——— اور ایکسٹو سے ——— کیا کہہ رہے ہو۔" جولیا کے چہرے پر حیرت کا سمندر بہنے لگا۔ اور عمران باوجود شدید غصے کے ٹھٹھک کر رہ گیا۔ کیونکہ اسے جولیا کے لہجے اور چہرے سے سچائی نظر آ رہی تھی۔

"تم نے رابرٹ سے مل کر یہ طیارہ اغوا کرنے کی کوشش کی اور اب کہہ رہی ہو کیسی غداری" ——— عمران نے تلخ اور طنزیہ لہجے میں کہا

"رابرٹ سے مل کر ——— کہاں ہے رابرٹ ——— مگر میرا کیا تعلق طیارے کے اغوا سے۔" جولیا نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے رابرٹ کو تلاش کر رہی ہو۔

اسی لمحے عمران کے ذہن میں ایک خیال بجلی کے کوندے کی طرح لپکا جولیا کی حالت رابرٹ کے بے ہوش ہوتے ہی بدل گئی تھی اور اب عمران کو یقین ہو گیا کہ جولیا کو ہپناٹائز کیا گیا تھا اور جولیا ذہنی طور پر رابرٹ کی غلام بن چکی تھی۔ لیکن جولیا کا اب تک انداز بالکل نارمل تھا جبکہ ہپناٹزم کے

معمول کا انداز قدرے مختلف سا ہوتا ہے۔ وہ کھویا کھویا سا بے حس اور لاتعلق سا ہوتا ہے، صرف حکم کی تعمیل کرتا ہے اور بس۔ لیکن پھر عمران نے سوچا کہ شاید کسی جدید ترین مشین کے ذریعے یہ سب کچھ کیا گیا ہو گا۔

"ٹھیک ہے۔ بعد میں دیکھ لیں گے ——— فی الحال تم اپنے آپ کو زیر حراست سمجھو اور اس دروازے کی طرف چلو اور دروازہ کھول کر باہر نکلو" عمران نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور جولیا ٹھٹھکے اور سہمے ہوئے انداز میں چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی اور پھر اس نے دروازہ کھولا اور دروازے کے باہر نکلتے ہی وہ سیڑھیاں اترتی چلی گئی

عمران نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے رابرٹ کو اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر جیسے ہی وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچا ٹرمینل کی سائیڈ سے سیکورٹی گارڈ سیلاب کی طرح اندر پڑے اور انہوں نے دوڑ کر طیارے کو اپنے گھیرے میں لے لیا جبکہ عمران رابرٹ کو اٹھائے جولیا کے ساتھ چلتا ہوا ٹرمینل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وائس ایئر مارشل بھی اسے ٹرمینل کی عمارت سے اپنی طرف بڑھتے دکھائی دیئے۔

"کیا ہوا ——— کیسے قابو آئے یہ لوگ" ایئر مارشل نے چونک کر کہا۔

"جولیا اور میں نے بھرپور جنگ لڑی ہے تب یہ ہاتھ آیا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا نے ——— مگر یہ تو خود غدار تھی اور اس کی ساتھی تھی" وائس ایئر مارشل نے چونک کر کہا۔

"نہیں مسٹر ۔۔۔۔ آپ سیکرٹ سروس کے چکر نہیں سمجھ سکتے۔ جولیا ایکسٹو کے منصوبے کے تحت یہ اداکاری کر رہی تھی" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور وائس ایئر مارشل کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"آپ حیران ہوتے رہیں لیکن ہمیں اجازت دیں۔ میں اس غدار کو جلد از جلد ایکسٹو تک پہنچانا چاہتا ہوں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں" ۔۔۔۔ وائس ایئر مارشل نے چونک کر کہا اور پھر اس نے ایک سیکورٹی آفیسر کو جیپ لے آنے کا حکم دیا۔

چند لمحوں بعد عمران رابرٹ اور جولیا سمیت جیپ میں بیٹھا ایئر بیس کے مرکزی گیٹ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

جولیا اپنی سیٹ پر گم سم بیٹھی تھی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہو۔ عمران بھی ڈرائیور کے سامنے کوئی بات نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے خاموش بیٹھا رہا۔

مرکزی گیٹ پر اتر کر عمران رابرٹ کو اٹھائے اپنی کار میں آ گیا اور اس نے جولیا کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ اور وہ خود رابرٹ کو پچھلی سیٹوں کے درمیان لٹانے کے بعد پچھلی نشست پر بیٹھ گیا۔

"دانش منزل چلو" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

مگر دوسرے لمحے اس نے زور سے بریک لگائی۔ اس کی نظریں ایک کونے میں لگی ہوئی اپنی کار پر پڑیں

"یہ میری کار یہاں کیسے پہنچ گئی" جولیا نے حیرت بھرے انداز میں

بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ابھی یہیں کھڑی رہنے دو ۔۔۔۔ تم دانش منزل چلو" عمران نے تلخ لہجے میں کہا اور جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی ہو اور اس کا یہ انداز اور رکار کو دیکھ کر حیرت ہونے سے عمران کو یقین ہو گیا کہ جولیا دانستہ غداری نہ کر رہی تھی۔ بلکہ کسی پُراسرار ذریعے سے اس کے دماغ کو رابرٹ کے کنٹرول میں دے دیا گیا تھا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی لیکن اب عمران کا ذہن پوری طرح مطمئن تھا کہ اس کا انتخاب غلط ثابت نہیں ہوا ورنہ اب تک وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ اسے جولیا پر جو اعتماد تھا وہ غلط تھا

دانش منزل کے گیسٹ روم میں رابرٹ فرش پر پڑا ہوا تھا جبکہ جولیا ایک طرف خاموش کھڑی تھی۔ عمران ان دونوں کو گیسٹ روم میں پہنچا کر خود ایکسٹو کو رپورٹ دینے چلا گیا تھا۔ اور ظاہر ہے گیسٹ روم کا دروازہ باہر سے بند تھا۔

جولیا آج سے پہلے کبھی مجرموں کے سے انداز میں اس گیسٹ روم میں کبھی بند نہ کی گئی تھی۔ لیکن آج اسے جس انداز سے بند کیا گیا تھا۔ وہ اس کے لیے انتہائی بھیانک تجربہ تھا۔ وہ کبھی تصور بھی نہ کر سکتی تھی کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ایکسٹو سے غداری کر سکتی ہے لیکن راستے میں عمران نے جو تفصیل بتائی تھی کہ جولیا نے کس طرح رابرٹ سے مل کر پاکیشیا کا قیمتی ترین طیارہ اغوا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اور کس طرح عمران نے اپنی جان پر کھیل کر طیارے کو اغوا ہونے سے بچایا تھا۔ اور پھر جولیا کس طرح عمران کو ہلاک کرنے کے لئے اس سے لڑی تھی۔ جولیا کا دماغ پھٹنے کے

قریب ہو گیا تھا۔

گو اسے بالکل بھی یاد نہ تھا اسے بدلا بدلا سا خواب سا کے سے انداز میں اتنا یاد تھا کہ وہ رابرٹ کے ساتھ پاکیشیا آئی تھی اور اس نے رابرٹ کو ہوٹل میں ٹھہرایا تھا۔ اور پھر شاہی مسجد کی سیر کرنے کے بعد وہ رابرٹ کو ہوٹل میں چھوڑ کر اپنے فلیٹ میں جا کر سو گئی تھی۔ لیکن اس کے بعد کیا ہوا تھا۔ اس کے متعلق اسے بالکل کچھ یاد نہ تھا۔

اس کا شعور تو اس وقت جاگا تھا جب اچانک طیارے میں اس نے اپنے سامنے عمران کو دیکھا تھا۔ اس دوران کیا ہوتا رہا تھا اسے بالکل یاد نہ تھا

لیکن ظاہر ہے جس پوزیشن میں اس کا شعور جاگا تھا۔ وہ پوزیشن بتاتی تھی کہ عمران جو کچھ کہہ رہا ہے وہ حرف بحرف سچ ہے اور اگر یہ سچ ہے تو پھر جولیا نے خودکشی کرنے کا مکمل فیصلہ کر لیا تھا چاہے کسی بھی طرح سہی بہرحال جولیا نے پاکیشیا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی اور جولیا کی اپنی سوچ کے مطابق یہ ایسا ناقابل معافی جرم تھا کہ اسے اب مزید زندہ رہنے کا کوئی حق باقی نہ رہا تھا۔

ابھی وہ دیوار کے ساتھ کھڑی یہی باتیں سوچ ہی رہی تھی کہ اچانک اس نے رابرٹ کے جسم میں حرکت ہوتی محسوس کی

عمران نے اسے بتایا تھا کہ یہ رابرٹ ہے اور میک اپ میں ہے وہ رابرٹ کو اس میک اپ میں نہ پہچانتی تھی۔ پھر جیسے ہی رابرٹ نے آنکھ کھولی جولیا کو اپنے ذہن پر ایک پردہ سا کھسکتا ہوا محسوس ہوا۔

"جولیا ——— تم ہم کہاں ہیں" رابرٹ نے ہوش میں آتے ہی

اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم اس وقت دانش منزل کے گیسٹ روم میں ہیں۔ عمران ہمیں یہاں لایا ہے اور عمران کہہ رہا تھا کہ میں نے غداری کی ہے۔"

جولیا نے بڑے نارمل انداز میں کہا۔

"عمران کے لحاظ سے یہ غداری ہو سکتی ہے۔ ہمارے لحاظ سے یہ مشن تھا۔ بس مقدر نے عین وقت پر ساتھ چھوڑ دیا۔ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ عمران اس قدر چالاک اور عیار آدمی ہے تو میں عمران کو دیکھتے ہی بٹن دبا کر طیارے سمیت پورے ایئربیس کو تباہ کر ڈالتا۔" رابرٹ نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

جولیا خاموش کھڑی رہی

"کیا ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں۔ تمہیں تو راستہ معلوم ہوگا۔" رابرٹ نے چند لمحوں بعد کہا۔

"ہاں ——— کیوں نہیں ——— کیا تم یہاں سے نکلنا چاہتے ہو۔" جولیا نے پوچھا۔

اور رابرٹ کے سر ہلا کر اثبات میں جواب دینے پر وہ بڑے مطمئن انداز میں دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں سوئچ بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبایا اور پھر دروازے کے ہینڈل کو کھینچ کر اس نے دروازہ کھول دیا۔

مگر دوسرے لمحے عمران انہیں دھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔ اس کے پیچھے ایکسٹو تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اور چہرے پر نقاب اوڑھا ہوا تھا

اچانک دھکا لگنے سے جولیا اور اس کے پیچھے کھڑا ہوا رابرٹ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے۔

"یہ بچ کر نہ جائیں جولیا" رابرٹ نے نیچے گرتے ہی چیختے ہوئے کہا اور جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایکسٹو پر حملہ کر دیا۔ مگر ایکسٹو نے انتہائی ماہرانہ انداز میں ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کے دستے کو لہرایا اور مشین گن کا دستہ جولیا کی کنپٹی پر پڑا اور وہ لہراتی ہوئی فرش پر گری اور چند لمحے تڑپنے کے بعد بے ہوش ہو گئی۔

مخصوص انداز میں ماری گئی ایک ہی ضرب کام دکھا گئی تھی۔ جبکہ عمران نے اٹھتے ہوئے رابرٹ کو چھاپ لیا تھا۔ اور دوسرے لمحے رابرٹ عمران کے سر پر سے اٹھتا چلا گیا۔ اور پھر عمران نے بڑی تیزی سے اپنے ہاتھوں کو آگے کی طرف جھٹکا دیا۔ اور رابرٹ چیختا ہوا کمرے کی انتہائی عقبی دیوار سے جا ٹکرایا۔

اسی لمحے سوئچ بورڈ کے قریب کھڑے ہوئے ایکسٹو نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبایا اور کمرے کے درمیان سرر کی تیز آواز سے موٹے شیشے کی دیوار حائل ہو گئی۔ اب رابرٹ شیشے کے دوسری طرف اور جولیا عمران اور ایکسٹو اس طرف رہ گئے۔

"نمبر تھری آن کر دو" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ایکسٹو نے سوئچ بورڈ کو ایک سائیڈ سے جھٹکا دیا تو وہ کھلتا چلا گیا جس طرح باکس کا ڈھکن کھلتا ہے۔ اس کے اندر بھی بٹنوں کی قطار موجود تھی۔ ایکسٹو نے دائیں طرف سے تیسرے نمبر کا سوئچ آن کر دیا۔

سوئچ کے آن ہوتے ہی رابرٹ والے حصے میں نیلے رنگ کا دھواں

پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد رابرٹ لہراتا ہوا فرش پر گرا۔ اور ساکت ہو گیا کمرے میں اب پوری طرح نیلے رنگ کا دھواں موجود تھا۔

"اب نمبر فور" ——— عمران نے کہا اور ایکسٹو نے اس کے ساتھ والا بٹن آن کر دیا اور اس بٹن کے آن ہوتے ہی نیلے رنگ کے دھوئیں میں بجلیاں سی کوندنے لگیں۔

عمران تیزی سے مخالف سمت میں سائیڈ والی دیوار کی طرف لپکا۔ اس نے ایک مخصوص حصے پر ہاتھ مارا تو وہاں ایک خانہ سا کھل گیا۔ عمران نے اس خانے کے اندر ہک سے لٹکا ہوا مائیک باہر نکالا اور ساتھ ہی اندر نصب ایک بٹن آن کر دیا اس بٹن کے دبتے ہی نیلے رنگ کے دھوئیں میں کوندتی ہوئی بجلیاں تیز ہو گئیں

"رابرٹ ——— تم میری بات کا جواب دو گے ——— بولو ہاں"

عمران نے مائیک میں بولتے ہوئے کہا۔

"میں جواب دوں گا" ——— دوسرے لمحے رابرٹ کی آواز گونجی حالانکہ وہ اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ یہ ایسا مخصوص سسٹم تھا جس سے عمران بے ہوش افراد کے لاشعور پر قبضہ کر لیتا تھا اور پھر اس کے ذہن سے نکلنے والے خیالات کی لہریں ان مخصوص ریز کی وجہ سے کمرے کے ملحقہ خانے میں موجود ایک مشین میں پہنچتی تھیں جہاں وہ آواز کا روپ دھار لیتی تھیں اور اس مشین سے آواز ایک مخصوص مائیک کے ذریعے اس حصے میں نشر ہو جاتی تھیں۔ اس طرح بے ہوش آدمی بے ہوشی کے عالم میں بھی سچ سچ بتانے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

"جولیا کا دماغ تمہارے کنٹرول میں ہے" عمران نے پوچھا۔

"ہاں ——— اسے ہمیشہ کے لئے میرے ذہن کے کنٹرول میں دے دیا گیا ہے" رابرٹ کا جواب سنائی دیا۔

"یہ کیسے ہوا ——— پوری تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے پوچھا۔ اور پھر رابرٹ نے جولیا کو بے ہوش کر کے ایکریمیا لے جانے اور وہاں مخصوص مشین سے جولیا کے دماغ سے معلومات حاصل کرنے کے ساتھ اسے رابرٹ کے کنٹرول میں دینے کی پوری تفصیل بھی بتا دی۔ اسطرح تمام کیس مکمل طور پر سامنے آ گیا۔

"اب ختم ہو جانا چاہیئے اسے ——— ورنہ جولیا ہمیشہ اس کے کنٹرول میں رہے گی۔" عمران نے مائیک آف کر کے خانے میں رکھتے ہوئے ایکسٹو سے کہا اور ایکسٹو نے بڑے سرد ٹھہرے انداز میں ہاتھ بڑھا کر سوئچ بورڈ کے اندر ایک اور بٹن دبا دیا۔

بٹن کے دبتے ہی رابرٹ کے جسم کے اوپر نیلے رنگ کا ایک تیز شعلہ سا ابھرا اور دوسرے لمحے رابرٹ کا جسم یوں بھسم ہو گیا جیسے اسے بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا گیا ہو۔ وہ ایک لمحے میں راکھ ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایکسٹو نے تمام بٹن بند کر کے دیوار ہٹا دی۔

عمران نے آگے بڑھ کر جب رابرٹ کے جسم کو ہاتھ لگایا تو وہ راکھ کی طرح بکھرتا چلا گیا۔

"اب جولیا اس کے قبضے سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گئی ہے۔ مجھے جولیا کا اعتماد بحال کرنے کے لئے اس ساری گفتگو کا ایک ٹیپ اسے سنانا پڑے گا۔"

عمران نے ایکسٹو کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

" بالکل —— جولیا تو بہرحال بے قصور ہی ہے وہ بے چاری تو تفریح کرنے گئی تھی کہ اس چکر میں پھنس گئی۔" بلیک زیرو نے جو ایکسٹو کے روپ میں تھا نرم لہجے میں کہا۔

" جی ہاں —— تم جولیا کی حمایت نہ کرو گے تو اور کون کرے گا۔ تم اس وقت جولیا کو دیکھتے جب وہ بھوکی شیرنی کی طرح ان سے لڑ رہی تھی۔ یقین مانو میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو بچایا ہے یہ تو لڑائی بھڑائی میں بڑی ماہر ہو گئی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" خود ہی تو اسے لڑائی کی ٹریننگ دی تھی آپ نے، پھر گلہ کیوں کرتے ہیں۔" بلیک زیرو نے کہا۔

" میں نے یہ تھوڑی کہا تھا کہ ہونے والے شوہر پر ہی سارے داؤ آزمانے شروع کر دو۔" عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" منہ دھو رکھیے —— جولیا آپ کو گھاس بھی نہیں ڈالے گی۔" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

" چلو تم ہی اس کی ڈالی ہوئی گھاس کھا لو میں بھوکا ہی سہی۔" عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو قہقہہ لگا کر رہ گیا۔ ظاہر ہے عمران کی چوٹ بھرپور تھی۔

ختم شد